عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ. کتاب القراءۃ ص ۴۷

یعنی جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔

نمازمیں سورہ فاتحہ

احادیث صحیحہ و آثار سلف کی روشنی میں

مولف: کرم الدین السلفی

فاروقی کتب خانہ ملتان

بیرون بوہڑ گیٹ

قیمت -/۱۲ روپے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ. کتاب القراءۃ ص۴۷

یعنی جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔

نمازمیں
سورہ فاتحہ

احادیث صحیحہ و آثار سلف کی روشنی میں

مولف: کرم الدین السلفی

ملنے کا پتہ

فاروقی کتب خانہ ملتان

بیرون بوہڑ گیٹ

قیمت ۱۲/- روپے

گر نہ خوانی فاتحہ اندر صلوٰۃ
کے کند مقبول مولیٰ آں صلوٰۃ
زانکہ آمد در حدیث لا صلوٰۃ
لا صلوٰۃ لا صلوٰۃ لا صلوٰۃ

جنازہ غائبانہ

مولف کرم الدین السلفی

پر ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور کا تبصرہ

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے احادیث و آثار اور اقوال علماء کی روشنی میں نماز جنازہ غائبانہ کا جواز ثابت کیا ہے۔ انداز بیان سادہ اور دلنشین ہے۔ فاضل مؤلف نے یہ کتاب بڑی محنت اور تحقیق و تفحص کے ساتھ مرتب کی ہے اور اپنے موقف کے حق میں بڑے وزنی دلائل پیش کیے ہیں۔ یہ کتاب اصل مسئلہ کے علاوہ قاری کو اور بھی بہت سی معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ فی الحقیقت فاضل مؤلف نے کتاب کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب ہر لحاظ سے مطالعہ کے قابل ہے۔

ربیع الاول ۔ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ
مارچ، اپریل ۱۹۷۷ء

تبصرہ ہفت روزہ اہلحدیث۔ لاہور

یکم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ مطابق ۶۔اپریل ۱۹۷۳ء

مولانا کرم الدین صاحب ایک ماہر استاد کی حیثیت سے کافی معروف ہیں۔ علوم دینیہ و آلیہ کی تدریس و تعلیم میں آپ کو خاص ملکہ حاصل ہے، آپ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی دار العلوم جامعہ سلفیہ میں استاد رہ چکے ہیں۔ آج کل کراچی کے دار الحدیث رحمانیہ میں مسند تدریس پر فائز ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب آپ کے علمی شاہکار کا نمونہ ہے جس میں آپ نے فرضیت فاتحہ کو احادیث نبویہ، اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور ائمہ رحمہم اللہ کی روشنی میں نہایت مختصر مگر جامع انداز میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو بڑی حد تک کامیاب ہے —— فرضیت فاتحہ سے متعلق اب تک جو کتابیں منظر عام پر آئی ہیں ان میں اکثر بڑی طویل اور علمی مباحث پر مشتمل ہیں اور بعض اس قدر مختصر ہیں کہ ان میں جامعیت مفقود ہے اور یہی بات کتاب ہذا کی تالیف کا سبب بنی ہے۔

اس کتاب کی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مدرک رکوع کی رکعت پر مفصل بحث کے ساتھ علماء احناف کے فرضیت فاتحہ سے متعلق فتاوی بھی موجود ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب فرضیت فاتحہ پر ایک کامیاب علمی و تحقیقی کاوش ہے۔

تبصرہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق یکم جون ۱۹۷۳ء

فاتحہ خلف الامام کے مسئلے کا اگر معمولی سے انصاف اور اعتدال سے بھی جائزہ لیا جائے تو یہ مسئلہ ایسا نہیں رہ جاتا کہ اس پر معرکۃ الآراء بحثوں کی گرم بازاری ہو۔

لیکن تقلیدی ذہن اور اس کی کرشمہ کاریوں کا نتیجہ ہے کہ یہ صاف اور واضح مسئلہ بھی جدل ومناظرہ کا موضوع بنا دیا گیا ہے۔ اہلحدیث اور احناف دونوں کی طرف سے اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ہر دو جانب سے اس پر خوب زور قلم صرف کیا گیا ہے۔ تاہم اسی سلسلے کی زیر تبصرہ کتاب ایسی ہے جسے فاضل مؤلف نے عام مناظرانہ روش سے ہٹ کر سیدھے سادے انداز سے پیش کیا ہے اور ایسے دلائل جمع کر دیے ہیں جس کے بعد مجال انکار نہیں رہتی۔ سب سے پہلے فاضل مؤلف نے اس موضوع پر پچاس حدیثیں نقل کی ہیں اور ۷۰ کے قریب شارحین حدیث کے ایسے اقوال ذکر کیے ہیں جن میں ان احادیث کی رو سے ہر حالت میں فاتحہ خلف الامام کو ضروری قرار دیا گیا ہے —— اس کے بعد صحابہ کرام سے ایسے ۱۶۲ آثار ذکر کیے گئے ہیں جن میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت کا اثبات ہے۔ ۴۳ حوالے تابعین وتبع تابعین کے اس کی فرضیت میں نقل کیے گئے

ہیں۔ اس کے بعد ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل) اور دیگر ائمہ و مجتہدین کے ۴۳ حوالے ہیں اور پھر قراءت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ اور فقہاء و علمائے حنفیہ سے پیش کیا گیا ہے اور یہ بھی اہم حوالے ہیں۔

اس کے بعد نماز جنازہ میں بھی سورۃ فاتحہ کی فرضیت کے بارے میں ۳۹ حوالے نقل کیے گئے ہیں۔ اور آخر میں ۳۰ سے اوپر دلائل اس امر کے دیے گئے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔

اس طرح فاتحہ خلف الامام کے وجوب و اثبات پر اس کتاب میں ساڑھے تین سو سے زائد دلائل باحوالہ نقل کیے گئے ہیں، جنہیں دیکھ کر اور پڑھ کر ہر انصاف پسند آدمی کی سمجھ میں یہ مسئلہ آ سکتا ہے کہ سورۃ فاتحہ ہر حالت میں ضروری ہے اور اس سے فرار کی کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا گیا ــــــ مسئلے کی وضاحت میں بڑی صاف اور سادہ ہے لیکن انتہائی مؤثر ہے۔

مخیر حضرات کو یہ کتاب احناف کے فہمیدہ اور سنجیدہ عوام میں پہنچانے کی سعی کرنی چاہیے تاکہ وہ اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کرام

قرأت فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ کیونکہ نماز کا زیادہ تر دارومدار اسی پر ہے۔ چونکہ بہت سی احادیث صحیحہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مقتدی کے لیے خاص سورہ فاتحہ پڑھنے کا وارد ہے۔ کہ آپ نے مقتدیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوتا ہوں تو تم سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اسی بنا پر جمہور صحابہ کرام رضؓ و تابعینؒ و تبع تابعین رح و محدثین رح و مفسرین سلف و خلف کا یہ مسلک ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔

اور سورہ فاتحہ نماز کا رکن اعظم و جزو اکبر ہے۔ جماعت صوفیاء کرام رح و اولیاء عظام رح اور بہت سے فقہاء و علماء حنفیہ بھی امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ اور خود بھی

پڑھا کرتے تھے (کما سیاتی)

اس کے برعکس کسی مرفوع صحیح غیر مجروح صریح حدیث میں یہ وارد نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہو کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے۔ بلکہ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی یہ وارد نہیں ہوا ہے

یاد رہے کہ

فریق ثانی کے ائمہ متقدمین میں وہ تشدد نہیں تھا جو بعد میں ایجاد کر لیا گیا کہ جو سورہ فاتحہ پڑھے گا۔ اس کے منہ میں انگارے ڈالے جائیں گے۔ یا سورہ فاتحہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔ اس کے لیے کچھ احادیث اور آثار بھی وضع کر لیے گئے ہیں۔

فریق ثانی کے بعض ائمہ متقدمین نے صرف عدم قراءت (نہ پڑھنے) کو مختار کہا ہے اور بس۔ اور اگر مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لے گا۔ تو اس کے لیے جائز ہے۔ اس کی نماز ہو جائے گی اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ نصب الرایہ صفحہ ۱۳ ج ۲ المجلس العلمی میں ہے۔

وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ اِنَّمَا اخْتَارُوْا تَرْکَ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَطْ لَا اَنَّھُمْ لَمْ یُجِیْزُوْہُ کَذَا فِی التَّعْلِیْقِ الْمُمَجَّدِ ص۹۵

یعنی اہل کوفہ (احناف) نے ترک قراءت خلف امام کو صرف پسند کیا ہے یہ نہیں ہے کہ وہ اس (قراءت فاتحہ خلف الامام) کو جائز نہیں

کہتے ہیں۔

فتاوی السبکی ج ۱ ص ۱۴۸ میں ہے اِنَّ قِرَاءَۃَ الْمَاْمُوْمِ الْفَاتِحَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّہٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ صَحَّتْ صَلٰوتُہٗ بِلَا خِلَافٍ فَاِنَّ ابْنَ عَبْدِ الْبَرِّ نَقَلَ اِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ الْفَاتِحَۃَ فَصَلٰوتُہٗ تَامَّۃٌ لَّا اِعَادَۃَ عَلَیْہِ۔

یعنی اگر مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لے گا تو اس کی نماز بلا خلاف سب کے نزدیک صحیح ہو گی۔ حافظ ابن عبد البر رح نے اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ اس کی نماز مکمل ہے اور اعادہ (نماز کا دوبارہ پڑھنا) لازم نہیں ہے۔ اور فریق ثانی کے بعض دیگر ائمہ تو قرأت خلف الامام کے قائل تھے (تفصیل آئندہ ص ۱۴۱)

تقریباً تمام محدثین عظام رح و شراح حدیث و مفسرین نے اپنی اپنی تالیف میں اس مسئلہ پر اجمالاً و تفصیلاً بحث کی ہے اور اس مسئلہ میں مستقل بڑی بڑی کتابیں تالیف کی گئی ہیں۔

چند اہم کتابیں یہ ہیں :-

(۱) سب سے اوّل امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۵۶ھ نے جزء القراءۃ خلف الامام کے نام سے مستقل رسالہ لکھا۔ فریق ثانی کے دلائل کے نہایت عمدہ پیرایہ میں جوابات دیئے۔ ہند و مصر میں شائع ہو چکا ہے۔

(۲) امام بخاریؒ کے تلمیذ رشید محدث کبیر امام ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ رحمہ اللہ المتوفی ۳۱۱ھ نے اسی موضوع پر کتاب القرأت خلف الامام تصنیف کی۔ جیسا کہ کتاب القرأت اور السنن الکبریٰ ص۱۷۱ ج۲ للامام البیہقیؒ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے نہایت اعلیٰ دلائل فراہم کیئے۔ شاید حوادث دہر کی نذر ہو گئی ہو۔

(۳) امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمہ اللہ المتوفی ۴۵۸ھ نے اثبات قرأت فاتحہ خلف الامام اور فریق ثانی کے مسکت جوابات میں کتاب القرأت خلف الامام کے نام سے کتاب لکھی ۱۹۱۵ء میں دہلی سے پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ اور ۱۹۶۸ء میں گوجرانوالہ سے مولانا محمد خالد صاحب گھرجاکھی کی سعی سے دوبارہ شائع ہو چکی ہے۔ اور ان کی کوشش سے اس کا اردو ترجمہ بھی طبع ہو چکا ہے۔

(۴) علامہ کبیر محدث فقیہ شیخ محمد بشیر الفاروقی السہسوانی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۲۶ھ / ۱۲۵۲ھ نے مبسوط کتاب البرہان العجاب فی مسئلہ فرضیۃ ام الکتاب کے نام سے تحریر فرمائی۔ بہترین اور لاجواب ہے۔ اب نایاب ہے۔

ہو گئے تھے۔

(۵) حضرت العلام مولانا محمد سعید صاحب محدث بنارسی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۲۲ھ نے تعلیم المبتدی نامی عمدہ اور اعلیٰ رسالہ تصنیف کیا۔

(۶) حضرت علامہ رئیس المناظر بن مولانا عبدالعزیز صاحب محدث

رحیم آبادی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء نے ہدایت المعتدی فی القرأت للمقتدی۔ عمدہ پیرایہ میں رسالہ لکھا۔ متلاشی حق کی تسلی و تشفی کے لیے یہ دونوں ہی رسالے کافی ہیں۔ اب یہ دونوں رسالے نایاب ہیں۔

(۷) ولی کامل حضرت مولانا عبید اللہ غلام حسن سیالکوٹی رحمہ اللہ المتوفی ۱۹۱۸ء نے "القول الفصیح" کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ حاشیہ پر اس کا اردو ترجمہ درج کیا۔ اس کتاب کے بارے میں مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ طرفین کی جو کتابیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ میرے ناقص علم میں ان سب میں حضرت مولانا ممدوح کی کتاب القول الفصیح سب سے زیادہ نافع اور مفید ہے۔ (تاریخ اہل حدیث) ص ۴۵۱

(۸)" حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن محدث عظیم مبارکپوری رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۵۳ھ نے تحقیق الکلام کے نام سے دو حصوں میں مفید اور لاثانی کتاب تصنیف کی۔ پہلے حصہ میں قرأت فاتحہ خلف الامام کا اثبات ہے۔ اور دوسرے حصہ میں فریق ثانی کی قدیم و جدید عقلی و نقلی ایک ایک دلیل نقل کر کے ۶/۶ ۷/۷ ۸/۸ ۹/۹ ۱۰/۱۰ وندان شکن اور مسکت عقلی و نقلی جوابات دیے ہیں۔ اس کتاب کا ہر اہل حدیث کے پاس ہونا ضروری ہے۔ کئی بار شائع ہوئی ہے۔ ۱۹۶۸ء میں آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے۔"

(۹)" حضرت العلام مفتی اسلام استاذی المفخم الحافظ محمد عبد اللہ صاحب

محدث روپڑی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء نے عربی میں الکتاب المستطاب کے نام سے ایک مشہور دیوبندی عالم کی کتاب کے جواب میں تحریر فرمائی ہے اور اس کی عربیت کی ساٹھ غلطیاں بھی نکالیں۔ اب نایاب ہے۔

(۱۰) حضرت العلامہ استاذ العلماء استاذی المعظم الحافظ محمد صاحب گوندلوی دامت فیوضہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہٖ نے خیر الکلام کے نام سے عمدہ اور جامع ضخیم کتاب لکھی۔ گوجرانوالہ سے شائع ہو چکی ہے۔

"چونکہ یہ مذکورہ کتابیں علمی مباحث ونکات پر مشتمل ہیں اور ضخیم بھی ہیں۔ ہر شخص اُن سے مستفید نہیں ہو سکتا تھا۔ اور بعض اب بالکل نایاب ہیں۔

علمی مباحث (سوال وجواب وغیرہ) سے اجتناب کرتے ہوئے میں نے صرف دلائل وبراہین جمع اور مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ خواص کے علاوہ عوام بھی کما حقہٗ فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔

حسن قبول از دے وسعی از من است

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ۔

نصرت حق کردہ ام اندر کلام   کار من انیست ودگر والسلام

کرم الدین عفا اللہ عنہ

امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ثبوت احادیث صحیحہ سے

حدیث نمبر ۱

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اسکی نماز نہیں ہے۔

بخاری ص ۱۰۴ ج ۱۔ مسلم ص ۱۶۹ ج ۱۔ السنن الکبرٰی الامام البیہقی ص ۱۶۴،۳۸ ج ۲۔ کتاب القرأت ص ۹ دہلی۔ جزء القراۃ ص ۲،۳ طبع دہلی۔ ترمذی مع تعلیق احمد محمد شاکر ص ۲۵ ج ۲،

یہ حدیث عام ہے۔ نماز چاہیے فرض ہو یا نفل۔ اور وہ شخص امام ہو یا مقتدی یا اکیلا یعنی کسی شخص کی کوئی نماز سوائے سورت فاتحہ پڑھے نہیں ہوگی۔

(۲) علامہ قسطلانی شرح بخاری ص ۴۲۹ ج ۲ میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَیْ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مُنْفَرِدًا اَوْ

یعنی اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہر

اِمَامًا اَوْ مَامُوْمًا سَوَاءٌ اَسَرَّ الْاِمَامُ اَوْ جَهَرَ۔	رکعت میں (ہر نمازی) کو خواہ اکیلا ہو یا امام یا مقتدی خواہ امام آہستہ پڑھے

یا بلند آواز سے۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔"

اسی طرح علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں:"

۳۔ وَفِی الْحَدِیْثِ رَاَیْ حَدِیْثُ عُبَادَۃَ) دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلَی الْاِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۶۳ ج ۴)	یعنی حضرت عبادہؓ بن صامت کی یہ حدیث اس امر پر دلیل ہے کہ سورت فاتحہ کا پڑھنا۔ امام اکیلے مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں فرض ہے۔"

۴۔ امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بایں الفاظ باب باندھ کر اس مسئلہ کی توضیح کردی ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَۃِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا یُجْھَرُ فِیْھَا وَمَا یُخَافَتُ (صحیح بخاری ص ۱۰۴ ج ۱)	یعنی امام اور مقتدی کے لیے سب نمازوں میں قرأت (سورت فاتحہ) واجب ہے۔ نماز حضری ہو یا سفری جہری ہو یا سری یعنی ہر قسم کی نماز میں امام و مقتدی کیلیے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔
۵۔ وَھٰذَا مَذْھَبُ الْجُمْھُوْرِ۔ (قسطلانی شرح بخاری ص ۴۳۵ ج ۲)	یعنی جمہور (صحابہ و تابعین و ائمہ و علماء) کا بھی یہی مذہب ہے۔"

۔ علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۶۳ ج ۳

٦۔ إِسْتَدَلَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَأَبُوْ ثَوْرٍ وَدَاؤُدُ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ۔

یعنی اس حدیث (حضرت عبادہ) سے امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ امام ابوثورؒ۔ امام داؤدؒ نے (مقتدی کیلئے) امام کے پیچھے تمام نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب [1] پر دلیل پکڑی ہے۔

۷ امام نووی المجموع شرح مہذب صفحہ ۳۲۶ ج ۳ مصری میں فرماتے ہیں:

وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ لِلْقَادِرِ عَلَيْهَا فَرْضٌ مِّنْ فُرُوْضِ الصَّلٰوةِ وَرُكْنٌ مِّنْ أَرْكَانِهَا وَمُتَعَيِّنَةٌ لَا يَقُوْمُ مَقَامَهَا تَرْجَمَتُهَا بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَا قِرَاءَةُ غَيْرِهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَيَسْتَوِيْ فِيْ تَعَيُّنِهَا جَمِيْعُ الصَّلَوَاتِ فَرْضُهَا وَنَفْلُهَا وَجَهْرُهَا وَسِرُّهَا وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْمُسَافِرُ وَالصَّبِيُّ وَالْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ

یعنی جو شخص سورت فاتحہ پڑھ سکتا ہے اس کے لیے اس کا پڑھنا نماز کے فرائض میں سے ایک فرض اور نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور فاتحہ نماز میں ایسی معین ہے کہ نہ تو اس کی بجائے غیر عربی میں اس کا ترجمہ قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی قرآن مجید کی کوئی دیگر آیت۔ اور اس تعین فاتحہ میں تمام نمازیں برابر ہیں۔ فرض ہوں یا نفل۔ جہری ہوں یا سری۔ مرد ہو یا عورت۔ مسافر۔ لڑکا (نابالغ) اور کھڑا ہو کر نماز

[1] واضح رہے کہ محدثین کے نزدیک وجوب اور فرض میں کوئی فرق نہیں ۱۲

وَالْمُضْطَجِعُ فِیْ حَالِ	پڑھنے والا۔ اور بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے
شِدَّۃِ الْخَوْفِ وَغَیْرِھَا	والا اور حالت خوف اور امن میں نماز
سَوَاءٌ فِیْ تَعَیُّنِھَا الْاِمَامُ وَ	پڑھنے والا۔ سب اس حکم میں برابر
الْمَامُوْمُ وَالْمُنْفَرِدُ۔	ہیں۔ اور اس تعین فاتحہ میں امام

مقتدی اور اکیلا نماز پڑھنے والا بھی برابر ہے۔

۸۔ علامہ قسطلانی شرح صحیح بخاری ص ۴۴۰ ج ۲ میں فرماتے ہیں:۔

وَقَدْ ثَبَتَ الْاِذْنُ بِقِرَاءَۃِ	یعنی مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے
الْفَاتِحَۃِ لِلْمَامُوْمِ فِی الْجَھْرِیَّۃِ	کی اجازت جہری نمازوں میں بغیر کسی قید
بِغَیْرِ قَیْدٍ۔	کے ثابت ہے۔

۹۔ امام نووی شرح مسلم ص ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں:۔

فِیْہِ دَلِیْلٌ لِمَذْھَبِ الشَّافِعِیِّ	یعنی اس حدیث (عبادہؓ) میں امام شافعیؒ
وَمَنْ وَافَقَہٗ اَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ	اور دیگر آئمہ کے لیئے دلیل ہے کہ امام مقتدی
وَاجِبَۃٌ عَلَی الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ	اور منفرد کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنا
وَالْمُنْفَرِدِ	فرض ہے۔

۱۰۔ علامہ سندھی حنفی حاشیہ بخاری ص ۹۵ ج ۱ پر لکھتے ہیں:۔

فَالْحَقُّ اَنَّ الْحَدِیْثَ یُفِیْدُ	یعنی حق بات یہ ہے کہ جس نماز میں
بُطْلَانَ الصَّلٰوۃِ اِذَا لَمْ یَقْرَأْ	سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے اس حدیث عبادہؓ
فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ	سے اس نماز کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے۔
۱۱۔ فَفَادَ الْحَدِیْثُ نَفْیَ الْوُجُوْدِ	یعنی جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے حدیث

الشَّرعِيِّ لِلصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُوَ عَيْنُ نَفْيِ الصِّحَّةِ - حاشية سندهي بخاري ص۹۵ ج۱)

عبادہؓ سے اس نماز کے وجود شرعی کی نفی ہوتی ہے۔ اور وہ بعینہ صحت نماز کی نفی ہے۔ (یعنی وہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔)"

۱۲۔ علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۱۷ ج۲ میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَعْيِيْنِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ وَاِنَّهُ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهَا وَاِلَيْهِ ذَهَبَ مَالِكٌؒ وَالشَّافِعِيُّؒ وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ وَكَذَا فِي تَفْسِيْرِ فَتْحِ الْبَيَانِ ص۲۷ ج۳

یعنی یہ حدیث (عبادہؓ) نماز میں سورۃ فاتحہ کے معین ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس کی جگہ کوئی اور آیت کفایت نہیں کرسکتی۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ جمہور صحابہؓ، تابعینؒ اور ان کے بعد والوں کا یہی مسلک ہے۔

.....

۱۳۔ وَظَاهِرُ هٰذِهِ الْاَدِلَّةِ وُجُوْبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْ غَيْرِ فَرْقٍ بَيْنَ الْاِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ وَبَيْنَ اِسْرَارِ الْاِمَامِ وَجَهْرِهٖ (نيل الاوطار ص۲۲ ج۲ وكذا في فتح البيان ص۲۲۸ ج۳)

یعنی (مذکورہ) دلائل ظاہر دلالت کرتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ہر ایک رکعت میں پڑھنا فرض ہے۔ امام ہو یا مقتدی قرأت سری ہو یا جہری ہر حال میں سب پر سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔"

۱۴۔ غایۃ المامول شرح التاج الجامع ص۱۸۶ ج۱ لاصلوٰۃ کے تحت لکھا ہے۔

أَيْ لَا صَلٰوةَ صَحِيحَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ لِأَنَّ النَّفْيَ أَقْرَبُ إِلَى الصِّحَّةِ۔

یعنی جمہور (اکثر) علماء کے نزدیک بغیر سورۃ فاتحہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ کیونکہ نفی صحت کے زیادہ قریب ہے۔

۱۵۔ "غایۃ المامول ص۱۸۶ ج۱ میں لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے تحت لکھا ہے:"

مُنْفَرِدًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ فِي السِّرِّ أَوِ الْجَهْرِ لِهٰذَا وَلِحَدِيثِ الدَّارَقُطْنِي وَصَحَّحَهُ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (دارقطنی ص۱۲۲ ج۱)

یعنی اکیلا ہو یا کوئی اور مقتدی یا امام نماز سرّی ہو یا جہری اس حدیث (عبادہ) اور دارقطنی کی حدیث کی بنا پر ہر اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔ جو سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔"

۱۶۔ حافظ ابن عبدالبر کتاب التمہید شرح مؤطا میں لکھتے ہیں:"

وَقَالَ آخَرُونَ لَا يَتْرُكُ أَحَدٌ مِنَ الْمَأْمُومِينَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ إِمَامِهِ وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ لِأَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ

دیگر محدثین فرماتے ہیں۔ کہ مقتدیوں میں سے کوئی بھی اپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا نہ چھوڑے۔ اگرچہ امام قرأت جہر کر رہا ہو۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب عام ہے

الكتاب عام لا يخصه شيء لان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يخص بقوله ذالك مصليا من مصل - قالوا فهذا اى حديث عبادة على عمومه في الامام والماموم لانه لم يخص اماما من ماموم ولا منفرد (تحقیق الکلام ص۹)

اس کو خاص کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نمازی کو خاص نہیں کیا۔ (بلکہ سب کے لیے حکم عام ہے) اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ حضرت عبادہؓ کی یہ حدیث اپنے عموم کے اعتبار سے امام مقتدی دونوں کو شامل ہے کیونکہ آپؐ نے امام مقتدی یا اکیلے کو خاص نہیں کیا

۱۷ مولانا سید احمد حسن دہلوی حاشیہ بلوغ المرام ص۲۴ ج۱ طبع امرتسر میں لکھتے ہیں

والحديث يدل على تعيين فاتحة الكتاب في الصلوة وعلى ان لا تقبل صلوة لا يقرأ فيها بام القرآن كما في رواية احمد واليه ذهب جمهور العلماء من الصحابة والتابعين فمن بعدهم (ص۲۴ طبع سرگودھا)

یہ حدیث سورہ فاتحہ کے معین ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ کہ وہ نماز قبول نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ جیسا مسند احمد میں ہے۔ جمہور صحابہؓ تابعینؒ۔ اور ان کے بعد والوں کا یہی مسلک ہے۔

....

۱۸ امام خطابیؒ معالم السنن شرح ابوداؤد ص۱۹۵ ج۱ مطبع انصار السنۃ المحمدیہ ۱۳۶۷ھ میں فرماتے ہیں :-

قُلْتُ: اَلْاَصْلُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَاتُجْزِیٔ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ	میں کہتا ہوں اصل اور حقیقت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۹۔ امام ابو عیسٰی ترمذی شریف مع تعلیق احمد محمد شاکر مصری صفحہ ۲۶ ج ۲ میں فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَغَیْرُھُمْ قَالُوْا لَاتُجْزِیٔ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَبِہٖ یَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔	یعنی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں اکثر اہل علم صحابہ کرام کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ جابر بن عبداللہؓ عمران بن حصینؓ۔ اور ان کے غیر نے فرمایا۔ کہ کوئی نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔ امام عبداللہ ابن مبارک۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ (بھی) یہی فرماتے ہیں۔

الامیر الامام محمد بن اسمٰعیل سبل السلام صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں لکھتے ہیں:

۲۰۔ ثُمَّ ظَاھِرُ الْحَدِیْثِ وُجُوْبُ قِرَاءَتِھَا فِیْ سِرِّیَّۃٍ وَجَھْرِیَّۃٍ	یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ اکیلا اور مقتدی کے لیے نماز سری و جہری

لِلْمُنْفَرِدِ وَالْمُؤْتَمِّ — میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

حدیث ۔ ۲

۲۱۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذًّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

(ابوداؤد ص۱۱۹/۱ ترمذی ص۴۱/۱ و قال حسن ص۴۲/۱ نور محمد کراچی)

حضرت عبادہ بن صامت[رض] کہتے ہیں کہ فجر کی نماز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا۔ (قرأت کی) تو آپ پر پڑھنا دشوار ہو گیا جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے (کچھ) پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں ہوتی اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

۲۲۔ امام محمد بن عیسٰے الترمذی[رح] ص۴۲/۱ میں فرماتے ہیں:۔

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ

یعنی امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھنے کے بارے میں اکثر اہل علم صحابہ کرام[رض] اور تابعین کا اسی حدیث (عبادہ[رض]) پر عمل ہے

اَلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ التَّابِعِیْنَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ یَرَوْنَ الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ ترمذی ص۴۱ ج۱

اور امام مالکؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ (شاگرد امام ابوحنیفہؒ) امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ (بھی) امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھنے کے قائل تھے۔"

....

نور محمد کراچی۔

۲۳۔ امام خطابیؒ معالم السنن شرح ابی داؤد ص۳۹ ج۱ میں فرماتے ہیں۔ (ایک طبع میں ص۲۰۵ ج۱ ہے)

ھٰذَا الْحَدِیْثُ نَصٌّ بِاَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ سَوَاءٌ جَھَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ اَوْ خَافَتَ بِھَا وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ لَا طَعْنَ فِیْہِ اَیْضًا مرعاۃ ص۶۱۹ ج۱

یعنی یہ حدیث نص ہے۔ کہ مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ خواہ امام قرأت بلند آواز سے کرے یا آہستہ (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مقتدیوں کو خطاب کر کے خاص سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کی نماز نہیں ہوتی ہے۔"

۲۴۔ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۲۶ ج۲ میں لکھتے ہیں:۔

وَالْحَدِیْثُ اِسْتَدَلَّ بِہٖ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَھُوَ الْحَقُّ۔

اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور یہی حق ہے۔

۲۵- غَایَۃُ الْمَامُوْل شرح التاج الجامع صـ۱۱ ج۱ میں لکھا ہے :-

هٰذَا وَالَّتَانِ قَبْلَہٗ صَرِیْحَۃٌ فِیْ وُجُوْبِ الْفَاتِحَۃِ عَلٰی کُلِّ مُصَلٍّ وَّلَوْ مَامُوْمًا وَلَوْ فِی الْجَهْرِ وَبِہٖ قَالَ مِنَ الصَّحْبِ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَابْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ سَعِیْدٍ وَحُذَیْفَۃُ وَاَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَعُبَادَۃُ وَفَرِیْقٌ مِّنَ التَّابِعِیْنَ وَالْفُقَهَاءِ وَمِنْهُمْ اِسْحٰقُ وَالْاَوْزَاعِیُّ وَاللَّیْثُ وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَّالشَّافِعِیَّۃُ

یہ حدیث اور اس سے پہلی دو حدیثیں ہر نمازی کے لیئے اگرچہ مقتدی ہو۔ اور نماز جہری ہو۔ سورہ فاتحہ فرض ہونے کے بارہ میں صریح ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ۔ علیؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ عبداللہ بن عمروؓ۔ ابوسعید خدریؓ۔ حذیفہؓ۔ ابوہریرہؓ۔ عبادہؓ تابعین۔ فقہاء کی جماعت۔ امام اسحٰقؒ امام لیثؒ۔ امام ابوثورؒ اور شوافع کا بھی مسلک ہے (کہ ہر نمازی پر سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے)

۲۶- حافظ ابن حجرؒ فتح الباری صـ۲۰۱ ج۲ میں فرماتے ہیں :-

وَقَدْ ثَبَتَ الْاِذْنُ بِقِرَاءَۃِ الْمَامُوْمِ الْفَاتِحَۃَ فِی الْجَهْرِیَّۃِ بِغَیْرِ قَیْدٍ

یعنی جہری نمازوں میں مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا بغیر کسی قید کے ثابت ہے :-

۲۷ مولانا عبدالحی حنفی سعایہ صـ۳۰۲ میں لکھتے ہیں :-

وَقَدْ ثَبَتَ بِحَدِیْثِ عُبَادَۃَ وَهُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قَوِیُّ السَّنَدِ اَمْرُہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ

یعنی حضرت عبادہؓ کی حدیث سے جو کہ صحیح اور قوی السند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مقتدی

وَسَلَّمَ بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ لِلْمُقْتَدِیْ — کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں ثابت ہو چکا ہے!!

....

۲۸۔ شارح جامع صحیح مسند الربیع بن حبیب ص۳۵ ج۱ میں لکھا ہے:۔

ثُمَّ اسْتَدَلَّ الرَّبِیْعُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ عَلٰی ذٰلِکَ بِحَدِیْثِ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَفِیْ اٰخِرِہٖ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِھَا وَھُوَ مَذْھَبُنَا وَبِہٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ فَتَجِبُ قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ مُنْفَرِدًا اَوْ عِنْدَ اِمَامٍ جَھْرًا اَوْ سِرًّا۔

امام ربیعؒ نے حضرت عبادہؓ کی حدیث سے (ہر آدمی کے لیئے اگرچہ وہ مقتدی ہو سورہ فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر) استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور امام شافعیؒ اور اس کے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔ لہذا ہر نماز میں سورت فاتحہ فرض ہے اکیلا ہو۔ یا امام کے پیچھے۔ نماز جہری ہو یا سری اور حضرت عبادہؓ کی حدیث خاص ہے

وَحَدِیْثُ عُبَادَۃَ خَاصٌّ وَالْخَاصُّ مُقَدَّمٌ عَلَی الْعَامِ — اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے۔

۲۹ امام نسائیؒ اپنی سنن نسائی ص۱۱۱ ج۱ میں امام کے پیچھے مقتدی کے لیئے فاتحہ کی فرضیت پر یوں باب باندھتے ہیں:۔

قِرَاءَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ — یعنی جب امام بلند آواز سے قرأت

الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ۔ | کرے۔ تو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی صـــ ۱۱۸ جـ ۲ میں فرماتے ہیں :۔

۳۰۔ فَأَمَّا مَنْ قَالَ بِوُجُوبِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ سِرِّيَّةً كَانَتْ أَوْ جَهْرِيَّةً فَاسْتَدَلَّ بِأَحَادِيثِ الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ الرَّاجِحُ الْمَنْصُورُ۔

جس شخص نے یہ کہا ہے کہ (سورہ فاتحہ) امام کے پیچھے تمام نمازوں میں فرض ہے۔ نمازیں سری ہوں یا جہری۔ اس نے باب (ترمذی میں) مذکورہ احادیث سے استدلال کیا ہے۔ اور یہی قول راجح اور دلائل کے لحاظ سے قوی ہے:۔

۳۱ علامہ جمال الدین القاسمی تفسیر القاسمی المسمی محاسن التاویل صـــ ۲۹۳۴ جـ ۷ میں لکھتے ہیں :۔

نَعَمْ وَرَدَتِ السُّنَّةُ الصَّحِيحَةُ بِاسْتِثْنَاءِ الْفَاتِحَةِ وَحْدَهَا لِلْمَأْمُومِ۔

ہاں۔ مقتدی کے لیے صرف سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق سنت صحیحہ ثابت و وارد ہیں۔

الامیر الامام محمد بن اسمٰعیل سبل السلام صـــ ۱۷۱ جـ ۱ میں لکھتے ہیں :۔

۳۲۔ فَإِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى إِيجَابِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ تَخْصِيصًا كَمَا دَلَّ اللَّفْظُ الَّذِي عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ بِعُمُومِهِ وَهُوَ أَيْضًا ظَاهِرٌ فِي عُمُومِ الصَّلَوٰةِ

یعنی یہ حدیث تخصیصاً: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر دلیل ہے۔ اور اپنے ظاہر کے لحاظ سے، نماز جہری و سری اور نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل ہے:۔

الجهرية والسرية و
فى كل ركعة ايضا۔

—۔:۔—

....

حدیث ۳

۳۳۔ عن عبادة بن الصامت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض الصلوة التى يجهر فيها بالقراءة فقال لا يقرأن احد منكم اذا جهرت بالقراءة الا بام القرآن۔ نسائی ص۱۴۶ ج۱

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے (فجر کی نماز) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

حدیث ۴

۳۴۔ قال نافع ابطأ عبادة بن الصامت رض عن صلوة الصبح فاقام ابو نعيم المؤذن الصلوة فصلى ابو نعيم بالناس واقبل وانا معه حتى صففنا خلف ابى نعيم

نافعؒ نے کہا کہ (ایک دن) حضرت عبادہؓ کو صبح کی نماز میں دیر ہو گئی۔ تو ابو نعیم مؤذن نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اور (اس کے بعد) حضرت عبادہؓ بھی آ گئے۔ اور میں آپ کے ساتھ تھا حتیٰ کہ ابو نعیم کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے۔ اور ابو نعیم بلند آواز

وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا الْقِرَاءَةُ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔ ابوداؤد ص۱۱۹ ج۱ الدارقطنی ص۱۲۱ ج۱ کلھم ثقات البیھقی ص۱۶۴ ج۲

سے قرات پڑھ رہے تھے حضرت عبادہؓ سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا میں نے آپ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ ابو نعیمؒ بلند آواز سے قرآت کر رہے تھے آپ نے فرمایا ہاں (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں قرات بلند آواز سے پڑھی جاتی تھی آپ کو قرآت میں التباس ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب میں بلند آواز سے قرآت کرتا ہوں تو کیا تم کچھ پڑھتے ہو۔ ہم سے بعض نے کہا (ہاں) ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پس نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں منازعت ہوتی ہے۔ جب میں بلند آواز سے پڑھوں۔ تو تم قرآن میں سے سوائے سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھا کرو۔

۳۵ علامہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی تفسیر القرطبی ص۱۲۰ ج۱ میں لکھتے ہیں:-

وَهٰذَا نَصٌّ صَرِيْحٌ فِي الْمَأْمُوْمِ۔

یہ حدیث مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں صریح نص ہے۔

حدیث ۵

(٣٦) عَنْ عُبَادَةَ أَنَّ مَحْمُوْدًا صَلّٰى إِلٰى جَانِبِهِ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَسَأَلَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنَا يَوْمًا وَانْصَرَفَ إِلَيْنَا وَقَدْ غَلَطَ فِيْ بَعْضِ الْقُرْآنِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ قَدْ عَجِبْتُ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَلَا يَقْرَأُ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ (كتاب القراءة للإمام البيهقي ص ٢١ دہلی)

حضرت عبادہؓ بن صامت نے فرمایا۔ کہ محمود بن ربیع نے اس کے (عبادہؓ) کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ تو اس کو (حضرت عبادہؓ کو) امام کے پیچھے پڑھتے ہوئے سنا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد محمود نے حضرت عبادہؓ سے اس کے متعلق پوچھا۔ تو حضرت عبادہؓ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کرائی قرآن میں اختلاط کی وجہ سے سلام کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے۔ ہم نے کہا ہاں (ہم نے پڑھا ہے) آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تعجب کیا کہ کون ہے وہ شخص جو قرآن میں مجھ سے منازعت کرتا ہے۔ جب امام پڑھے تو تم میں سے کوئی بھی سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

حدیث ۶

٣٧- عن عبادة بن الصامت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فثقلت عليه القراءة اقبل علينا بوجهه فقال اني لاراكم تقرءون خلف امامكم اذا جهر قال قلنا اجل والله يا رسول الله فقال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها۔ كتاب القراءة ص٣٧ دهلي وهذا اسناد صحيح جزء القراءة ص٢٨ دهلي البيهقي ص١٦٤ ج٢

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ پر قرآن بھاری ہو گئی (نماز سے) فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ جب امام بلند آواز سے پڑھتا ہے تو میں تم کو اپنے امام کے پیچھے پڑھتا ہوا دیکھتا ہوں۔ راوی نے کہا۔ ہم نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم یا رسول اللہ (ہم آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حدیث ۷

٣٨- عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب امام و

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ امام ہو یا غیر امام۔ یعنی مقتدی ہو یا اکیلا

وَغَیْرِ اِمَامٍ۔ کتاب القراءۃ ص۱۱ دھلی — بدوں فاتحہ کے اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

یہ حدیث صریح نص ہے۔ کہ کسی شخص کی بھی سوائے فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ خواہ امام ہو۔ یا مقتدی۔ یا اکیلا۔

حدیث ۸

۳۹۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ	حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

کتاب القراءۃ ص۲۳ دھلی

وقال ھذا اسناد صحیح ....

۴۰۔ انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:۔

وَھُوَ نَصٌّ فِی الْخِتَامِ وَنَصُّ الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ فصل الخطاب برحاشیہ الکتاب المستطاب ص۱۴۷	یہ حدیث امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں انگوٹھی کے چمکتے ہوئے نگینے کی طرح نص ہے۔"

حدیث ۹

۴۱۔ امام سیوطیؒ جامع صغیر جلد ۲ معجم طبرانی سے نقل کرتے ہیں۔ اور اسے حسن کہتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَلْیَقْرَأْ — حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ ذطب عن عُبَادَةَ (رح) جامع صغير صفحہ ۷۵ ج ۲ طبع رابع۔ ایک مطبع میں صفحہ ۱۲۹ ج ۲ ہے السراج المنیر شرح جامع صغیر صفحہ ۳۷ ج ۳

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ وہ سورت فاتحہ پڑھا کرے ۔

—— ۰ ——

علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد صفحہ ۱۸۶ ج ۱ میں اس حدیث کی نسبت لکھا ہے۔ رِجَالُہٗ مُوَثَّقُوْنَ۔ یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

وہ یہ احادیث نص صریح ہیں۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جو شخص سورت فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ اُس کی نماز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص لفظ فاتحہ اور خلف الامام کا ذکر فرمایا ہے۔

۴۲۔ السراج المنیر صفحہ ۳۷۸ ج ۲ میں ہے۔

قَالَ لِلْمُنَادِیْ۔ وَلَا تُجْزِیْہِ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ وَعَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ کَذَا فِیْ فیض القدیر شرح جامع الصغیر صفحہ ۱۷۱ ج ۶ عبد الرؤف مناوی۔ طبع اول ۱۳۵۷ھ

یعنی مقتدی کو امام کی قرأت کافی نہیں ہے۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے۔

—— ۰ ——

....

حدیث ۱۰

۴۳۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
اِنَّهٗ قَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ	آپ نے فرمایا کیا تم میرے ساتھ نمازیں
مَعِيَ قُلْنَا نَعَمْ۔ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا	پڑھتے ہو۔؟ ہم نے کہا ہاں! آپ
اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (كتاب	نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا
القراءة ص۴۴ دہلی البیهقی ص۱۶۵ ج۲	کرو۔"
المستدرک ص۲۳۸ ج۱)	

—۔—

حدیث ۱۱

۴۴۔ عَنْ عُبَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى	حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ رسول
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز
تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ	میں آدمی سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔
فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رواه	وہ نماز کفایت نہیں کرتی۔ یعنی
الدارقطني وقال هذا اسناد	باطل ہے۔ کیوں کہ اجزاء کے بعد باطل
صحيح ص۱۲۲ شرح مهذب ص۳۲۹ ج۳	ہی ہوتا ہے۔"
كتاب القراءة ص۱۵ دهلی الدراية	
ص۶۲ وَقَالَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ)	

—۔—

....

حدیث ۱۲

۴۵۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ	نافع بن محمود نے کہا۔ میں نے عبادہ بن

الرَّبِيعِ كَذَا قَالَ اِنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ
بْنَ الصَّامِتِ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ
وَاَبُوْنُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ
رَاَيْتُكَ صَنَعْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ
شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ
اَبُوْنُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ
نَعَمْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ
الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ
يَقْرَأُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا
جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ قُلْنَا نَعَمْ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَلَا
يَقْرَأَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا مِّنَ
الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ
اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ هٰذَا اِسْنَادٌ

صامت کو جب کہ ابونعیم بلند آواز سے
قرأت کر رہے تھے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا
(جب نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے کہا میں
نے آپ کو نماز میں کچھ کرتے دیکھا ہے۔ آپؓ
نے فرمایا۔ وہ کیا؟ کہا میں نے آپ کو سورۃ
فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ حالانکہ ابونعیم بلند آواز
سے قرأت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔
ہاں (ہم نے ایسا کیا ہے کیوں کہ) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو وہ نماز پڑھائی جس میں
قرأت بلند آواز سے کی جاتی تھی۔ نماز سے فارغ
ہونے کے بعد آپ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب
ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرأت
کر رہا تھا۔ تو کیا تم میں سے کوئی کچھ پڑھتا تھا۔
ہم نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کہتا ہوں
کیا بات ہے کہ میں قرآن میں منازعت کیا
جاتا ہوں۔ پس جب میں بلند آواز سے قرأت
کرتا ہوں۔ تو تم میں سے کوئی بھی قرآن سے
سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھے۔ اس

حَسَنٌ وَّرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ
دارقطنی ص۱۲۱ ج۱ البیہقی ص۱۶۵ ج۲

حدیث کی سند حسن ہے۔ اور اس کے سب راوی ثقہ و معتبر ہیں

حدیث ۱۱

۶۸۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْرَأَنَّ اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ كتاب القراءة ص۲۳

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی امام کے ساتھ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھے۔

حدیث ۱۲

۶۹۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ تَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ اِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ فِي الصَّلٰوةِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَهُذُّہٗ هَذًّا قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ كتاب القراءة

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا تم میرے ساتھ نماز میں قرآن پڑھتے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے کہا۔ ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

ص٥٤ جزء القراءۃ گوجرانوالہ جزء القراءۃ ص٢٣ طبع جدید لاہور

حدیث ۱۵

٨٤ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُوْا إِلَى الْمَسْجِدِ مَعَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَأَبْطَأَ عُبَادَةُ ذَاتَ يَوْمٍ قَالَ فَجِئْنَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ قَالَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَسَمِعْتُ عُبَادَةَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَبُوْ نُعَيْمٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيْدِ رَأَيْتُكَ تَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ وَلَا أَدْرِيْ تَعَمَّدْتَهُ أَمْ سَهَوْتَ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلٰكِنْ تَعَمَّدْتُهُ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ قَالَ

نافع بن محمود کہتے ہیں کہ میں صبح کے وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد جایا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیر ہو گئی ہم آئے تو ابو نعیم رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز صبح پڑھا رہے تھے۔ ہم اس کے پیچھے صف میں شامل ہو گئے۔ میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا جب ابو نعیم نماز سے فارغ ہوئے تو:

اے ابو الولید (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں نے آپ کو امام کے ساتھ (سورۃ فاتحہ) پڑھتے دیکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے عمداً ایسا کیا ہے۔ یا بھول گئے۔ آپ نے فرمایا میں بھولا نہیں۔ بلکہ عمداً ایسا کیا ہے (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض نمازیں پڑھائی جس میں قراءت بلند آواز

فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ هَلْ
تَقْرَءُونَ مَعِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَا
تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ
لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا وَهٰذَا
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ ۔
کتاب القراءۃ دھلی ص ۴۳

سے ملتی جاتی ہے۔ پس آپ کو التباس
ہوگیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا۔
کیا تم میرے ساتھ کچھ پڑھتے ہو؟ ہم نے
کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ سورت
فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ
جس شخص نے سورت فاتحہ
نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں
ہوتی۔ اس حدیث کی سند صحیح۔ اور سب راوی ثقہ و معتبر ہیں۔

حدیث ۱۶

۹/۱ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ
قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى بِنَا نَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسَتْ
عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
هَلْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا
جَهَرَ قَالُوا نَعَمْ نَهُذُّ الْقُرْآنَ هَذًّا
قَالَ عَجِبْتُ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ وَ
قَالَ لَا تَقْرَءُوا إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ

حضرت عبادہؓ نے لوگوں کے مجمع عام میں
فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
نماز پڑھائی۔ اور قرآن مجید کو بلند آواز سے
پڑھا۔ آپؐ پر قرأت خلط ملط ہوگئی۔ نماز
سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ جب امام
بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ کیا تم امام کے
کے پیچھے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے کہا
ہاں، ہم جلد بعجلت قرآن پڑھتے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تعجب کیا کہ میں

اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ - کتاب القراءۃ ص۴۳

قرآن میں منازعت کیا جاتا ہوں اور فرمایا جب امام بلند آواز سے قرأت کرے تو سورۃ فاتحہ کے سوا مت پڑھو۔ کیونکہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

حدیث ۱۷

۵۰ - عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً جَہَرَ فِیْہَا فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَہٗ فَقَالَ لَا یَقْرَأَنَّ اَحَدُکُمْ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ - جزء القراءۃ ص۱۵ گوجرانوالہ ، ص۲۲ طبع جدید لاہور

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور قرأت کو جہر کیا۔ ایک آدمی نے آپ کے پیچھے پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب امام پڑھ رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔"

حدیث ۱۸

۵۱ - عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَکَانَ عَلٰی اِیْلِیَا فَاَبْطَأَ عُبَادَۃُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الصَّلٰوۃَ وَکَانَ اَوَّلَ

حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے۔ اور وہ بیت المقدس میں امیر تھے۔ ایک دن صبح کی نماز میں دیر کر دی تو ابو نعیم نے جماعت کھڑی کر دی۔ اور

من اذن ببیت المقدس	ابونعیم نے بیت المقدس میں سب سے
فجئت مع عبادة حتی صففنا	پہلے آذان دی تھی۔ میں عبادہؓ بن صامتؓ
مع الناس وابو نعیم یجھر	کے ساتھ آیا۔ اور ہم لوگوں کے ساتھ
بالقراءة فقرا عبادة بام	صف میں کھڑے ہو گئے۔ اور ابونعیم قرأت
القرآن حتی ختمہا وفی روایۃ	کو جہر سے پڑھ رہا تھا۔ اور حضرت عبادہؓ نے
الحافظ حتی فھمتہا منہ	سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی۔ یہاں تک
فلما انصرف قلت سمعتک	کہ اس کو ختم کر دیا۔ اور میں اس کو سمجھ گیا
تقرأ بام القرآن قال نعم صلی	تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو میں
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ	نے کہا۔ آپ سورت فاتحہ پڑھ رہے تھے۔
وسلم بعض الصلوٰۃ التی	آپ نے فرمایا۔ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کان یجھر فیہا بالقراءۃ فقال	وسلم نے ہم کو بعض جہری نماز پڑھائی۔ آپ
لا یقرأن احد منکم اذا جھرت	نے فرمایا۔ جب میں قرأت کو جہر کروں تو تم
بالقراءۃ الا بام القرآن۔ کتاب	میں سے کوئی بھی سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ
القراءۃ ص۲۲ دہلی جزء القراءۃ گوجرانوالہ	نہ پڑھا کرے۔"
ص۱۵ ، ص۲۲ طبع جدید لاہور	

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ۱۹

۵۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ

الحدیث صحیح مسلم ص ۱۶۹ ج ۱-۲۰

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز پڑھے۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ تو وہ نماز بالکل ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ) ناقص (مردہ) ہے کامل نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے کہا گیا۔ کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ (تب بھی پڑھیں) حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ ہاں اس کو آہستہ پڑھا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان" دو حصوں میں تقسیم کیا ہے"۔ اس کے بعد سورت فاتحہ کی تقسیم کی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز ہے۔ اور محدثینؒ کے نزدیک بھی یہاں الصلوٰۃ سے مراد سورت فاتحہ ہے"۔

۵۳ - امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ هٰهُنَا الْفَاتِحَةُ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا لَا تَصِحُّ إِلَّا بِهَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَةُ۔ فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِهَا بِعَيْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ

(نیل الاوطار ص ۲۱۴ ج ۲ و التعلیق الممجد ص ۹۴ کراچی وتنویر الحوالک ص ۱۰۶ ج ۱ وشرح الزرقانی ص ۱۷۶ ج ۱)

یعنی علماء کرام فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ "الصلوٰۃ" (نماز) سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سورۃ فاتحہ کو نماز سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ سورۃ فاتحہ کے سوا نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج عرفہ ہے۔ کیونکہ عرفہ جائے بغیر حج نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی فرض ہے۔"

---

۵۴ - امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

فَفِيْهِ وُجُوْبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ وَاِنَّهَا مُتَعَيَّنَةٌ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهَا اِلَّا لِعَاجِزٍ عَنْهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَجُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ۔

یعنی اس حدیث ابی ہریرہؓ میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کا ثبوت ہے عاجز کے سوا۔ سورۃ فاتحہ ہی نماز میں متعین ہے۔ کیوں کہ دوسری آیت (فاتحہ کی جگہ پر) کفایت نہیں کر سکتی ہے۔ یہی مذہب امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ جمہور صحابہ کرامؓ۔ تابعینؒ اور ان کے بعد کے علماء ائمہ کا ہے۔

۵۵ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار صفحہ ۲۱۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِيْثُ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِى الصَّلٰوةِ وَ اِلَيْهِ ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ.	یہ حدیث نماز میں سورت فاتحہ کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔"

۵۶:۔ علامہ زرقانی شرح مؤطا ص ۱۵۹ ج ۱ میں فرماتے ہیں:۔

فَهُوَ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ عَلٰى وُجُوْبِهَا فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ.	یہ حدیث نماز میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور جمہور کا یہی مسلک

ابن العربی مالکی احکام القرآن ص ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

۵۷۔ قَالَ اَصْحَابُ الشَّافِعِىِّ هٰذَا رَقِسْمَةُ الصَّلٰوةِ) يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَأُهَا وَاِنْ لَمْ يَقْرَأْهَا فَلَيْسَ لَهٗ حَظٌّ فِى الصَّلٰوةِ لِظَاهِرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.	اصحاب امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مقتدی سورت فاتحہ ضرور پڑھے۔ اگر نہیں پڑھے گا۔ تو اس کو اس حدیث کی بنا پر نماز میں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ یعنی نماز مقبول نہیں ہوگی"

۵۸۔ ابن العربیؒ احکام القرآن ص ۴ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

فَقَدْ تَوَلّٰى سُبْحَانَهٗ قِسْمَةَ الْقُرْاٰنِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَبْدِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ هٰذَا دَلِيْلٌ	اللہ تعالیٰ نے خود قرآن (سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کیا ہے۔ پس اس شخص کی نماز نہیں ہے جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا یہ دلیل قوی ہے اور صحیح حدیث میں بھی ثابت ہے۔ کہ رسول اللہ

قَوْلٌ مَعَ اَنَّہٗ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَثَبَتَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا ہے اس کی نماز مردہ ہے۔ پوری نہیں ہے"

۵۹۔ علامہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر ج ۱ صـ۲۰۱ مصری قدیم میں قسمت الصلوٰۃ کے تحت فوائد ہذا الحدیث کہہ کر لکھتے ہیں:۔

اَلْفَائِدَۃُ الثَّانِیَۃُ۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی سَمَّی الْفَاتِحَۃَ بِاسْمِ الصَّلٰوۃِ وَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَحْکَامٍ۔ اَلْحُکْمُ الْاَوَّلُ۔ اِنَّ عِنْدَ عَدَمِ الْفَاتِحَۃِ وَجَبَ اَنْ لَّا تَحْصُلَ الصَّلٰوۃُ وَذٰلِکَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ رُکْنٌ مِّنْ اَرْکَانِ الصَّلٰوۃِ کَمَا یَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَیَتَاکَّدُ	اللہ تعالیٰ نے اس حدیث میں سورت فاتحہ کا نام الصلوٰۃ (نماز) رکھا ہے جس سے کئی احکام ثابت ہوتے ہیں بحکم اوّل جس نماز میں سورت فاتحہ نہیں۔ وہ نماز ہی نہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ سورت فاتحہ کا پڑھنا نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (فرض ہے) جیسے ہمارے اصحاب کہتے ہیں۔ اور دوسرے دلائل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے"

هذه الدليل بدلائل أخرى
أحدها- إنه عليه السلام
واظب على قراءتها فوجب
أن تجب علينا لقوله تعالى
فاتبعوه ولقوله عليه السلام
صلوا كما رأيتموني أصلي-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے س
فاتحہ کی قرأت پر مداومت وہمیشگی کی ہ
لہذا ہم پر واجب ہے (کہ نماز میں ہمیش
پڑھا کریں-) کیوں کہ اللہ تعالٰے نے آپ
اتباع فرض کی ہے- اور خود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- کہ میری نم
جیسی نماز پڑھا کرو-

وثانيها- أن الخلفاء الراشدين
واظبوا على قراءتها- فوجب
أن تجب علينا ذلك لقوله
عليه السلام- عليكم بسنتي
وسنة الخلفاء الراشدين
من بعدي-

خلفاء الراشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ- عمر
فاروق رضی، عثمان غنی رضی، علی رضی نے سورت فاتحہ
ہمیشہ نمازوں میں پڑھا ہے- لہذا ہم پر وا
ہے- کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسل
نے فرمایا- میری اور خلفائے راشدین کی
سنت (طریقہ) کو لازم پکڑو-

وثالثها- أن جميع المسلمين
شرقا وغربا لا يصلون
إلا بقراءة الفاتحة فوجب
أن تكون متابعتهم واجبة
في ذلك-

(۳) مشرق ومغرب کے تمام مسلمان سور
فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں پڑھتے ہیں (یہ
اجماع ہے) لہذا ان کی پیروی ہم پر ضروری
ہے-

بِقَوْلِهِ تَعَالٰی: وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ۔	کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے خلاف راستہ اختیار کرنے والے کو جہنم کی وعید شدید سنائی ہے۔
فَرَابِعُهَا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ	۴۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود ہے۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔
وَعَاشِرُهَا اِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِیْ رَوَيْنَا يَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عِنْدَ فُقْدَانِ الْفَاتِحَةِ لَا تَحْصُلُ الصَّلٰوةُ۔	۱۰۔ وہ حدیث جو ہم نے اوپر روایت کی ہے دلالت کرتی ہے۔ کہ جہاں فاتحہ نہیں ہے۔ وہاں نماز نہیں ہے۔

۶۰۔ علامہ علاؤالدین علی بن محمد خازن تفسیر خازن ص ۱۶ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

وَفِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰی وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ وَاِنَّهَا مُتَعَيِّنَةٌ وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَجَمَاعَةٍ (خازن ص ۱۶ ج ۱)	اس حدیث میں قرأت سورت فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی معین ہے۔ امام شافعیؒ اور جماعت محدثین کا یہی مذہب ہے۔

۶۱۔ علامہ علقمی شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں۔

اِسْتَدَلَّ الْجُمْهُوْرُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَغَيْرِهٖ عَلٰی وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا	جمہور (اکثر محدثین) نے اس حدیث اور دیگر حدیثوں سے نماز میں سورت فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر استدلال کیا ہے

مُتَعَيِّنَةٌ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهَا وَلَا يَقُوْمُ مَقَامَهَا تَرْجَمَتُهَا بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَا قِرَاءَةُ غَيْرِهَا فِي الْقُرْآنِ وَيَسْتَوِيْ فِيْ تَعَيُّنِهَا جَمِيْعُ الصَّلَوَاتِ فَرْضُهَا وَنَفْلُهَا وَجَهْرُهَا وَسِرُّهَا وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْمُسَافِرُ وَالصَّبِيُّ وَالْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ وَالْمُضْطَجِعُ وَحَالُ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَغَيْرُهَا وَسَوَاءٌ فِيْ تَعَيُّنِهَا الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ وَهٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ رح وَالشَّافِعِيِّ وَجُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ (تحقیق الکلام صـ ۴۴ ۱-۲۰)

اور یہ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی متعین ہے اس کا غیر (اس کی جگہ پر) کافی نہیں ہو سکتا اور غیر عربی میں اس کا ترجمہ بھی اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی قرآن کی کوئی دوسری آیت اس کے قائم مقام ہو سکتی ہے۔ اور اس کے متعین ہونے میں سب نمازیں۔ فرض۔ نفل جہری۔ سری برابر ہیں۔ اور آدمی۔ عورت۔ مسافر۔ بچہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے والا۔ سخت خوف کی حالت ہو یا غیر خوف۔ (سب برابر ہیں) اور نماز میں سورۃ فاتحہ معین ہونے میں امام مقتدی دونوں برابر ہیں۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ جمہور علماء صحابہ کرامؓ تابعینؒ۔ اور بعد والوں کا یہی مذہب ہے۔

۴۲۔ حافظ ابن عبدالبر کتاب الاستذکار میں لکھتے ہیں۔

فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا

حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث سے ثابت

مِنَ الْفِقْهِ اِيْجَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ ــــ وَاَنَّ الصَّلٰوةَ اِذَا لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ وَالْخِدَاجُ النُّقْصَانُ وَالْفَسَادُ۔ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اِذَا وَلَدَتْ قَبْلَ تَمَامِ الْخِلْقَةِ وَذٰلِكَ نِتَاجٌ فَاسِدٌ۔

ہوتا ہے۔ کہ ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز خداج (باطل) ہے اور خداج۔ نقصان اور فساد کو کہتے ہیں۔ اسی لئے عرب لوگ اخدجت الناقۃ اُس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی بچے کو اُس کی خلقت۔ (پیدائش) پوری ہونے سے پہلے گرا دے۔ اور یہ بچہ بے کار ہوتا ہے"

وَقَالَ الْاَخْفَشُ خَدَجَتِ النَّاقَةُ اِذَا اَلْقَتْ وَلَدَهَا بِغَيْرِ تَمَامٍ وَاَخْدَجَتْ اِذَا اَلْقَتْ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَاِنْ كَانَ تَامَّ الْخَلْقِ۔

اور اخفش نے کہا ہے۔ کہ خدجت الناقۃ اُس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی بچے کو پورا ہونے سے پہلے گرا دے۔ اور اخدجت الناقۃ اُس وقت کہتے ہیں۔ جب ولادت کے وقت سے پہلے گرا دے اگرچہ خلقت پوری ہو چکی ہو"

وَقَدْ زَعَمَ مَنْ لَّمْ يُوْجِبْ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلٰوةِ اَنَّ قَوْلَهٗ خِدَاجٌ يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ لِاَنَّهُ النُّقْصَانُ

اور جو حضرات سورۃ فاتحہ کو نماز میں فرض نہیں جانتے وہ کہتے ہیں۔ کہ لفظ خداج نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیوں کہ خداج کے معنی نقصان کے ہیں۔ اور

وَالصَّلٰوةُ النَّاقِصَةُ جَائِزَةٌ وَهٰذَا الْحُكْمُ فَاسِدٌ وَالنَّظَرُ يُوْجِبُ فِي النُّقْصَانِ اَنْ لَّا يَجُوْزَ مَعَهُ الصَّلٰوةُ لِاَنَّهَا صَلٰوةٌ لَّمْ تَتِمَّ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّتِمَّهَا فَعَلَيْهِ اِعَادَتُهَا تَامَّةً كَمَا اُمِرَ وَمَنِ ادَّعٰى اَنَّهَا تَجُوْزُ مَعَ اِقْرَارِهٖ بِنَقْصِهَا فَعَلَيْهِ الدَّلِيْلُ وَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَيْهِ مِنْ وَّجْهٍ يَّلْزَمُ۔ مرعاۃ المفاتیح ص۵۵۵ ج۱ وکذا فی تعلیق الممجد ص۹۳ طبع کراچی۔

ناقص نماز جائز ہوتی ہے۔ لیکن یہ اُن کا خیال محض باطل ہے۔ حالانکہ نظر عمیق اس بات کو واجب قرار دیتی ہے کہ ناقص نماز نہیں ہوتی ہے۔ اور جو شخص اپنی نماز پوری کرنے سے پہلے نماز سے نکل جائے۔ اس کو پوری نماز دوبارہ پڑھنی ضروری اور لازمی ہے۔ اور جو شخص ناقص نماز کے اقرار کے باوجود دعوٰے کرتا ہے۔ کہ نماز جائز ہے۔ اس پر دلیل کا لانا ضروری ہے۔ اور وہ اس پر کسی طریقہ سے بھی دلیل نہیں لا سکتا ہے۔"

۶۳۔ تفسیر فتح البیان ص۱۲۸ ج۱ میں ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ النَّاقِصَةَ لَا تُسَمّٰى صَلٰوةً حَقِيْقَةً۔

"یعنی نماز ناقص کو درحقیقت نماز ہی نہیں کہا جا سکتا ہے۔"

۶۴۔ کتاب القراءۃ ص۲ پر ہے

فَهِيَ خِدَاجٌ اَلْمُرَادُ بِهٖ النُّقْصَانُ الَّذِيْ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ مَعَهٗ۔

یعنی خداج سے ایسا نقصان مراد ہے۔ جو نماز کفایت نہیں کر سکتی۔

۶۵- امام خطابی معالم السنن شرح ابی داؤد صفحہ ۳۱ ج۱ (ایک طبع میں ص۲۰۳ ج۱ ہے) میں لکھتے ہیں۔

فهي خداج معناه ناقصة نقص فساد وبطلان تقول العرب اخدجت الناقة اذا القت ولدها وهو دم لم يستبن خلقه فهي مخدج والخداج اسم مبني منه كذا في تفسير القرطبي ص۳۳ ج۱ وشرح زرقاني ص۱۷۵ ج۱ و تنوير الحوالك ص۱۰۶ ج۱ وشرح مسلم ص۱۷۰ ونيل الاوطار ص۲۰۹ ج۲ ولسان العرب ص۲۰۷ ج۲ -

اس کا حاصل یہ ہے۔ کہ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ فاسد اور باطل ہے۔ اہل عرب اخدجت الناقۃ اس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی اپنے بچے کو ایسی حالت میں گرا دے۔ کہ وہ ابھی خون ہو۔ اس کی خلقت و پیدائش ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اسی سے لفظ خداج جو حدیث میں مذکور ہے،) لیا گیا ہے ثابت ہوا کہ خداج وہ نقصان ہے جس سے نماز نہیں ہوتی۔"

۶۶- جزء القراءت ص۱۴ طبع گوجرانوالہ میں ہے۔

وقال ابو عبيد يقال اخدجت الناقة اذا اسقطت. السقط ميت لا ينتفع به.

ابو عبید نے فرمایا اخدجت الناقۃ اس وقت کہا جاتا ہے۔ جب اونٹنی اپنے بچے کو گرا دے۔ (قبل از وقت) اور گرا ہوا بچہ مردہ ہوتا ہے جس سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا۔"

اقرأ بہا فی نفسک

اس کا معنی دل میں تفکر و تدبر اور غور کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زبان کے ساتھ آہستہ آہستہ سورت فاتحہ پڑھا کر۔ امام بیہقیؒ کتاب القراءت ص۱۷ میں فرماتے ہیں۔"

۶۷۔ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ
اَنْ يَّتَلَفَّظَ بِهَا سِرًّا دُوْنَ الْجَهْرِ
بِهَا وَلَا يَجُوْزُ حَمْلُهٗ عَلٰى ذِكْرِهَا
بِقَلْبِهٖ دُوْنَ التَّلَفُّظِ بِهَا لِاِجْمَاعِ
اَهْلِ اللِّسَانِ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ
لَا يُسَمّٰى قِرَاءَةً وَلِاِجْمَاعِ اَهْلِ
الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَهَا بِقَلْبِهٖ
دُوْنَ التَّلَفُّظِ بِهَا لَيْسَ بِشَرْطٍ
وَلَا مَسْنُوْنٍ۔ فَلَا يَجُوْزُ حَمْلُ
الْخَبَرِ عَلٰى مَا لَا يَقُوْلُ بِهٖ اَحَدٌ
وَلَا يُسَاعِدُهٗ لِسَانُ الْعَرَبِ

یعنی اس قول اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ سے مراد یہ
ہے کہ زبان سے آہستہ آہستہ پڑھے۔ اونچی آواز سے
ذکر ے۔ اور اس کو ذکر قلب یعنی تدبر و تفکر
وغور پر محمول کرنا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اہل
لغت کا اس پر اجماع ہے۔ کہ اس کو قرأت
نہیں کہتے۔ اور اس پر بھی اجماع ہے۔ کہ
زبان سے تلفظ کیے بغیر صرف دل سے ذکر کرنا نماز
کی صحت کے لیئے نہ شرط ہے۔ نہ ہی سنت
لہذا حدیث کو ایسے معنی پر حمل کرنا جس کا کوئی
بھی قائل نہیں۔ اور نہ ہی لغت عرب اسکی
تائید کرے۔ جائز نہیں ہے۔

۶۸۔ امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

فَمَعْنَاهُ اِقْرَأْهَا سِرًّا
بِحَيْثُ تُسْمِعُ نَفْسَكَ
وَاَمَّا مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ
بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ
اَنَّ الْمُرَادَ تَدَبُّرُ ذٰلِكَ وَ
تَذَكُّرُهٗ فَلَا يُقْبَلُ لِاَنَّ
الْقِرَاءَةَ لَا تُطْلَقُ اِلَّا عَلٰى

یعنی اس قول کا معنی یہ ہے کہ (تو امام کے
پیچھے) سورت فاتحہ آہستہ پڑھا کر۔ اس طرح
کہ تو خود سنے۔ اور جو بعض مالکیہ وغیرہ نے اس
کو سوچنے۔ اور تدبر و فکر پر محمول کیا ہے۔ وہ
(بالکل غلط) اور نا مقبول ہے۔ کیوں کہ قرأت
کا اطلاق حرکت لسان (زبان) پر ہی ہوتا ہے
یعنی جب تک زبان نہ ہلے۔ اور فاتحہ کے

حَرَكَةُ اللِّسَانِ بِحَيْثُ يُسْمِعُ نَفْسَهٗ" — الفاظ زبان سے ادا نہ کیے جائیں۔ اس کو قرأت پڑھنا نہیں کہتے۔ اور حدیث میں قرأت کا حکم ہے۔ لہذا جب تک مقتدی فاتحہ کو زبان سے نہیں پڑھے گا۔ اس وقت تک حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔"

—

۶۹۔ شرح الزرقانی ص۱۷۶ ج۱ میں ہے:۔

قَالَ الْبَاجِيُّ اَيْ بِتَحْرِيْكِ اللِّسَانِ بِالتَّكَلُّمِ وَاِنْ لَّمْ يُسْمِعْ نَفْسَهٗ كَذَا فِي التَّعْلِيْقِ الْمُمَجَّدِ ص۹۳ — یعنی اقرء بها فی نفسک کا مطلب یہ ہے کہ کلمات کے ساتھ زبان کو حرکت دینا اگرچہ اپنے نفس کو نہ سنائے۔"

—

۷۰۔ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۱۴ ج۲ میں لکھتے ہیں۔

اَيْ اِقْرَأْهَا سِرًّا بِحَيْثُ تُسْمِعُ نَفْسَكَ — یعنی فاتحہ آہستہ پڑھ کر تو اپنے نفس کو سنا سکے۔

۷۱۔ شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات ص۳۷۲ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

بخواں فاتحہ راپس امام نیز اما آہستہ چناں کہ بشنوانی خود را — یعنی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھ کر تو خود سنے۔

۷۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی مصفّٰی شرح موطا فارسی مع مسوی ص۱۰۶ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

گفت بخواں آں را در نفس خود ای فارسی۔ یعنی آہستہ بخواں — یعنی اے فارسی سورت فاتحہ کو آہستہ پڑھ تاکہ تیرا غیر نہ سنے۔

تاغیر تو نشنود۔

۷۳۔ ملا علی القاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۵۲۰ ج۱ طبع بمبئی میں لکھتے ہیں۔

اَیْ سِرًّا غَیْرَ جَھْرٍ۔ یعنی آہستہ پڑھے۔ جہر نہیں۔

۷۴۔ تفسیر جلالین ص۱۴۸ ج۱ مصری میں وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ کا

معنی لکھا ہے اَیْ سِرًّا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کو زبان سے آہستہ یاد کرو۔

وَکَذَا فِی التعلیق الْمُمَجَّدِ ص۹۳۔

۷۵۔ ہدایہ ص۹۸ ج۱ میں ہے:۔

اِنَّ الْقِرَاءَۃَ فِعْلُ اللِّسَانِ یعنی قرأت (پڑھنا) زبان کا کام ہے۔

۷۶۔ کفایہ ص۶۴ ج۱ میں ہے:۔

فَیُصَلِّی السَّامِعُ فِیْ نَفْسِہٖ اَیْ یُصَلِّیْ بِلِسَانِہٖ خَفِیًّا۔ یعنی خطیب جب آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

پڑھے۔ تو سامعین کو چاہیئے۔ کہ اپنی زبان سے آہستہ درود پڑھ لیں۔ یعنی فی نفسہ

کا معنی زبان سے آہستہ اور پوشیدہ پڑھنا ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری حنفی العرف الشذی ص۱۵۹

۷۷۔ وَاَمَّا مَا قَالَ الْمُدَرِّسُوْنَ مِنْ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْقِرَاءَۃِ فِیْ نَفْسِہٖ التَّدَبُّرُ وَالتَّفَکُّرُ فَلَا یُوَافِقُہُ اللُّغَۃُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَثْبُتْ مَعْنَی التَّفَکُّرِ لِلْقِرَاءَۃِ

اور مدرسین کا قرأت فی النفس سے تدبر و تفکر (غور و فکر) مراد لینا (صحیح نہیں ہے) کیونکہ لغت اس معنی کی موافقت نہیں کرتی ہے۔ اس لیے کہ قرأت فی النفس کا معنی تفکر کہیں ثابت نہیں ہوا

النفس۔

ان حوالجات سے واضح ہوگیا کہ فی نفسک کا معنی دل میں تدبر و فکر اور سوچنا ہے۔ لغت اور اجماع اہل علم اور خود فقہاء کی تصریحات کے خلاف ہے اس کا صحیح معنی یہ ہے۔ کہ زبان سے آہستہ پڑھا کرو یہی حدیث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا مقصد ہے۔"

۱۸۔ علامہ ابن الجوزیؒ تفسیر زاد المسیر ص ۳۱۳ ج ۳ میں وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ کے تحت لکھتے ہیں:

وَالثَّانِي اَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ سِرًّا فِي نَفْسِهٖ قَالَهُ قَتَادَةُ رحمہ اللہ

یعنی حضرت قتادہؒ نے فرمایا ہے۔ کہ اس سے مراد امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) آہستہ پڑھنا ہے۔

حدیث نمبر ۲۰

۱۹۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّي اَسْمَعُ قِرَاءَةَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے۔ راوی نے کہا۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ میں

الْإِمَامِ فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ أَوْ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ وکتاب القراءة ص۲۱-۲۵ جزء القراءة ص۲۳ گوجرانوالہ جزء القراءة ص۲۲ طبع جدید لاہور

امام کی قرأت کو سن رہا ہوتا ہوں (تب بھی سورۃ فاتحہ پڑھوں) آپ نے فرمایا۔ اے فارسی۔ یا اے فارسی کے بیٹے۔ اس کو آہستہ پڑھا کر۔

حدیث ۲۱

۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ غَمَزَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِي فَقَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے ناقص (مردہ) ہے ناقص (مردہ) ہے۔ پوری نہیں ہے میں نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! بے شک کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے میرا ہاتھ ٹوہ کر فرمایا۔ اے فارسی کے بیٹے آہستہ پڑھ لیا کر۔ کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ اللہ تعالے نے فرمایا

نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اَلْحَدِیْث (کتاب القراءۃ ص۲۲-۲۳ جزء القراءۃ ص۳)

میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نصف میرے لیئے اور نصف میرے بندے کے لیئے ہے۔ اور میرے بندے کیلیئے ہے جو اُس نے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔

حدیث ۲۲

۸۱۔ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ یَقُوْلُهَا ثَلَاثًا اَلْحَدِیْث (مسلم شریف ص۱۷۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کوئی ایسی نماز پڑھتا ہے۔ کہ اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔

حدیث ۲۳

۸۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ صَلّٰی صَلٰوۃً بِغَیْرِ قِرَاءَۃٍ فَهِیَ خِدَاجٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی کوئی نماز بغیر قرأت (سورۃ فاتحہ) پڑھتا ہے۔ وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔

فِی خِدَاجٌ فِی خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّی لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقْرَأَ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ اَقْرَأْ فِیْ نَفْسِكَ۔ کتاب القرأۃ ص ۱۸۔۱۹

پوری نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ میں امام کے ساتھ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا۔ آہستہ پڑھا کر۔

حدیث ۲۴

۸۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِیْ خِدَاجٌ ثُمَّ هِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَکَیْفَ اَصْنَعُ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ۔ کتاب القرأۃ ص ۱۹

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اور اس میں وہ سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ پس وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ پوری نہیں۔ میں نے کہا۔ اے ابوہریرہؓ۔ جب امام قرأت جہر سے کر رہا ہو۔ تو میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ آہستہ پڑھا کر۔

حدیث ۲۵

۸۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا یُقْرَأُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز

بِهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَكَذَا رَوَاهُ أَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ۔ شرح مسلم ص۱۷۰ ج۱ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَاهُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِيهِ قُلْتُ إِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ اقْرَأْ فِي نَفْسِكَ

تلخيص الحبير ص۸۹ ج۱ دارقطنی ص۱۲۲ ج۱ التعليق المجد ص۱۲۲ ج۱ كتاب القراءة ص۲۰

کفایت نہیں کرتی۔ راوی نے کہا، اگر میں امام کے پیچھے ہوں۔ ابوہریرہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اسے فارسی۔ آہستہ پڑھا کر۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جس شخص نے کسی نماز میں بھی فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز میں کمی اور باطل ہے۔ کیونکہ اجزاء کے بعد باطل ہی ہوتا ہے۔

حدیث ۲۶

۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ كتاب

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں مدینہ منورہ (کے بازاروں میں اس بات کی منادی کر دوں کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی ہے۔

القراءۃ ص۱۴-۱۵ ترمذی ص۲۲ نور محمد
کراچی البیہقی ص۱۶۵ ج۲

حدیث ۲۷

۸۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ بِشَیْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَقْرَأُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَقْرَأُ فَقَالَ اِقْرَءُوْا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔
کتاب القراءۃ ص۵

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو۔ بعض نے کہا۔ ہم پڑھتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہم نہیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے اپنے مقتدیوں کو یعنی صحابہ کرام کو حکماً فرمایا کہ سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔

حدیث ۲۸

۸۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا صَلٰوةٍ لَّا یُقْرَأُ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ۔ جزء
القراءۃ ص۱۷-۲۱ گوجرانوالہ طبع جدید لاہور ص۳۱

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ ہے)

حدیث ۲۹

۸۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَا یَقْرَأُ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَمَّ هِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ ثَلَاثًا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ کَیْفَ اَصْنَعُ اِذَا کُنْتُ مَعَ الْاِمَامِ وَهُوَ یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَۃِ قَالَ وَیْلَكَ یَا فَارِسِیُّ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ جزء القراءۃ ص۲۵ طبع جدید لاہور ، ص۱۹ طبع جدید گوجرانوالہ	حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی وہ نماز ناقص ہے (مردہ) ہے ناقص ہے (مردہ) ہے اور نا تمام ہے۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ میں جب امام کے ساتھ ہوں۔ اور امام قرأت بلند آواز سے کر رہا ہو۔ تو میں کیا کروں؟ فرمایا افسوس ہو اے فارسی! اس کو دل میں پڑھ لیا کر۔ یعنی اتنی آہستہ کہ صرف تیرا دل سنے۔ اور بس۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حدیث ۳۰

۸۹۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص

مَنْ صَلّٰی صَلوٰۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ۔ کتاب القراءۃ ص۳۸ جزء القراءۃ ص۵

نے کسی نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی وہ نماز ناقص ہے (بے کار ہے) پوری نہیں ہے۔

حدیث ۳۱

۹۰۔ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ صَلوٰۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ۔ جزء القراءۃ ص۳ دہلی کتاب القراءۃ ص۳۱ مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۰ ج۱ طبع ہند ۱۳۸۶ھ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ ناقص ہے۔ (مردود ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ۳۲

۹۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ

وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِىْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ يَقْرَاُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَالَ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِىْ نَفْسِهٖ

كتاب القراءة ص۴۹ جزء القراءة

ص۲۸ الدارقطنی ص۱۲۹ ۱-۲

نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ تو تم بھی اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرامؓ خاموش ہو گئے۔ تین بار آپؐ نے یہی فرمایا پھر ایک یا زیادہ لوگوں نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں۔ (یعنی آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ تم میں سے ہر ایک صرف سورت فاتحہ اپنے نفس میں آہستہ سے پڑھا کرے۔

***

حدیث ۳۳

۹۲۔ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِىْ وَاَنَا اَقْرَاُ فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ لِيَقْرَاْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِىْ نَفْسِهٖ سِرًّا منتخب کنز العمال

حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ تو کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ ایسا مت کرو۔ تم میں ہر ایک صرف سورت فاتحہ اپنے نفس میں آہستہ سے پڑھا کرے۔

ص ۱۸۶ / ۲۰۲ برحاشیہ مسند احمد

حدیث ۳۴

۹۳۔ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّ اَحَدَکُمْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِکَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلٰکِنْ لِیَقْرَأْ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

کتاب القراءۃ ص ۵۰ مرسل

ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے شاید تم میں سے ہر ایک امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ بے شک ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ لیکن ہر ایک تمہارا امام کے پیچھے سورت فاتحہ (آہستہ) سے پڑھا کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث ۳۵

۹۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ خِدَاجٌ خِدَاجٌ
کتاب القراءۃ ص۳۲ جزء القراءۃ ص۳ دھلی

ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (مردہ) ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔

٭٭٭٭٭٭٭

٭٭٭٭

حدیث ۳۶

۹۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَهُذُّهٗ هَذًّا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ کتاب القراءۃ ص۵۳ جزء القراءۃ دھلی

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ کو مخاطب ہو کر) فرمایا۔ کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ صحابہ نے کہا۔ ہاں اے اللہ کے رسول بے شک ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

٭٭٭٭٭٭٭

حدیث ۳۷

۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَاقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَبْلَهُ إِذَا سَكَتَ۔ کتاب القراءة ص۵۴

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے سورت فاتحہ پڑھ جب وہ سکتہ کرے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث ۳۸

۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (الاکمال) أَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ (حب) منتخب کنز العمال ج۳ ص۱۸۶ برحاشیہ مسند احمد

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مقتدیوں صحابہؓ کو مخاطب ہو کر) فرمایا جب امام پڑھتا ہے۔ تو کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ ایسا مت کرو۔ تم میں سے ہر ایک صرف سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھا کرے۔"

یہ حدیث مقتدی کے لیے سورت فاتحہ کی فرضیت پر صریح نص ہے جس میں کسی قسم کا احتمال نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث ۳۹

۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْہَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَہِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ۔ کتاب القراءۃ ص۳۳	حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کوئی نماز پڑھی (اور) اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ وہ نماز ناقص ہے۔ پوری نہیں ہے۔"

٭٭٭٭٭٭٭

حدیث ۴۰

۹۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ کتاب القراءۃ ص۳۳	حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

حدیث ۴۱

۱۰۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ	حضرت عبداللہ اپنے باپ ابوقتادہؓ سے

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِیْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

کتاب القراءۃ ص۵۳

روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہاں! آپ نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

حدیث ۱۰۱

۱۰۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّقْرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ

فتح العزیز شرح الوجیز۔ ذیل المجموع شرح مہذب ص۳۱۳ ج۳ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۱۸ ج۱ نیل الاوطار ص۲۲۰ ج۲ تفسیر فتح البیان ص۴۸۲ ج۳

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھا کریں۔"

اس حدیث سے تمام صحابہ کرام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا...... ہر رکعت میں ثابت ہوا۔ کیونکہ صحابہ کرام نماز آپ کے پیچھے پڑھا کرتے تھے اور حکم ...

ہے سب نمازوں کو شامل ہے۔ گویا اس سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے
پر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ثابت ہوا۔

حدیث ۴۲

۱۰۲۔ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَمَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَمَا تَیَسَّرَ۔ مسند احمد ص ۳ ج ۲، ابو داؤد ص ۱۸۸ ج ۱، کتاب القراءۃ ص ۱۲، جزء القراءۃ ص ۲، تفسیر القرطبی ص ۱۲۳ ج ۱

ابو نضرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) سورت فاتحہ اور جو آسان ہو پڑھا کریں۔ اور ما تیسر (جو آسان ہو) سے مراد سورت فاتحہ ہے۔ جیسا کہ التاج الجامع ص ۱۷۵ ج ۱ میں ہے۔

حافظ ابن حجر اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الدرایہ ص ۲۲، نیل الاوطار ص ۲۱۹ ج ۲

اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ

اس کی سند صحیح اور اس کے راوی مضبوط ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۴۳

۱۰۳۔ عَنْ یُوْسُفَ اَبِیْ عَنْبَسَۃَ خَادِمِ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے خادم ابو عنبسہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے

اَبَا اُمَامَۃَ رضؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلٰوتُہٗ خِدَاجٌ۔ کتاب القرأۃ ص۵۲

سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) نہ پڑھی۔ اس کی نماز ناقص ہے۔ (بے کار ہے)

حضرت مہران رضی اللہ عنہ

حدیث ۵۴

۱۰۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَبْلُغُنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَلٰوتُہٗ خِدَاجٌ قَالَ عَمْرٌو صَدَقَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ مِھْرَانَ عَنْ اَبِیْہِ مِھْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عبدالرحمٰن بن سوار کہتے ہیں۔ کہ میں عمرو بن میمون بن مہران کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک کوفی آدمی نے عمرو سے کہا۔ اے ابو عبداللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں۔ جس شخص نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز بے کار ہے۔ عمرو نے کہا۔ سچ ہے۔ کیونکہ مجھ کو میرے باپ میمون نے اپنے باپ مہران رضؓ سے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز

وَسَلَّمَ۔ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلَاتُہٗ خِدَاجٌ۔ کتاب القراءۃ

بے کار ہے۔ اس حدیث سے فاتحہ کی فرضیت اظہر من الشمس ہے۔ کیوں کہ اس حدیث میں خاص لفظ سورت فاتحہ اور خلف الامام (امام کے پیچھے) موجود ہے۔

ایک صحابی کی مرفوع روایت

حدیث ۴۶

۱۰۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ قَالُوْا اِنَّا نَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ یَّقْرَأَ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِہٖ۔ کتاب القراءۃ ص۵ جزء القراءۃ ص۹ دھلی

محمد بن ابی عائشہ۔ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اس صحابی نے کہا۔ کہ۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب امام پڑھتا ہے۔ شاید تم بھی پڑھتے ہو۔ صحابہؓ نے کہا۔ بے شک ہم پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ مگر (ہاں) تم میں سے ہر ایک سورت فاتحہ آہستہ پڑھا کرے۔"

ایک اور صحابی کی روایت

حدیث ۷۷

۱۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَۃَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ اَسِيْرًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا فَاتِحَةُ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَمْ تُقْبَلْ۔

کتاب القراءۃ ص۵۳

عبداللہ بن سوادہ ایک دیہاتی آدمی سے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیر تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ بے کار ہے۔ **قبول** نہیں کی جاتی۔"

حدیث ۷۸

۱۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَۃَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ اَبِيْهِ

عبداللہ بن سوادہ ایک دیہاتی آدمی سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اُس کا باپ رسول اللہ صلی

وَكَانَ اَبُوْهُ اَسِيْرًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ تَقْرَؤُوْنَ خَلْفِيْ الْقُرْاٰنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهُذُّهٗ هَذًّا قَالَ لَا تَقْرَؤُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

كتاب القراءة ص ۵۳

اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیر تھا۔ اُس نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم میرے پیچھے قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

حدیث المنام ۴۹

۱۰۸۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ فِي التَّارِيْخِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الْمَاتِيَّ الْفَقِيْهَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا زَيْدٍ الْفَقِيْهَ الْمَرْوَزِيَّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ بِاَسْفَلِ الْمَاجَانِ

حاصل یہ ہے کہ ابو زید فقیہ مروزی فرماتے کہ میں نے ماجان[۱] جگہ کے دامن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ دیوار کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ میں اور ابو الفضل حدادی آپ کے سامنے تھے۔ میں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے

[۱] نہر کا نام۔

كَانَ مُسْتَنِدًا إِلَى جِدَارِ الْقِبْلَةِ وَأَنَا وَأَبُو الْفَضْلِ الْهَمَدَانِيُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رُوِيَ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ. أَحَقٌّ مَا قِيلَ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِأَبِي الْفَضْلِ الْهَمَدَانِيِّ احْذَرِ الْآنَ فَإِنَّكَ إِنْ خَالَفْتَ كَفَرْتَ فَإِنَّكَ كُنْتَ تَقُولُ الْحَدِيثُ لَا يَصِحُّ وَقَدْ شَافَهَكَ بِهِ الْآنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. کتاب القراءۃ ص۱۵

فرمایا ہے۔ کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ آپ کی طرف سے یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ کیا حق اور درست ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں (حق ہے) میں نے ابوالفضل ہمدانی سے کہا۔ اب (اللہ تعالیٰ سے) ڈر۔ کیونکہ اگر تو نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی) مخالفت کی تو کافر ہو جائے گا۔ تو کہا کرتا تھا۔ کہ اس بارہ میں حدیث صحیح نہیں ہے۔ اب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سامنے تصدیق فرما دی ہے۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۵۰

۱۰۹۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَفِیْہِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَہٗ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الصَّلٰوۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ وَفِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَّسَجْدَۃٍ۔

نصب الرایۃ ص ۳۶۶ ج ۱ البیہقی ص ۳۷۴-۳۴۳ ج ۲۔

رفاعہ بن رافعؓ سے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (نماز کو خراب کرکے پڑھنے والے) کو فرمایا۔ جب تو نماز کی طرف متوجہ ہو۔ تو اللہ اکبر کہہ! پھر سورت فاتحہ پڑھ۔ پھر جو تو چاہے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے۔ کہ یہ کام ہر رکعت میں کر۔

مولانا سید احمد حسن دہلوی حاشیہ بلوغ المرام ص ۴۶ ج ۱

طبع امرتسر میں لکھتے ہیں۔

۱۱۰۔ وَفِیْ حَدِیْثِ الْمُسِیْءِ اِذَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْلِیْمِ رَکْعَۃٍ اِقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتَابِ ثُمَّ قَالَ وَافْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّہَا فَدَلَّ عَلٰی اِیْجَابِہَا فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مِّنْ غَیْرِ فَرْقٍ بَیْنَ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ

نماز کو خراب کرکے پڑھنے والے کو رکعت کی تعلیم دیتے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت فاتحہ پڑھا کر پھر فرمایا۔ یہ کام اپنی تمام نماز میں کر جس سے معلوم ہوا۔ کہ سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں فرض ہے۔ امام اور مقتدی نماز سری اور جہری کا کوئی فرق نہیں

وَبَيْنَ اِسْرَارِ الْاِمَامِ وَجَهْرِهٖ۔

ہے۔ ص۳۸ مطبع سرگودھا۔

۱۱۱۔ اسی حدیث سے بعد محدث ابن حبانؒ نے فاتحہ کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے یوں باب منعقد کیا ہے۔

بَابُ فَرْضِ الْمُصَلِّيْ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔ تحفۃ الاحوذی ص۲۴۵ ج۱ سبل السلام ص۱۶۱ ج۱

یعنی نمازی کو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری۔ اور فرض ہے۔

امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔

۱۱۲۔ قَالَ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ هٰذَا يَقْتَضِيْ وُجُوْبَ الْقِرَاءَةِ فِيْ جَمِيْعِ الرَّكْعَاتِ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ الَّذِيْ اَمَرَ بِهِ الْاَعْرَابِيَّ هُوَ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ دَلَّ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَتِهَا فِيْ كُلِّ الرَّكَعَاتِ۔ مرعاۃ المفاتیح ص۵۲۵ ج۱

ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث تقاضا کرتی ہے۔ کہ نماز کی تمام رکعات میں قرآت فرض ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ تو ثابت ہو گیا کہ نماز کی تمام رکعات میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۱۳۔ وَتَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

یعنی اس بارہ میں کہ بغیر سورت فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث

جزء القراءۃ ص۲

مروی ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ ص۱۶۶ ج۱ طبع دہلی میں فرماتے ہیں:۔

۱۱۴۔ مَنْ قَالَ بِتَعْيِيْنِ الْفَاتِحَةِ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِئُ قِرَاءَةُ غَيْرِهَا تَدُوْرُ مَعَ ظَاهِرِ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ كَادَتْ تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ مَعَ تَاْيِيْدِ ذٰلِكَ بِعَمَلِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ۔

یعنی جن علماء نے سورت فاتحہ کو نماز میں متعین کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سورت فاتحہ کے سوا کچھ اور پڑھنا کفایت نہیں کر سکتا۔ اوّلاً تو اُن کے پاس احادیث نبویہ اس کثرت سے ہیں۔ کہ تواتر کو پہنچنے والی ہیں۔ ثانیاً سلف وخلف (صحابہ کرامؓ وتابعین وتبع تابعین وآئمہ عظام) کا عمل بھی تعین سورت فاتحہ در نماز کی تائید کرتا ہے۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۱۹ ج۱ (مطبع نظامی) میں ہے

۱۱۵۔ وایں حدیث را شواہد بسیار است۔ یعنی قرأت فاتحہ خلف الامام کی حدیث کے شواہد بہت ہیں۔

تفسیر ابن کثیر ص۱۲ میں ہے:۔

۱۱۶۔ وَالْاَحَادِيْثُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ۔

یعنی قرأت فاتحہ کی احادیث بکثرت ہیں۔

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی ص۱۲۵ ج۲ میں فرماتے ہیں۔

۱۱۷۔ وَجَاءَتْ اَحَادِيْثُ صِحَاحٌ مُتَوَاتِرَةٌ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ

یعنی اس بارہ میں صحیح اور متواتر احادیث موجود ہیں۔ کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ

لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ — نہ پڑھی۔ اس کی نماز نہیں ہے۔

وَكُلُّ رَكْعَةٍ صَلٰوةٌ وَكُلُّ — اور ہر رکعت نماز ہے۔ اور ہر نمازی

مُصَلٍّ دَاخِلٌ تَحْتَ هٰذَا — اس واضح عموم میں شامل ہے۔ امام ہو

الْعُمُوْمِ الصَّرِيْحِ إِمَامًا كَانَ — یا مقتدی۔ یا اکیلا۔ کوئی فرد خارج نہیں

أَوْ مَأْمُوْمًا أَوْ مُنْفَرِدًا۔ — ہے۔

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی صـ ۱۲۶ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

۱۱۸۔ وَأَحَادِيْثُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ — یعنی سورۃ فاتحہ پڑھنے کی احادیث عام

عَامَّةٌ أَيْضًا تَشْمُلُ الْإِمَامَ — ہیں۔ جو امام۔ مقتدی۔ اکیلے سب

وَالْمَأْمُوْمَ وَالْمُنْفَرِدَ۔ — کو شامل ہیں۔

تفسیر غرائب القرآن صـ ۸۴ ج ۱ میں ہے۔

۱۱۹۔ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَخْبَارٌ — یعنی سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں

كَثِيْرَةٌ۔ — بکثرت احادیث مروی ہیں۔

بعض حضرات سورت فاتحہ کی احادیث کو صحیح تسلیم کرنے کے باوجود خبر واحد کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ حالانکہ قرأت فاتحہ کی احادیث بقول امام بخاریؒ اور امام شعرانیؒ اور احمد محمد شاکرؒ متواتر اور بقول دیگر علماء کرام بسیار اور بکثرت ہیں۔ اور مشہور احادیث سے تو کسی صورت میں ان کا درجہ کسی طرح کم نہیں ہے۔

حدیث متواتر کا حکم قرآن حکیم کی طرح قطعی اور اٹل ہوتا ہے۔ اور مذکورہ احادیث متواتر کی تعریف میں شامل ہیں۔

قرأت فاتحہ کی احادیث بخاری و مسلم میں بھی ہیں۔ اور کسی حدیث کا بخاری

ومسلم میں آجانا گویا اُس کے عمل پر تمام امت کا اجماع ہے۔ مولانا احمد علی حنفی سہارنپوری مقدمہ صحیح بخاری صـ۴ میں لکھتے ہیں۔

وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی صِحَّۃِ هٰذَیْنِ الْکِتَابَیْنِ وَوُجُوْبِ الْعَمَلِ بِاَحَادِیْثِهِمَا۔

یعنی بخاری ومسلم کی احادیث کے صحیح اور واجب العمل ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی حنفی نے بھی مقدمہ صحیح بخاری ص۔ میں یہی لکھا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ صـ۱۳۳ مصری میں فرماتے ہیں۔

اَمَّا الصَّحِیْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی اَنَّ جَمِیْعَ مَا فِیْهِمَا مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ۔ صَحِیْحٌ بِالْقَطْعِ وَانهما متواتران اِلٰی مُصَنِّفِیْهِمَا وَاَنَّهٗ کُلُّ مَنْ یُّهَوِّنُ اَمْرَهُمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

یعنی بخاری ومسلم کے متعلق تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ جو کچھ ان دونوں میں مرفوع متصل ہے۔وہ یقیناً صحیح ہے۔ اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفوں تک بالتواتر ثابت ہیں۔ اور جو شخص بخاری ومسلم کی شان کی تخفیف وتوہین کرے وہ بدعتی ہے۔ اور ایمان والوں کے خلاف راستہ کی پیروی کرنے والا ہے۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت آثار صحابہؓ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِتَّبِعُوْا اٰثَارَنَا ۔ اَلْاِعْتِصَام لِلشَّاطِبِی ص ۹۱ ج ۱

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہمارے آثار کی پیروی کرو)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فاتحہ خلف الامام کے بارے میں آپ کا فتویٰ سنیئے

۱۲۰۔ اثر ۱ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ اِنَّهٗ سَاَلَ عُمَرَ رض عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا۔ قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ۔ کتاب القراءة ص ۷۶ دارقطنی ص ۱۲۰ رواته کلهم ثقات۔ البیهقی ج ۲ ص ۱۶۷

یزید بن شریک نے حضرت عمرؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ پڑھا کر۔ میں نے کہا۔ اگر آپ (امام) ہوں (تب بھی پڑھا کروں) آپ نے فرمایا اگرچہ میں ہی (امام) ہوں۔ میں نے کہا۔ اگر آپ بلند آواز سے پڑھ رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ میں بلند آواز سے پڑھ رہا ہوں تب بھی سورۃ فاتحہ پڑھا کر۔

۱۲۱۔ اثر ۲ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ قُلْتُ وَاِنْ قَرَأْتَ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ قَرَأْتُ۔ جزء القراءة ص ۸ دهلی۔

حضرت عمرؓ نے سائل کو (حکماً) فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کر۔ میں نے کہا (یعنی سائل نے) اگر آپ پڑھ رہے ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۲۔ اثر ۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

شُرَيْكٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ رض اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَاِنْ كُنْتُ خَلْفَكَ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتُمْ خَلْفِيْ ۔ كتاب القراءة ص۶ كذا في مصنف ابن ابي شيبة ص۳۷۳ ج۱

عمر رض سے کہا۔ کیا میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کروں حضرت عمر رض نے فرمایا ہاں میں نے کہا۔ اگر ہم آپ کے پیچھے ہوں فرمایا ہاں۔ اگرچہ تم میرے پیچھے ہو۔ پھر بھی سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔

۱۲۳۔ اثر ۴ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ لَا تُجْزِئُ اَوْ لَا تَجُوْزُ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ (محلی ابن حزم ص۲۴۳ ج۳)

حضرت عمر رض نے فرمایا۔ کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز کفایت نہیں کرتی۔ (وہ نماز جائز نہیں۔)

۱۲۴۔ اثر ۵ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَيَزِيْدَ التَّيْمِيِّ قَالَا اَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔ كتاب القراءة ص

حارث بن سوید اور یزید تیمی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رض نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کریں

۱۲۵۔ اثر ۶ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَقْرَأُ وَرَاءَ الْاِمَامِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاِنْ قَرَأْتَ يَا اَمِيْرَ

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رض سے کہا۔ کیا میں امام کے پیچھے پڑھا کروں اے امیر المؤمنین۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا، اے امیر المؤمنین اگرچہ

...مُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَاِنْ قَرَأْتُ ...كتاب القراءة ص۵۹ — آپ (بلند سے آواز سے) پڑھ رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں (سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو)

ان اقوال سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عمرؓ امام کے پیچھے نماز جہری ہو یا سری یعنی پانچوں نمازوں میں سورت فاتحہ مقتدی کے لیے فرض سمجھتے تھے۔ اسی چیز کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۶۔ اثر ۷ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِقْرَأْ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهٰذَا الْاَسْنَادُ مِنْ اَصَحِّ الْاَسَانِيْدِ فِي الدُّنْيَا۔ کتاب القراءۃ ص۱۲۔۱۳۔۱۴ کنز فی مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۳ ج۱

عبیداللہ بن ابی رافعؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھا کر۔

اور یہ سند دنیا میں سب سے زیادہ صحیح سندوں میں سے ہے۔

۱۲۷۔ اثر ۸ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ كَانَ يَأْمُرُ اَنْ يُّقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

المستدرک ص۲۳۹ ج۱ البیہقی ص۱۶۸ ج۲۔

کتاب القراءۃ ص۱۲ جزء القراءۃ ص۸

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جاتے۔ بیہقی میں ظہر وعصر کا ذکر ہے۔

۱۲۸۔ اثر ۹ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ کتاب القراءۃ ص۶۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

حکم اور حماد کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم عام دیا کرتے تھے۔ کیوں کہ اس میں کسی نماز کی تخصیص نہیں ہے۔

۱۲۹۔ اثر ۱۰ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔ ترمذی شریف بتحقیق احمد شاکر مصری ص۲۶ ج۲ کتاب القراءۃ ص۳۲۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ بے کار ہے۔ پوری نہیں ہے۔

۱۳۰۔ اثر ۱۱ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ

امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَنَّهُمَا کَانَا یَاْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔
المستدرک ص ۲۳۹ ج ۱

فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے صحیح روایت ثابت ہے۔ اور یہ کہ یہ دونوں امام کے پیچھے (مقتدی کو سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۳۱۔ اثر ۱۲ فَقَالَ الشَّافِعِیُّ یَجِبُ عَلَیْہِ (الْمُقْتَدِیْ) قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ کَالْاِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ قَالَ الْبَغَوِیُّ کَذَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض وَمُعَاذٍ۔ تفسیر مظہری ص ۱۱۸ ج ۲
خازن ص ۳۳۱ ج ۲ معالم التنزیل ص ۳۳۱ ج ۲

امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا۔ امام اور منفرد کی طرح فرض ہے۔ امام بغویؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت معاذؓ سے یہی مروی ہے۔

—٭—

....

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔ اثر ۱۳ قَالَ الشَّافِعِیُّ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ فِیْ کُلِّ

امام شافعیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ سورت فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا فرض ہے۔ اگر

رکعۃٍ فَاِنْ تَرَکَهَا فِیْ رَکْعَۃٍ بَطَلَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ حَامِدِ الْاَسْفَرَائِنِیُّ وَهٰذَا الْقَوْلُ مُجْمَعٌ عَلَیْهِ بَیْنَ الصَّحَابَۃِ قَالَ بِهٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ (تفسیر کبیر ص۲۱۶ ج۱ مطبعۃ البهیۃ المصریۃ)

کسی ایک رکعت میں سورت فاتحہ (نمازی) چھوڑ دے گا۔ تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے گی۔ شیخ ابو حامد اسفرائنی نے فرمایا۔ کہ اس بات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی یہی کہا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۳۳۔ اثر ۱۴ عَنْ اَبِی الْمُغِیْرَۃِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رض اَنَّهٗ کَانَ یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ جزء القراءۃ ص۸ دهلی، کتاب القراءۃ ص۶۲

ابو المغیرہ (جو کبار تابعین سے ہیں) کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابی بن کعبؓ امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔

اُس سے معلوم ہوا۔ کہ ابی بن کعبؓ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ دوسرے اثر میں وضاحت ہے۔ کہ سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں وَکَذٰلِکَ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ جزء القرأت ص۵ یعنی حضرت

ابی بن کعب کا فتویٰ بھی حضرت عمرؓ کے مطابق ہے"۔

۱۳۴۔ اثر ۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْھُذَیْلِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رض اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ نَعَمْ۔ کتاب القراءۃ ص۶۲ البیہقی ص۶۹ ج۲

عبداللہ بن ابی الھذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سوال کیا۔ کیا میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں (ضرور پڑھا کر)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۵۔ اثر ۱۶ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ مَا کَانُوْا یَرَوْنَ بَأْسًا اَنْ یَّقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِہٖ۔ کتاب القراءۃ ص۶۵، ۱۴۷ جزء القراءۃ ص۸ دھلی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ صحابہ اکرامؓ امام کے پیچھے سورت فاتحہ آہستہ پڑھنے کو بُرا نہیں سمجھتے تھے۔

۱۳۶۔ اثر ۱۷ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض بِمَکَّۃَ اَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنْ رَبِّ ھٰذَا الْبَیْتِ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃً لَا اَقْرَأُ فِیْھَا وَلَوْ بِاُمِّ

ابو العالیہؒ کہتے ہیں۔ کہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا۔ کہ کیا میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ اس گھر (بیت اللہ) کے رب سے مجھے شرم آتی ہے۔ کہ میں کوئی نماز پڑھوں

الکتاب۔ جزء القراءۃ ص دہلی کتاب القراءۃ ص ۶۵-۱۴۷ البیہقی ص ۱۶۱ ج ۲ — اور اس میں کچھ بھی نہ پڑھوں۔ اگرچہ سورۃ فاتحہ ہی ہو۔

۱۳۷۔ اثر ۱۸۔ اِنَّ ابْنَ عُمَرَؓ لَمْ یَکُنْ یَدَعُ اَنْ یَّقْرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مِّنَ الْمَکْتُوْبَۃِ۔ محلی ابن حزم ص ۲۳۷ ج ۳ — یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرض نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرتے تھے۔

— ۔ —

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۸۔ اثر ۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۴-۱۳۷ وَھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ لَا غُبَارَ عَلَیْہِ البیہقی ص ۱۶۹ ج ۲ — حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کر۔

....

— ۔ —

۱۳۹۔ اثر ۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ جَھَرَ اَوْ لَمْ یَجْھَرْ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۲ — حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھا کر خواہ امام بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ۔

۱۴۰۔ اثر ۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَدَعْ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ جَھَرَ الْاِمَامُ اَوْ لَمْ یَجْھَرْ۔ — حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ مت چھوڑ۔ خواہ امام بلند آواز سے قرأت

کتاب القراءۃ ص۴۵

۱۴۱۔ اثر ۲۲ عَنْ حَنَشٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَلْفَ الْاِمَامِ

کرے یا آہستہ۔ حنش کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھا کر۔

کتاب القراءۃ ص۴۵

—·—

۱۴۲۔ اثر ۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَدَعْ اَنْ تَقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَلْفَ الْاِمَامِ جَهَرَ اَوْ لَمْ يَجْهَرْ البیھقی ص۱۶۹ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ کہ ہر رکعت میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو مت چھوڑ۔ امام جہر قرأت کرے۔ یا جہر نہ کرے۔

—·—

۱۴۳۔ اثر ۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بُدَّ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ جَهَرَ اَوْ لَمْ يَجْهَرْ

محلی ابن حزم ص۲۳۷

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضروری ہے امام جہر قرأت کرے۔ یا جہر نہ کرے۔ (ہر حال میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔)

ان اقوال سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ترجمان القرآن حبر الامت امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا فرض اور ضروری سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ اثر ۲۵ وَقَالَ اَبُوْ مَرْيَمَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ جزء القراءۃ ص ۵۔ ۸ دہلی

ابو مریم کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۵۔ اثر ۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ الْاَسَدِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ خَلْفَ الْاِمَامِ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۲ البیہقی ص ۱۶۹ ج ۲

عبداللہ بن زیاد اسدی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پہلو میں کھڑے ہوکر امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو میں نے آپ کو ظہر عصر کی نماز میں (سورۃ فاتحہ) پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۶۔ اثر ۲۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۱ مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۷۳ ج ۱

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دونوں رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت پڑھی۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۔ اثر ۲۸۔ عَنْ مُجَاهِدٍ

مجاہد کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ. كتاب القراءة ص۶۵ البیہقی ص۶۹ ج۲ ومصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

امام کے پیچھے ظہر وعصر کی نماز میں (سورۃ فاتحہ) پڑھ رہے تھے۔

۱۴۸۔ اثر ۲۹۔ عَنْ مُجَاهِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جزء القراءۃ ص۸ ومصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتے ہوتے سنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۔ اثر ۳۰۔ قلت یا ابا ھریرۃ کیف اصنع اذا کنت مع الامام وھو یجھر بالقراءۃ قال ویلک یافارسی اقرأ بھا فی نفسک جزء القراءۃ ص۱۰-۱۱ دہلی۔ کتاب القراءۃ ص۱۹

(ابوالسائب کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ جب میں امام کے ساتھ (نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو میں کیا کروں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فارسی تجھ پر افسوس (کہ تو اتنی بات نہیں سمجھتا) سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے آہستہ پڑھا کر۔

۱۵۰۔ اثر ۳۱۔ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا

(عبدالرحمٰن بن یعقوب نے کہا) میں نے کہا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے

خَلْفَ الْإِمَامِ وَاَنَا اَسْمَعُ قِرَأَتَہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ الْفَارِسِیِّ اِقْرَأْ بِہَا فِیْ نَفْسِکَ۔ کتاب القراءۃ ص۲۲

پیچھے ہوتا ہوں۔ اور امام کی قرأت کو سن رہا ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے فارسی کے بیٹے۔ سورت فاتحہ کو آہستہ پڑھا کر۔

۱۵۱۔ اثر ۳۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ بِہَا وَاسْبِقْہُ۔ جزء القراءۃ دہلی ص۲۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ جب امام سورت فاتحہ پڑھے۔ تو تو بھی سورت فاتحہ پڑھ۔ اور اس سے سبقت کر۔

۱۵۲۔ اثر ۳۳۔ وَھُوَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَاْمُرُ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِیْمَا جَہَرَ فِیْہِ وَفِیْمَا خَافَتَ۔ معالم السنن ص۳۹۲ ج۱ مطبوعہ انصار السنۃ المحمدیۃ۔

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جہری وسری تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

ان اقوال سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جہری وسری تمام نمازوں میں مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ولازمی سمجھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۳۔ اثر ۳۴۔ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَاْمُرُ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔ جزء القراءۃ ص۵ دہلی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا متفقہ بیان

۱۵۴۔ اثر ۳۵۔ اِنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص۶۶

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ دونوں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کے قائل تھے۔

۱۵۵۔ اثر ۳۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ وَعَائِشَةَ رضؓ اَنَّهُمَا كَانَا يَاْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ يُقْرَاُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كتاب القراءة ص۶۶ البیهقی ص۱۷۱ ج۲

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ ظہر وعصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کچھ قرآن مجید پڑھنے کا حکم کرتے تھے اور حضرت عائشہ فرماتی تھیں۔ کہ پچھلی دونوں رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۔ اثر ۳۷۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ صَلَّيْتُ صَلٰوةً وَاِلٰى جَنْبِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور میرے پہلو میں حضرت عبادہ بن صامت کھڑے تھے میں نے آپ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے

فَلَمَّا فَرَغْنَا قُلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ قَرَأْتَ بِفَاتِحَةِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِهَا۔ کتاب القراءۃ ص۶۳

سنا جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا کیا میں نے آپ کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتے ہوئے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں۔

۱۵۷۔ اثر ۳۸۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضؓ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ عُبَادَةُ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ کتاب القراءۃ ص۶۳ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءۃ ص۶۴

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ میں نے سنا کہ حضرت عبادہؓ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبادہؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۵۸۔ اثر ۳۹۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَاقْرَاْ فِيْ نَفْسِكَ وَاِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ فَاَسْمِعْ اُذُنَيْكَ وَلَا تُؤْذِ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَمَنْ عَنْ يَّسَارِكَ۔ کتاب القراءۃ ص۶۳

حضرت عبادہؓ بن صامت نے فرمایا۔ سوائے سورت فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ اگر تو امام کے پیچھے ہو تو سورت فاتحہ آہستہ پڑھو۔ اور اگر اکیلا ہے تو تو اپنے کانوں کو سنا۔ اور دائیں بائیں طرف کے لوگوں کو تکلیف مت دے یعنی زیادہ بلند آواز سے نہ پڑھو۔

۱۵۹۔ اثر ۴۰۔ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ قَالَ اَرٰی

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عبادہؓ

اَنْ يَعُوْدَ لِصَلٰوتِهٖ وَاِنْ ذَكَرَ ذٰلِكَ وَهُوَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَا اَرٰى اِلَّا اَنْ يَّعُوْدَ لِصَلٰوتِهٖ

جزء القراءة ص۳ دهلی

سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ قرأت "سورۃ فاتحہ" کو بھول گیا۔ وہ کیا کرے حضرت عبادہؓ نے فرمایا۔ کہ وہ آدمی نماز دوبارہ پڑھے۔ اگر چہ اس کو دوسری رکعت میں یاد آئے تو بھی نماز دوبارہ پڑھے۔ کیونکہ نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

ان اثروں سے صراحتہً ثابت ہوا۔ کہ حضرت عبادہ بن صامت خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۱۴۰۔ اثر ۱۷۱۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کا فتوےٰ بعینہ وہی ہے۔ جو حضرت عمرؓ کا ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ قُلْتُ وَاِنْ قَرَأْتَ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ قَرَأْتُ وَكَذٰلِكَ قَالَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعُبَادَةُ۔ جزء القراءة ص۸

حضرت عمرؓ نے سائل کو حکماً فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے "سورت فاتحہ" پڑھا کریں۔ میں نے کہا (سائل نے) اگرچہ آپ پڑھ رہے ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں اور حضرت ابی بن کعبؓ و حذیفہ بن یمان اور حضرت عبادہؓ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے

۱۴۱۔ اثر ۱۷۲ وَقَالَ حُذَيْفَةُ يَقْرَأُ

جزء القراۃ صث — فرمایا۔ کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۔ اثر ۴۳۔ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ رض قَرَأَ فَقِيْلَ لَهُ اَتَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِنَّا لَنَفْعَلُ۔ کتاب القرأۃ صلا۔ البیہقی صتا ۲۰۲

حمید بن ہلال کہتے ہیں۔ کہ ہشام بن عامر نے "امام کے پیچھے سورت فاتحہ" تو کہا گیا۔ کہ آپ امام کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ ہشام بن عامر نے فرمایا۔ کہ ہم (صحابہ کرام) امام کے پیچھے سورت (فاتحہ) پڑھا کرتے تھے

ہشام بن عامرؓ تمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرما رہے ہیں۔ کہ امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے کسی ایک صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ گویا کہ تمام صحابہ کرامؓ کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر اجماع ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۶۳۔ اثر ۴۴۔ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القرأۃ صتا جزء القراءۃ صث ۱۴۰۸ البیہقی صتا ۲۰۲

ابو نضرۃ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ سورۃ فاتحہ یعنی امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کر۔

—— ۰ ——

۱۲۸. اثر ۴۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رض يَقُوْلُ اِقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَوْ قَالَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ. محلی ابن حزم ص ۲۳۸ ج ۲

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز کہتے ہیں۔ کہ ابو سعید خدری رض نے فرمایا۔ کہ ہر رکعت یا کہا ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھا کر۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۹. اثر ۴۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَقْرَأُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءة ص ۴۷

حضرت جابر بن عبداللہ رض نے فرمایا۔ کہ امام اور مقتدی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اس سے مراد ظہر و عصر کی نماز ہے۔

۱۳۰. اثر ۴۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءة ص ۴۷ بیہقی ص ۱۷۰-۱۶۰ ج ۲

حضرت جابر بن عبداللہ رض نے فرمایا۔ ہم (صحابہ رض) امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

اس اثر سے معلوم ہوا۔ کہ سب صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۷۔ اثر ۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِقْرَأْ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِالْحَمْدِ وَالسُّوْرَةِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِالْحَمْدِ۔ کتاب القراءۃ۔ صـ۶۳

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا۔ کہ پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کر۔

۱۶۸۔ اثر ۴۹ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُجْزِئُهُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ جزء القراءۃ صـ۴ دہلی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا۔ کہ نمازی کو بغیر سورت فاتحہ کے نماز کفایت نہیں کرے گی۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۹۔ اثر ۵۰۔ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَتْرُكْ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ جَهَرَ اَوْ لَمْ يَجْهَرْ۔ کتاب القراءۃ صـ۶۸

حسان بن عطیہؒ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا مت چھوڑ۔ امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ

۱۷۰۔ اثر ۵۱۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَوْ اَدْرَكْتُ الْاِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ لَا اَحْبَبْتُ

حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا۔ کہ اگر میں امام کو رکوع کی حالت میں پاؤں۔ تو پسند کرتا

لَا تَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القرأۃ ص۶۹ | ہوں۔ کہ سورت فاتحہ پڑھ لوں۔

حضرت ابوالدرداءؓ کے ان اثروں سے مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ فرض ثابت ہو رہی ہے۔ کہ کسی حالت میں بھی سورت فاتحہ نہ چھوڑی جائے۔ اور وھوا راکعؑ سے زیادہ تاکید کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۱۔ اثر ۵۲۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔ کتاب القرأۃ ص۶۸ ۱۲۴ البیہقی ص۱۷۰ ج۲ | ثابت کہتے ہیں۔ کہ حضرت انسؓ ہم کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۷۲۔ اثر ۵۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ لَا تَزْكُوا صَلٰوةُ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطُهُورٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَغَيْرِ الْإِمَامِ۔ کتاب القرأۃ ص۶۸ | حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا۔ کہ کسی مسلمان کی نماز بغیر وضو اور رکوع و سجود اور سورت فاتحہ کے پاک نہیں ہوتی۔ امام کے پیچھے ہو یا امام کے پیچھے نہ ہو۔ اس اثر سے معلوم ہوا۔ کہ مقتدی وغیر مقتدی کیلئے سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

۱۷۳۔ اثر ۵۴۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض اَنَّہٗ قَالَ لَا يَجُوْزُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ البیہقی ص۱۶۲ ج۲

حضرت عمران بن حصین رضؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

۱۷۴۔ اثر ۵۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ كتاب القراءة ص۷۹ البیہقی ص۱۷۱ ج۲

حضرت عمر بن ابی سحیم کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنیؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم کو ظہر و عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔

۔۔۔

۱۷۵۔ اثر ۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض اَنَّہٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ جزء القراءة ص۸ دہلی

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ امام کے پیچھے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دو سورتیں۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۔۔۔

جزء القراءۃ ص ۸ دھلی

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

۱۷۶۔ اثر ۵۷۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔ کتاب القراءۃ ص ۱۰ جزء القراءۃ ص ۶ دھلی۔

مجاہد نے کہا۔ کہ جب آدمی امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھے۔ تو نماز دوبارہ پڑھے (کیونکہ بغیر فاتحہ کے اس کی نماز نہیں ہوتی) اور عبداللہ بن زبیر نے بھی یہی فرمایا ہے"

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۷۷۔ اثر ۵۸۔ سَأَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رض عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِذَا قَرَأَ فَاقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِذَا لَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ فِي نَفْسِكَ وَلَا تُؤْذِ مَنْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَا مَنْ عَنْ شِمَالِكَ کتاب القراءۃ ص ۶۳ نیز ملاحظہ ہو تفسیر مظہری ص ۱۱۸ ج ۱-۲ ومعالم

ایک آدمی نے حضرت معاذ بن جبل رض سے قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب امام پڑھے تو سورت فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ۔ اور جب تو امام کی قرأت کو نہیں سنتا تو آہستہ پڑھ۔ اور (اونچی پڑھ کر) اپنے دائیں اور بائیں لوگوں کو تکلیف مت دے۔

التنزیل ص ۳۳۱ ج ۲ البیہقی ص ۱۶۹ ج ۲ و
خازن ص ۲۳۱ ج ۲

حضرت ابو ایوب انصاریؓ و عثمانؓ بن ابی العاصی وخواتؓ بن جبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم

۷۸۱ اثر ۵۹ - وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّھُمْ قَالُوْا لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَالْمَشْھُوْرُ مِنْ مَذْھَبِ الْاَوْزَاعِیِّ فَھٰؤُلَاءِ الصَّحَابَۃُ لَھُمُ الْقُدْوَۃُ وَفِیْھِمُ الْاُسْوَۃُ کُلُّھُمْ یُوْجِبُوْنَ

یعنی عمر بن الخطابؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ ابوہریرہؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ ابو ایوبؓ انصاری۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ عبادہ بن صامتؓ۔ ابو سعید خدریؓ عثمان بن ابی العاصؓ۔ خواتؓ بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کا یہی قول ہے۔ اور امام اوزاعیؒ کا مشہور مذہب یہی ہے۔ پس یہ صحابہ کرامؓ ہمارے پیشوا ہیں۔ اور انہیں میں اسوۂ حسنہ ہے۔ سب کے سب ہر رکعت میں سورت فاتحہ کو واجب قرار دیتے ہیں۔

الفاتحة فی کل رکعۃ تفسیر القرطبی ص ۱۱۹/ ج ۱

......

۱۷۹۔ اثر ۶۰ عن خالد عن عبد اللہ بن الحارث قال جلست الی رھط من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار فذکروا الصلوۃ وقالوا لا صلوۃ الا بقراءۃ ولو بام الکتاب قال خالد فقلت لعبد اللہ بن الحارث ھل سمی احدا منھم قال نعم خوات بن جبیر رض مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۶۱/ ج ۱ طبع ھند سنہ ۱۳۸۶ھ

خالد کہتے ہیں۔ کہ عبد اللہ بن حارث نے کہا۔ کہ میں صحابہ کرام کی انصاری جماعت کے پاس بیٹھا تو انہوں نے نماز کا ذکر کیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ قرآت کے بغیر نماز نہیں ہے۔ اگرچہ صرف سورت فاتحہ ہو۔ خالد کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبد اللہ بن حارث کے بیٹے کہا۔ کہ ان میں سے کسی کا نام لے سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں اس جماعت میں خوات بن جبیر بھی بیٹھے ہوتے تھے۔

تمام صحابہ کرامؓ کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا

۱۸۰۔ اثر ۶۱ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔

کنا نتحدث انہ لا تجزی صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ جزء القراءۃ ص ۳۱ و مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۶۱/ ج ۱

یعنی ہم صحابہ کرامؓ بیان کیا کرتے تھے کہ کوئی نماز بغیر سورت فاتحہ کے کفایت نہیں کرتی۔

اس میں کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ عام بیان کیا گیا ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ کا یہی اعتقاد تھا۔ کہ بغیر سورت فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی ہے۔ گویا صحابہ کرامؓ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔

پہلے ابو سعید خدریؓ کی روایت میں صک۴ پر گزر چکا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا یقینی بات ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ عام طور پر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ اور وہ آپؐ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ بحکم نبویؐ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل و عامل تھے۔

(۸۱)۔ اثر ۶۲۔ علامہ علی بن عبد الکافی السبکی فتاوی السبکی صک۱۴۸ میں فرماتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ۔

یعنی صحابہ کرامؓ و تابعینؒ سے سری اور جہری نمازوں میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کے متعلق بہت آثار مروی ہیں۔

امام شعبی فرماتے ہیں۔

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ اِنَّمَا هَلَكْتُمْ حِيْنَ تَرَكْتُمُ الْاٰثَارَ وَاَخَذْتُمْ بِالْمَقَايِيْسِ۔

یعنی جب تم نے آثار (احادیث نبویہ و اقوال صحابہؓ) کو چھوڑ دیا۔ اور قیاسات کو اپنا لیا۔ تو ہلاک

الاعتصام للشاطبی ص۱۲۵ ج۱ | ہو گئے۔
وَکَانَ یَقُوْلُ رَاٰی اَبُوْحَنِیْفَۃَ) | یعنی امام ابو حنیفہؒ فرمایا کرتے تھے۔
عَلَیْکُمْ بِاٰثَارِ مَنْ سَلَفَ وَ | کہ سلف صالحین (صحابہ کرامؓ) کے
اِیَّاکُمْ وَرَاْیَ الرِّجَالِ وَاِنْ | آثار کو لازم پکڑو۔ اور آدمیوں
زَخْرَفُوْہُ بِالْقَوْلِ۔ میزان کبریٰ | کی رائے سے بچتے رہو۔ اگرچہ وہ بات
للامام شعرانی ص۶۳ ج۱ طبع دہلی | کو کتنا ہی مزین و خوبصورت کر کے پیش
تَعَلَیْکُمْ بِالْاٰثَارِ وَطَرِیْقَۃِ السَّلَفِ | کریں۔ یعنی (صحابہ کرامؓ کے) آثار اور
میزان کبریٰ للشعرانی ص۶۳ ج۱ طبع دہلی | سلف صالحین کے راستہ کو لازم پکڑے رکھو

ان آثار صحابہؓ سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی۔ امام کی اقتداء میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور دوسروں کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

بعض حضرات قرأت فاتحہ کی احادیث کو رد کرنے کے لیئے یہ بہانہ تلاش کرتے ہیں۔ کہ ابتداء اسلام مکہ میں واقعی تمام صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں مکہ ہی میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ان کا یہ کہنا سر اسر غلط ہے۔ کیوں کہ قرأت فاتحہ خلف الامام کی احادیث وہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ جو بالکل متاخر الاسلام ہیں۔ اور ہجرت کے بعد اسلام لائے۔ اگر یہ حکم منسوخ ہوتا۔ تو جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر مخفی نہ رہتا۔ خصوصاً جو حضر و سفر میں آپؐ کے ساتھ رہنے والے

سنتے۔ اور قرأت فاتحہ کے متعلق آپ کی وفات کے بعد وہ روایات بیان کرتے۔ اور نہ ہی وہ صحابہؓ خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے۔ اور نہ دوسروں کو امام کے پیچھے پڑھنے کا حکم دیتے۔ اور نہ مذکورہ آثار صحابہ کرامؓ سے مروی ہوتے۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت

تابعینؒ و تبع تابعینؒ سے

حضرت سعید بن جبیرؒ کا فتوے

قرادت فاتحہ خلف الامام کے متعلق آپ کا فتوی یہ ہے۔

۱۸۲۔ فتوی ۱ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ نَعَمْ وَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ. کتاب القراءۃ ص۹۹ جزء القراءۃ ص۲۹

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے پوچھا۔ کہ کیا میں امام کے پیچھے پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں (ضرور پڑھ) اگرچہ تو امام کی قرأت کو سن رہا ہو۔

حضرت رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ

۱۸۳۔ فتوی ۲ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ رض آنّہ کَانَ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَجَهَرَ اَوْ لَمْ یَجْهَرْ فَلَا بُدَّ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔ محلی ابن حزم ص ۲۳۸ ج ۳۔ کتاب القراءۃ ص ۶۳

یعنی رجاء بن حیوہؒ فرمایا کرتے تھے اگر (مقتدی) امام کے پیچھے ہو اور امام قرأت جہر کرے یا سر (دونوں حالتوں میں) سورت فاتحہ پڑھنا فروری ہے۔

حضرت حمادؒ استاذ امام ابوحنیفہؒ

۱۸۴۔ فتوی ۳ وَقَالَ خَلَّادٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِی الْمُغِیْرَةِ قَالَ سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الْاُوْلٰی وَالْعَصْرِ فَقَالَ کَانَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ یَقْرَاُ فَقُلْتُ اَیُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ فَقَالَ اَنْ تَقْرَاَ۔ جزء القراءۃ ص ۵

حنظلہ بن ابی المغیرہ نے کہا۔ کہ میں نے (امام ابوحنیفہ کے استاذ) حضرت حماد سے ظہر و عصر میں قرأت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ سعید بن جبیر (امام کے پیچھے) پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا۔ آپ کو کیا پسند ہے۔ امام حماد نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ تو امام کے پیچھے پڑھا کر۔

حضرت امام عروۃ بن زبیرؒ

۱۸۵۔ فتوی ۴ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيَّ اِقْرَءُوْا فِيْ سَكْتَةِ الْاِمَامِ فَاِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءۃ منہ

ہشام بن عروہؒ اپنے باپ عروہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عروہؒ نے فرمایا۔ اے میرے بیٹو۔ امام کے سکتہ میں (سورت فاتحہ) پڑھا کرو۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر کوئی نماز پوری نہیں ہوتی

حضرت امام مکحولؒ کا فتوی

۱۸۶۔ فتوی ۵ قَالَ مَكْحُوْلٌ اِقْرَاْبِهَا يَعْنِيْ بِالْفَاتِحَةِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ اِذَا قَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا وَاِنْ لَّمْ يَسْكُتْ اِقْرَاْبِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلٰى حَالٍ۔ کتاب القراءۃ منۃ ابوداؤد ص ۱۲۱ ج ۱ البیہقی ص ۱۷۱ ج ۲

حضرت امام مکحولؒ نے فرمایا ہے۔ کہ جب امام جہری نمازوں میں سورت فاتحہ سے فارغ ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔ تو سورت فاتحہ آہستہ پڑھو۔ اگر امام خاموش نہ ہو تو سورت فاتحہ امام سے پہلے۔ یا بعد یا اُس کے ساتھ پڑھلو۔ کسی حال میں بھی سورت فاتحہ نہ چھوڑو۔

۱۸ فتوی ع۶ ان کان مَکْحُوْلٌ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَ الصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ سِرًّا۔ ابوداؤد ص۱۲۰ ج۱

حضرت امام مکحولؒ خود امام کے پیچھے مغرب عشا اور صبح کی نماز میں سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۸ ۔ ۷ ۔ مُوْسٰی بْنُ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ مَکْحُوْلًا یَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاِنَّہٗ لَیَقْرَأُ ۔ کتاب القراءۃ ص۱۷

موسیٰ بن یسار کہتے ہیں کہ امام مکحولؒ کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ حالانکہ امام (بلند آواز سے) پڑھ رہا تھا۔

حضرت امام حسن بصریؒ کا فتوے

آپ قراءت فاتحہ خلف الامام کا فتوی دیتے تھے۔

۱۸ فتوی ع۸ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِکَ۔ کتاب القراءۃ ص۳ بیہقی ص۱۷۱ ج۲ ومصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۹ ج۱ اس میں فی کل رکعۃ کا لفظ ہے

حضرت امام حسن فرمایا کرتے تھے کہ ہر نماز و ہر رکعت میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھا کرو۔

امام ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا فتویٰ

۱۹۰۔ فتویٰ ۔۹ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ لِلْاِمَامِ سَکْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوا الْقِرَاءَۃَ فِیْھِمَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ جزء القراءۃ صـ۳

حضرت ابوسلمہؒ نے فرمایا۔ امام کے دو سکتے ہیں۔ پس ان میں سورت فاتحہ پڑھنے کو غنیمت سمجھو۔

.....

۱۹۱۔ فتویٰ ۱۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ھِیَ خِدَاجٌ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَکَیْفَ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ یَقْرَأُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ لِلْاِمَامِ سَکْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوْھُمَا کِتَابُ الْقِرَاءَۃِ صـ۱۹ ، ۲۰ البیہقی صـ۱۷۱ ج ۲

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ مردہ ہے۔ مردہ ہے۔ بعض نے کہا جب امام پڑھ رہا ہو۔ تو کیا کیا جائے۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ امام کے دو سکتے ہیں۔ سورت فاتحہ پڑھنے کے لیے ان کو غنیمت جانو۔

—؛—

حضرت عطاءؒ کا فتویٰ

۱۹۲۔ فتویٰ ۱۱ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ یَجْھَرُ فَلْیُبَادِرْ بِقِرَاءَۃِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

حضرت عطاءؒ نے فرمایا۔ جب امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو۔ تو مقتدی کو چاہیے کہ سورت فاتحہ پڑھنے میں

اَنْ يَقْرَأَ بَعْدَ مَا يَسْكُتُ فَإِذَا
قَرَأَ فَلْيُنْصِتْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ
ص۸۰ جُزْءُ الْقِرَاءَتِ ص۱۴-
۱۹۳- ۱۲ وَقَالَ عَطَاءٌ كَانُوْا
يَرَوْنَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ الْقِرَاءَةَ
فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ الْاِمَامُ وَفِيْمَا
يُسِرُّ- غيث الغمام حاشيه
امام الكلام- ص۱۵۶

جلدی کرے۔ یا امام کے (سکتہ)
خاموش ہونے کے بعد پڑھے۔
پس جب امام قرأت کرے۔ تو چپ
رہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
حضرت عطاؒ نے فرمایا۔ کہ صحابہ کرامؓ
و تابعینؒ نماز جہری و سری میں مقتدی
کے لیے امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ
پڑھنے کے قائل تھے۔

حضرت مجاہدؒ کا فتویٰ

۱۹۴- فتویٰ ۱۳ قَالَ مُجَاهِدٌ
إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ
أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَكَذَالِكَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ
ص۱ (جزء القراءة ص۱)

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا۔ جب مقتدی
امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے
تو نماز کو دوبارہ پڑھے (کیوں کہ بغیر
فاتحہ اس کی نماز نہیں ہوتی) اور حضرت
عبداللہ بن زبیرؓ کا بھی یہی فتوےٰ ہے۔

۱۹۵۔ فتویٰ ۱۴ عَنْ مُجَاهِدٍ إِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ لَا تَعْتَدُّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ (جزء القرأۃ ص۹)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی نماز سورت فاتحہ پڑھنا بھول جائے۔ تو اس رکعت کو شمار نہ کرے۔

—:—

۱۹۶۔ فتویٰ ۱۵ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ تِلْكَ الرَّكْعَةَ مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ص ۳۶۱ ج ۱۔ ص ۳۶۲

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب نمازی کسی رکعت میں سورت فاتحہ نہ پڑھے تو وہ اس رکعت کو دوبارہ پڑھے

—:—

مقصد یہ ہے کہ ہر نمازی امام ہو یا مقتدی یا اکیلا۔ سب کے لیے سورت فاتحہ ہر رکعت میں ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ کا فتویٰ

آپ کا فتوے قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق ہے۔ کہ بڑے بڑے آئمہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۷۔ فتویٰ ۱۶۔ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَانَ رِجَالٌ أَئِمَّةٌ يَقْرَءُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ جُزْءُ الْقِرَاءَتِ دہلی ص۵ کتاب

قاسم بن محمدؒ نے فرمایا۔ کہ بڑے بڑے امام صحابہ کرامؓ و تابعین امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

—:—

...ات منے البیہقی صـ۱۶۱ ج۲

حضرت امام شعبیؒ کا فتویٰ

۱۹۸۔ فتویٰ ۱۷ عن الشعبیؒ	حضرت امام شعبیؒ نے فرمایا۔ کہ امام
...أنہ رأی قراءۃ وکیع	کے پیچھے تمام نمازوں میں (سورت
...لف الامام فی خمسہن	فاتحہ) پڑھا کر۔
...من الصلوات کلھا کتاب	——
...قراءۃ منے البیہقی صـ۱۶۲ ج۲	
۱۹۹۔ فتویٰ ۱۸ عن الشعبیؒ	حضرت امام شعبیؒ فرمایا کرتے تھے۔
...نہ کان یقول اقرأ خلف	کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں
الامام فی الظھر والعصر	سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور
فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ	پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت
الکتاب وسورۃ وفی الاخریین	فاتحہ پڑھا کر۔
بفاتحۃ الکتاب کتاب القرأۃ	——
منے البیہقی صـ۱۶۲ ج۲ مصنف	
ابن ابی شیبۃ صـ۳۷۴ ج۱	
۲۰۰۔ ۱۹ عن مالک بن مغول	مالک بن مغول فرماتے ہیں۔ کہ میں
قال سمعت الشعبیؒ یحسن القرأۃ	نے حضرت امام شعبیؒ کو سنا۔ کہ وہ امام
خلف الامام کتاب القرأت صـ۱۶	کے پیچھے اچھی طرح سورت فاتحہ

البیھقی ص۱۶۲ ج۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۵ ج۱

پڑھ رہے تھے۔

۲۰۱۔ ح ۲۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ مِنَ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ الْقِرَاءَۃُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُوْرٌ لِلصَّلٰوۃِ

مُصَنَّفُ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ ص۳۷۳ ج۱

اسمٰعیل بن سالم کہتے ہیں۔ کہ میں نے امام شعبی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظہر و عصر میں امام کے پیچھے (سورت) فاتحہ پڑھنا۔ نماز کے لیئے نور ہے

— پ —

حضرت عبید اللہؒ بن عبد اللہ بن عتبہ

۲۰۲۔ ح ۲۱ عَنْ حُصَیْنٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَۃَ فَسَمِعْتُهٗ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ کِتَابُ الْقِرَاءَۃِ ص۱۷ البیھقی ص۱۶۹ ج۲

حضرت حصین کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ تو میں نے سنا۔ کہ آپ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔

حضرت امام اوزاعیؒ کا فتویٰ

۲۰۳۔ ح ۲۲ کَانَ الْاَوْزَاعِیُّ یَقُوْلُ حَقٌّ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَّسْکُتَ سَکْتَۃً بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَسَکْتَۃً بَعْدَ

حضرت امام اوزاعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ امام پر دو سکتے لازم ہیں۔ ایک پہلی تکبیر کے بعد۔ دوسرا فاتحہ پڑھ لینے کے بعد۔ تاکہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے

فاتحۃ الکتاب بیقرأ
خلفہ بفاتحۃ الکتاب فان
کن قرأ معہ بفاتحۃ الکتاب
قرأبہا واسرع القراءۃ ثم
مع کتاب القراءت ص۱۰

اگر مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنا ممکن نہ ہو۔ تو امام کے ساتھ ہی سورت فاتحہ پڑھ لے۔ جب وہ پڑھے۔ تو جلدی جلدی پڑھے۔ اور سنے۔

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رح

۲۔ ۲۳ عن یزید بن
رومان ان نافع بن جبیر بن
مطعم کان یقرأ خلف الامام
فیما لم یجھر فیہ الامام بالقراءۃ
کتاب القراءۃ ص۱۰

یزید بن رومان کہتے ہیں۔ جب امام بلند آواز سے قرأت نہیں کرتا تھا تو نافع بن جبیر امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

امام حکم رح

۲۔ ۲۴ عن الحکم قال
یقرأ خلف الامام فیما لم
یجھر فی الاولیین بفاتحۃ
الکتاب وسورۃ وفی الاخریین بفاتحۃ
الکتاب۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۱

امام حکم نے فرمایا۔ کہ جب امام بلند آواز سے قرأت نہ کرے۔ تو پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھ۔

امام ابن شہاب زہری رح

۲۔ ۲۵ عن ابن شہاب انہ کان یقرأ خلف
الامام فیما لم یجھر فیہ الامام بالقراءۃ
کتاب القراءۃ ص۱

جب امام بلند آواز سے قرأت نہیں کرتا تھا تو امام ابن شہاب زہری رح امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

عمرو بن میمون بن مہران کا فتویٰ

۲۰۷ ـ ۲۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَوَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ قَالَ عَمْرٌو صَدَقَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ أَبِيْهِ مِهْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ
كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص۵۲

عبدالرحمٰن بن سوار کہتے ہیں۔ کہ میں عمرو بن میمون بن مہران کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک کوفی آدمی نے عمرو سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ کہ جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز ناقص ہے۔ (مردود ہے) عمرو نے فرمایا۔ سچ ہے۔ کیونکہ کہ مجھ کو میرے باپ میمون نے اپنے باپ مہران سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز ناقص ہے بیروہ ہے۔

سعید بن مسیب

۲۰۸ ـ فتویٰ ۲۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهٗ قَالَ يَقْرَأُ الْإِمَامُ

سعید بن مسیب نے فرمایا۔ کہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام اور مقتدی

ومن خلفہ فی الظھر والعصر بفاتحۃ الکتاب مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۴ ج۱

سورت فاتحہ پڑھا کریں۔

نیز ملاحظہ ہو۔ جزء القرأت ص۷

ابوالملیح رح

۲۰۹۔ م۲۸ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ صَلَّیْتُ الْمَغْرِبَ وَالْحَکَمُ بْنُ اَیُّوْبَ اِمَامُنَا وَاَبُوْ مَلِیْحٍ اِلٰی جَنْبِ اِبْنِ اُسَامَۃَ فَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۵ ج۱

یحییٰ بن ابی اسحق کہتے ہیں۔ کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ اور حکم بن ایوب ہمارے امام تھے۔ اور ابوملیح ابن اسامہ کے پہلو میں (ساتھ) کھڑے تھے۔ میں نے اس کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔

نیز ملاحظہ ہو۔ جزء القرأت ص۷

یہ حضرات بھی قرأۃ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے

۲۱۰۔ م۲۹ میمون بن مہران جزء القرأت ص۵

۲۱۱۔ م۳۰ ابومجلز جزء القرأت ص۷

۲۱۲۔ م۳۱ مالک بن عون جزء القرأت ص۷

۲۱۳۔ م۳۲ حمید بن ہلال جزء القرأت ص۶

۲۱۴۔ ۳۳۔ سعید بن ابی عروبہ۔ جزء القرآت صـ۷
جزء القراءۃ للامام البخاریؒ صـ۵ دہلی میں ہے ۔

۲۱۵۔ ۳۴۔ وَمَالَا اُحْصِیْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاِنْ جَهَرَ كَذَا فِيْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ الْبَيْهَقِيْ صـ۱۰۱

یعنی بے شمار تابعین اور اہل علم جن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی ۔ وہ سب یہ فرماتے ہیں ۔ کہ مقتدی امام کے پیچھے (سورت فاتحہ ضرور) پڑھا کرے ۔ اگرچہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو ۔

الغرض :۔ امتؒ کی اکثریت (صحابہ و تابعین) اسی چیز کی قائل ہے ۔ کہ بغیر فاتحہ کے کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی ۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت ائمہ مجتہدین جمہور سلف ؒ

امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ بن حنبل

و دیگر ائمہ عظام سے

امام نوویؒ المجموع شرح مہذب صفحہ ۳۲۷ ج ۳ میں لکھتے ہیں۔

۲۱۶۔ ۱ مَذْهَبُنَا اَنَّ الْفَاتِحَةَ مُتَعَيِّنَةٌ لَا تَصِحُّ صَلٰوةُ الْقَادِرِ عَلَيْهَا اِلَّا بِهَا وَبِهٰذَا قَالَ جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَدْ حَكَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالزُّهْرِيِّ

ہمارا مذہب (شوافع) یہ ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ متعین ہے۔ (یعنی نماز میں سورت فاتحہ ہی پڑھنا فرض ہے، کوئی دوسری آیت اس کی جگہ کفایت نہیں کرسکتی جو شخص سورت فاتحہ پڑھ سکتا ہے اس کی نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر صحیح نہیں۔ جمہور صحابہ کرامؓ و تابعین و آئمہ عظام۔ اسی کے

وَابْنِ عَوْنٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ وَ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِیْ ثَوْرٍ وَحَکَاہُ اَصْحَابُنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ وَدَاوٗدَ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَا تَتَعَیَّنُ الْفَاتِحَۃُ لٰکِنْ تُسْتَحَبُّ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ تَجِبُ شرح مھذب ص ۳۲۷ ج ۳

قائل ہیں۔ کہ سورت فاتحہ ہر نماز میں ہر شخص امام ہو۔ یا مقتدی یا منفرد کے لیئے پڑھنا فرض ہے۔ اور ابن المنذر نے حضرت عمرؓ۔ عثمانؓ بن عاص عبداللہ بن عباسؓ۔ ابوہریرہؓ ابوسعید خدریؓ۔ خوات بن جبیرؓ۔ امام زہریؒ۔ امام ابن عونؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحاقؒ۔ امام ابو ثورؒ سے اور ہمارے اصحاب (شوافعی) نے امام سفیان ثوریؒ۔ اور امام داؤد ظاہریؒ سے یہی قول نقل کیا ہے۔

اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ نماز میں متعین نہیں ہے۔ لیکن مستحب ہے۔ اور ایک روایت میں فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ پڑھنا نماز میں واجب ہے۔

۱۱۷۔ امام نوویؒ شرح مسلم ص ۱۷۰ ج ۱ میں رقم طراز ہیں۔

وَالصَّحِیْحُ الَّذِیْ عَلَیْہِ جُمْہُوْرُ اور صحیح بات جس پر جمہور علماء

الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وُجُوْبُ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

شرح مسلم ص۱۷۰ ج۱

سلف وخلف اصحابہ اکرامؓ و تابعین و آئمہ دینؒ متفق ہیں۔ یہ ہے۔ کہ امام و مقتدی و منفرد وغیرہ کے لیئے ہر رکعت میں سورت فاتحہ فرض ہے۔

امام محمد بن عیسے ترمذیؒ لکھتے ہیں۔

۲۱۸۔ ۳؎ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحٰقُ ترمذی ص۴۲ ج۱

ترمذی ص۳۳ نور محمد کراچی

اکثر اہل علم۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اُن کے بعد والے اہل علم قرأت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل تھے۔ امام مالکؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ۔ امام اسحاقؒ۔ یہ سب آئمہ عظام قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

تفسیر خازن ص۲۵ ج۱ میں ہے۔

۲۱۹۔ ۴؎ فَذَهَبَ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ إِلٰى وُجُوْبِ الْفَاتِحَةِ وَإِنَّهَا مُتَعَيِّنَةٌ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ

امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ اور جمہور علماء۔ (صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و تبع تابعین و غیرہم) وجوب فاتحہ کے قائل

اِلَّا بِهَا ۔	تھے۔ اور (یہ سب علماء کرام
تفسیر خازن	فرماتے ہیں کہ) نماز میں سورت
ص۲۵ ج۱	فاتحہ پڑھنا ہی فرض ہے۔ اس
	کے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی

حافظ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں ص۱۲ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

۲۲۰۔ ۵۔ اِنَّهٗ يَتَعَيَّنُ قَرَاءَةُ	یعنی نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا
الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ	متعیّن ہے۔ اس کے سوا نماز
الصَّلٰوةُ بِدُوْنِهَا وَهُوَ قَوْلُ	کفایت نہیں کرتی۔ امام مالکؒ
بَقِيَّةِ الْاَئِمَّةِ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ	امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ
وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَصْحَابِهِمْ	اور اُن کے اصحاب اور جمہور علماء
وَجُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ	کا بھی یہی قول ہے۔
تفسیر ابن کثیر ص۱۲ ج۱	

تفسیر فتح البیان ص۳۵ ج۱ میں ہے۔

۲۲۱۔ ۶۔ اِخْتَلَفُوْا فِيْ	یعنی جمہور علماء (اکثر علماء) امام
وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَذَهَبَ	مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام
جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنْهُمْ	احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہ ہے
مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ اِلٰى	کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا
وُجُوْبِهَا وَاِنَّهَا مُتَعَيَّنَةٌ فِي	فرض اور متعین ہے۔ اس کے
الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ اِلَّا بِهَا	بغیر نماز کفایت نہیں کرتی۔ کیونکہ

بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی۔ اُس کی نماز نہیں ہے۔

۲۲۲۔ ۷۔ علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری المتوفی سنہ ۶۷۱ھ اپنی تفسیر القرطبی المسمٰی بالجامع لاحکام القرآن صفحہ ۱۱۹/۱ میں لکھتے ہیں۔

وَقَالَ الشَّافِعِیُّ فِیْمَا حَکٰی عَنْہُ الْبُوَیْطِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا تُجْزِیُٔ اَحَدًا صَلٰوۃٌ حَتّٰی یَقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ اِمَامًا کَانَ اَوْ مَامُوْمًا جَھَرَ اِمَامُہٗ اَوْ اَسَرَّ (تفسیر القرطبی صفحہ ۱۱۹ ج ۱)

امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ کہ کسی آدمی کی کوئی نماز ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے بغیر کفایت نہیں کرتی۔ امام ہو یا مقتدی۔ امام قرأت جہر کرے یا سِر (پوشیدہ) ہر حال میں ہر شخص پر قرأت فاتحہ فرض ہے۔

اختلاف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

۲۲۳۔ ۸۔ اَلصَّحِیْحُ مِنْ ھٰذِہِ الْاَقْوَالِ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَمَالِكٍ فِی الْقَوْلِ

یعنی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا قول صحیح ہے۔ اور امام مالکؒ کا آخری قول بھی یہی ہے۔ کہ علی العموم

الآخِرِ وَاِنَّ الْفَاتِحَةَ مُتَعَيِّنَةٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ لِكُلِّ اَحَدٍ عَلَى الْعُمُوْمِ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ـ

ہر ایک کے لیئے ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا متعین ہے۔ (فرض ہے) کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عام ہے۔ کہ جو آدمی نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

اس کے بعد آگے لکھتے ہیں

۲۲۴۔ ۹ وَبِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَدَاؤدُ بْنُ عَلِيٍّ وَرُوِيَ مِثْلُهٗ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُبَادَةَ

عبداللہ بن عونؒ۔ ایوب سختیانیؒ ابو ثورؒ وغیرہ من اصحاب الشافعیؒ داؤد بن علیؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام مکحولؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ ابوہریرہؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ ابو ایوب انصاریؓ۔ عبداللہ بن عمروؓ۔ عبادہؓ بن صامتؓ۔ ابوسعید خدریؓ۔ عثمان بن ابی العاصؓ۔ خوات بن جبیر عبداللہ بن عمرؓ۔ یہ سب صحابہ کہتے ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر

بن الصامت وابي سعيد الخدري
عثمان بن ابي العاص وخوات
بن جبير انهم قالوا لا صلاة الا
بفاتحة الكتاب وهو قول بن
عمر والمشهور من مذهب
الاوزاعي فهولاء الصحابة بهم
القدوة وفيهم الاسوة كلهم
يوجبون الفاتحة في كل ركعة
تفسير القرطبي ص۱۱۹

۲۲۵ - وقال ابو ثور لا
تجزئ صلاة الا بقراءة فاتحة
الكتاب في كل ركعة كقول الشافعي
المصري وعليه جماعة اصحاب
الشافعي وكذالك قال ابن خويز
منداد المالكي قراءة الفاتحة
واجبة عندنا في كل ركعة و
هذا هو الصحيح في المسئلة
تفسير القرطبي
ص۱۲۵
ج-۱

نماز نہیں ہوتی۔ صحابہ کرامؓ
ہمارے پیشوا ہیں۔ اور ہمارے
لیے اسوہ حسنہ ہیں۔ سب کے
سب ہر رکعت میں سورت
فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیتے
ہیں ۱۱۹

امام ابو ثور نے امام شافعیؒ
کے قول کی طرح فرمایا۔ کہ ہر
رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے
بغیر نماز کفایت نہیں کرتی۔ امام
شافعی کے اصحاب کا یہی مذہب
ہے۔ اور ابن خزیر منداد مالکی
نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ ہمارے
نزدیک ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ
پڑھنا فرض ہے۔ علامہ قرطبیؒ
فرماتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ میں
یہی مذہب صحیح ہے۔

حافظ ابن عبدالبرؒ استذکار میں لکھتے ہیں :۔

۲۲۶۔ نمبر۱ وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا يَتْرُكُ اَحَدٌ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ إِمَامِهٖ فِيْ مَا اَسَرَّ وَفِيْ مَا جَهَرَ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الشَّافِعِيُّ بِمِصْرَ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ اَصْحَابِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْ ثَوْرٍ وَهُوَ قَوْلُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ تَمْهِيْدُ الْكَلَامِ ص ۱۲ ج ۱

میں لکھتے ہیں۔ دیگر حضرات نے فرمایا۔ کہ مقتدیوں میں سے کوئی ایک بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا نہ چھوڑے۔ امام خواہ قرأت سری پڑھے۔ یا جہری۔ امام شافعیؒ۔ اور ان کے اکثر اصحاب اور امام اوزاعیؒ۔ امام لیثؒ بن سعد۔ امام ابو ثور۔ حضرت عبادہؓ بن صامتؓ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب ہے۔

۲۲۷۔ نمبر۱۲ امام ابوبکر محمد بن موسیٰ حازمی کتاب الاعتبار ص ۹۹ میں لکھتے ہیں۔

وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى اِيْجَابِ الْفَاتِحَةِ فِيْ

اہل علم کی جماعت کا یہ مذہب ہے۔ کہ تمام حالات میں سورت

فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ عبداللہ بن عونؒ۔ اور امام اوزاعیؒ۔ اہل شام۔ امام

الْاَقْوَالِ كُلِّهَا وَالْكُبْرِ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَ اَهْلُ الشَّامِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَصْحَابُهٗ وَمِمَّنْ اَمَرَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَحَادِيْثُ ثَابِتَةٌ

عبداللہ بن عونؒ۔ اور امام اوزاعیؒ اہل شام۔ امام شافعیؒ اور امام شافعی کے اصحاب۔ اور حضرت ابو سعید خدریؓ۔ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہم نے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

ان کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں۔

۲۲۸۔ ۱۲ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ لَا يَصِحُّ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ تفسیر مظہری ص۱۱ ج-۱

امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۹۔ ۱۲ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ لَا يَصِحُّ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِلْاِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ (تفسیر مظہری ص۱۵ ج-۱

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا ایسے ہی فرض ہے جیسے امام اور اکیلے پر فرض ہے۔

۲۳۰۔ ۱۵۔ قُلْتُ (شاہ ولی اللہ) قَالَ الشَّافِعِیُّ الْقِرَاءَۃُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاجِبَۃٌ سَوَاءٌ جَہَرَ الْاِمَامُ اَوْ اَسَرَّ فَاِنْ اَمْکَنَہٗ اَنْ یَقْرَاَ فِیْ سَکَتَاتِ الْاِمَامِ بَیْنَہَا وَاِلَّا قَرَاَ مَعَہٗ ۔ مسوّی شرح موطا۔ امام مالک ص۱۰۱ کذا فی مصفیٰ ص۱۰۱

میں کہتا ہوں۔ کہ امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنا فرض ہے امام جہری قرأت کرے یا سری اگر سکتات (امام) میں ممکن ہو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ امام کے ساتھ ہی پڑھ لے۔

—٭—

....

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں :۔

۲۳۱۔ ۱۶۔ وَمِنْہُمْ مَنْ یُوَکِّدُ الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ حَتّٰی یُوْجِبَ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاِنْ سَمِعَ الْاِمَامَ یَقْرَاُ وَھٰذَا ھُوَ الْجَدِیْدُ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِیِّ وَقَوْلُ طَائِفَۃٍ مَعَہٗ ۔ القواعد النورانیۃ الفقہیۃ ص۸۵ فتاوی ابن تیمیہ ص۳۲۷ ج۲۳

یعنی بعض حضرات امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ مقتدی امام کی قرأت کو سن رہا ہو۔ امام شافعیؒ کا آخری قول۔ اور ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

—٭—

—٭—

۲۱ ـ ۷ا اِنَّهَا رَأْیُ الفَاتِحَۃ ... لِ الجَهْرِ وَاجِبَۃٌ وَهُوَ ... الشَّافِعِیِّ فِی الجَدِیْدِ وَ ... ابْنِ حَزْمٍ ـ فَتَاوِیٰ ابْن ... ص ۲۶۶ ج ـ ۲۳

امام شافعیؒ کے آخری قول میں مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے۔

جمہور سلف و خلف

۲۲ ـ ۱۸ وَقَالَ جُمْهُوْرُ ... السَّلَفِ وَالخَلَفِ اِنَّ الفَرْضَ ... فِی الصَّلٰوۃِ قِرَاءَۃُ الفَاتِحَۃِ وَ ... مَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْاٰنِ ... هُوَ الفَاتِحَۃُ لِحَدِیْثِ اَحْمَدَ ... وَابْنِ حِبَّانَ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ ... القُرْاٰنِ وَمَا شِئْتَ ـ التَّاجُ ... الجامع للاصول فی احادیث ... الرسول ص ۱۷۵ ج ـ ۱

یعنی جمہور (اکثر) سلف و خلف فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور ماتیسّر سے مراد سورت فاتحہ ہے۔ کیوں کہ مسند احمد اور ابن حبانؒ کی حدیث میں (ما تیسّر کی جگہ) سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم مذکور ہے۔

امام بخاریؒ امام دار قطنیؒ

٢٣٤ـ ١٩ وَقَدْ رَوَى النَّاسُ فِي قِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةً أَعْظَمُهُمْ فِي ذٰلِكَ اِهْتِبَالًا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَدْ جَمَعَ الْبُخَارِيُّ فِي ذٰلِكَ جُزْءً وَكَانَ رَأْيُهُ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ وَهِيَ إِحْدٰى رِوَايَاتِ مَالِكٍ وَهُوَ اخْتِيَارُ الشَّافِعِيِّ۔
أَحْكَامُ الْقُرْاٰنِ لِابْنِ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِي ص ۸۱۶ ج ۲

لوگوں (محدثین عظامؒ) نے مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارے میں بہت احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً امام دارقطنیؒ امام بخاریؒ نے تو اس مسئلہ میں مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور امام بخاریؒ جہری نمازوں میں بھی مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا فرض سمجھتے تھے۔ امام مالکؒ سے ایک آخری روایت بھی ہے۔ اور امام شافعیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا۔

امام مالکؒ سے آخری روایت مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کی ہے۔ جیساکہ تفسیر القرطبی ص ۱۱۹ ج ۱ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ

۲۰ - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ [مُبَا]رَکَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا اَقْرَأُ [خَلْفَ] الْاِمَامِ وَالنَّاسُ [یَقْرَ]ؤُوْنَ اِلَّا قَوْمٌ مِّنَ [الْکُوْفِ]یِّیْنَ ۔ ترمذی شریف ص۴۲ ج ۱۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا۔ کہ میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتا ہوں اور سب لوگ امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی ایک قوم نہیں پڑھتی ۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اس قول سے معلوم ہوا۔ کہ [صر]ف کوفہ والوں میں سے ایک قوم کے سوا سب لوگ قرأت [ف]اتحہ خلف الامام کے قائل و عامل تھے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ تبع تابعین سے ہیں۔ اور مشہور محدث وفقیہ ہیں ۔

لیث بن سعدؒ امام مزنیؒ امام بویطیؒ امام ابوثورؒ

حافظ ابن عبدالبرؒ کتاب التمہید میں لکھتے ہیں۔

۲۳۶ - ۲۱ - وَمِمَّنْ ذَھَبَ اِلٰی ھٰذِہِ الْجُمْلَۃِ الْاَوْزَاعِیُّ وَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ بِمِصْرَ وَعَلَیْہِ اَکْثَرُ اَصْحَابِہٖ مِنْھُمُ الْمُزَنِیُّ وَالْبُوَیْطِیُّ وَبِہٖ قَالَ اَبُوْثَوْرٍ تحقیق الکلام ص۱۰۸ ج ۱۔

یعنی امام اوزاعیؒ۔ امام لیثؒ بن سعد۔ اور امام شافعیؒ۔ اور اُن کے اکثر اصحاب امام مزنی امام بویطی اور امام ابوثور مقتدی کے لیے سورت فاتحہ فرض سمجھتے تھے ۔

صـ ۱۰۸
ج ـ ۱

۲۳۷ - ۲۲ ، علامہ حافظ ابن حزم محلی صـ ۲۳۶ ج ۳ منیریہ مصر میں لکھتے

۲۳۷ - ۲۲ وَقِرَأَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَرْضٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مِنْ کُلِّ صَلٰوۃٍ اِمَامًا کَانَ اَوْ مَامُوْمًا اَوْ مُنْفَرِدًا وَ الْفَرْضُ وَالتَّطَوُّعُ سَوَاءٌ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَوَاءٌ	ہر نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ امام ہو۔ یا مقتدی یا اکیلا۔ نماز فرض ونفل دونوں برابر ہیں۔ اور اس حکم میں آدمی اور عورتیں یکساں ہیں۔

اَیْضًا عُمْدَۃُ الْقَارِیْ شرح بخاری صـ ۶۴ ج ۳ علامہ عینی حنفی۔

۲۳۸ - ۲۳ علامہ ابن الجوزی زاد المسیر فی علم التفسیر صـ ۱۸ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

نَقَلَ الْاَکْثَرُوْنَ عَنْ اَحْمَدَ اَنَّ الْفَاتِحَۃَ شَرْطٌ فِیْ صِحَّۃِ الصَّلٰوۃِ فَمَنْ تَرَکَھَا مَعَ الْقُدْرَۃِ عَلَیْھَا لَمْ تَصِحَّ صَلٰوتُہٗ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَالشَّافِعِیْ وَ قَالَ	امام احمد بن حنبلؒ سے اکثر حضرات نے نقل کیا ہے۔ کہ نماز کے صحیح ہونے کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنا شرط ہے۔ جو آدمی قدرت کے باوجود سورت

...لسیر۔

ص ۱۸ ج ۱

۲۲۹۔ ۲۴۔ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَاَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ

ترمذی ص ۴۲ ج ۱

فاتحہ پڑھنا چھوڑ دے گا۔ اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔ امام مالک امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ (اور فرمایا) کہ کوئی آدمی سورت فاتحہ نہ چھوڑے۔ اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔

۲۳۰۔ ۲۵ کتاب الدین والصلوٰۃ علی المذاهب الاربعۃ

ص ۱۶۱ پر ہے۔

قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ رَكَعَاتِ الْفَرْضِ وَالنَّفْلِ قَدْ صَحَّتِ الْاَحَادِيْثُ فِي افْتِرَاضِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَمَا دَامَتِ الْاَحَادِيْثُ فِي ذٰلِكَ صَحِيْحَةً صَرِيْحَةً فَلَا مَجَالَ لِلْخِلَافِ وَلَا

یعنی فرض اور نفل نماز کی ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر بہت احادیث صحیح و ثابت ہیں۔ اور جب تک یہ صحیح اور صریح احادیث موجود ہیں۔

مَوْضِعٌ لَہٗ

کسی کو قطعاً اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

١٤٢ صـ٢٦ تفسیر غرائب القرآن - صـ٨٢ ج-١ میں ہے۔

اَجْمَعَ الْاَکْثَرُوْنَ مِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ عَلٰی اَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ فِی الصَّلٰوةِ وَاِنْ تَرَكَ مِنْهَا حَرْفًا وَّاحِدًا وَّهُوَ يُحْسِنُهَا لَمْ تَصِحَّ صَلٰوتُهٗ

یعنی اکثر علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے۔ ان میں سے ایک امام شافعیؒ ہیں۔ کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر کوئی آدمی سورت فاتحہ اچھی طرح پڑھ لینے کے باوجود ایک حرف بھی چھوڑ دے گا اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

وَعِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قِرَاءَتُهَا غَیْرُ وَاجِبَةٍ دَلِیْلُنَا اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاظَبَ طُوْلَ عُمُرِهٖ عَلٰی قِرَاءَتِهَا فِی الصَّلٰوةِ فَتَجِبُ عَلَیْنَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاتَّبِعُوْهُ وَاَیْضًا اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ مَعْنَاهُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ اَتٰی بِهَا الرَّسُوْلُ صَلَّی

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ساری عمر نماز میں سورت فاتحہ پڑھتے رہے ہیں۔ لہذا ہم پر بھی واجب ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ رسول اللہ صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ فِيهَا فَتَجِبُ وَأَيْضًا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ

اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہی نماز مقصود و مطلوب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ سورت فاتحہ (نماز میں) پڑھا کرتے تھے۔ لہذا ہم پر واجب ہے۔ اور بہت احادیث اس بارہ میں مروی ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور فاسد ہوتی ہے۔

* * *
* *

وَأَيْضًا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَاظَبُوْا عَلٰى قِرَاءَتِهَا طُوْلَ الْعُمْرِ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

تفسیر غرائب القرآن ص ۸۳ ج ۱

اور خلفائے راشدین بھی ساری عمر نماز میں سورت فاتحہ پڑھتے رہے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

۲۴۲۔ نمبر ۲۷ علامہ محمد عبدہ المصری تفسیر المنار ص ۸۴/۸۳ ج ۱ میں لکھتے ہیں

فِيْ وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي
الصَّلٰوةِ اَحَادِيْثُ قَوْلِيَّةٌ
صَحِيْحَةٌ صَرِيْحَةٌ وَجَرٰى عَلَيْهَا
الْعَمَلُ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ
اِلَى الْيَوْمِ وَاِنْ تَنَازَعَ بَعْضُ
اَهْلِ الْخِلَافِ وَالْجِدَالِ فِيْ
تَسْمِيَةِ هٰذَا الْوَاجِبِ فَرْضًا
وَعَدِّهِ شَرْطًا۔

وَاَصَحُّ مَا وَرَدُوْا اَصْرَحُهُ
فِيْهِ مَا رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ كُلُّهُمْ
مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ
يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ
لَفْظٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ
صَحِيْحٍ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لِمَنْ
لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُوَ
تَفْسِيْرٌ لِلَفْظِ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ
نَفْيَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ نَفْيُ صِحَّتِهَا

نماز میں سورت فاتحہ فرض ہونے کے
بارے میں صریح صحیح قولی احادیث
موجود ہیں۔ اور شروع اسلام سے
آج تک اسی پر عمل رہا ہے۔ اگرچہ
بعض اہل اختلاف نے اس میں
جھگڑا کیا ہے۔

— ⁘ —

سب سے زیادہ صحیح اور صریح
حضرت عبادہ بن صامتؓ کی وہ حدیث
ہے۔ جس کو (محدثین) کی جماعت
نے روایت کیا ہے۔ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس شخص نے سورت نہیں
پڑھی۔ اُس کی نماز نہیں ہے۔
اور دارقطنی کی روایت میں ہے۔
کہ جو شخص سورت فاتحہ نہیں پڑھتا
ہے۔ اُس کی نماز کفایت نہیں
کرتی ہے۔ دارقطنی کی حدیث

وَوَجْهُهَا اِنَّ الْحَقِيْقَةَ الْمُؤَلَّفَةَ مِنْ عِدَّةِ اُمُوْرٍ ذَاتِيَّةٍ تَنْتَفِيْ بِانْتِفَاءِ رُكْنٍ مِنْهَا كَقَوْلِكَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَغْسِلْ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْعَمَلِ بِهٰذَا فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خُلَفَاءُهٗ وَاَصْحَابُهٗ وَلَا التَّابِعُوْنَ وَلَا غَيْرُهُمْ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَاَئِمَّةِ الدِّيْنِ صَلٰوةً بِدُوْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِيْهَا

تفسیر المنار

ص ۸۳ و ۸۴
ج ۱

محدثین کی روایت کردہ حدیث کی تفسیر و توضیح کرتی ہے۔ کیوں کہ نماز کی نفی سے مراد۔ نماز کی صحت کی نفی ہے۔ کیوں کہ جب ایک چیز کئی ذاتی چیزوں سے مرکب ہو۔ تو ایک کی نفی سے تمام چیز کی نفی ہو جاتی ہے جیسے تو کہے۔ اس آدمی کا وضو نہیں ہے۔ جس نے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک نہیں دھوئے سورت فاتحہ پڑھنے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ اور تابعین وغیرہم خلفاء و آئمہ دین میں سے کسی نے بھی کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر نہیں پڑھی۔

۴۴۲ - ۲۸) علی بن عبدالکافی السبکی لکھتے ہیں۔

اِنَّ قِرَاءَةَ الْمَاْمُوْمِ الْفَاتِحَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّهٗ اِذَا فَعَلَ

خلاصہ یہ ہے کہ اگر مقتدی سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھ لے گا۔

ذٰلِكَ صَحَّتْ صَلٰوتُهٗ بِلَا خِلَافٍ فَاِنَّ اِبْنَ عَبْدِ الْبَرِّ نَقَلَ اِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فَصَلٰوتُهٗ تَامَّةٌ وَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِهٰذَا تَرْجِيْحًا لِمَنْ يَقْصِدُ الْاِحْتِيَاطَ لِصِحَّةِ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا تَرَكَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ هَلْ صَلٰوتُهٗ صَحِيْحَةٌ اَمْ بَاطِلَةٌ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا۔

وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَوَجَدْنَا الدَّلِيْلَ الصَّحِيْحَ مِنَ السُّنَّةِ وَالنَّظَرُ يَقْتَضِيْ

تو اُس کی نماز بلا اختلاف سب کے نزدیک صحیح ہوگی۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ کہ اس کی نماز پوری ہے اور اعادہ لازم نہیں ہے۔ سورت فاتحہ پڑھنے کی ترجیح کے لیئے یہی دلیل کافی ہے۔ کیوں کہ احتیاط اسی میں ہے۔ اور جب فاتحہ چھوڑ دے گا۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ کہ اس کی نماز صحیح ہے یا باطل۔

امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں نماز سری ہو یا جہری صحابہ کرامؓ اور تابعین سے بہت آثار مروی ہیں۔

اور (مقتدی کے لیے سورت فاتحہ فرض ہونے پر) ہمیں سنت

وُجُوبَ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْإِمَامِ

سے صحیح دلیل مل گئی ہے اور نظر بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے سے فرض ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔

وَاَمَّا السُّنَّۃُ فَمَا رَوَی عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ الخ

سنّت تو وہ ہے۔ جو حضرت عبادہ رضؓ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قرأت کی۔ اور آپ پر قرأت دشوار ہو گئی۔ الخ

لَا یَقْرَأَنَّ اَحَدُکُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَۃِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

سلام کے بعد آپ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوتا ہوں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

وَهٰذَا نَصٌّ صَرِیْحٌ وَهُوَ وَالَّذِیْ قَبْلَہٗ یَدْفَعُ جَمِیْعَ شُبَہِ الْمُخَالِفِیْنَ لِوُجُوْہٍ

یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث (مقتدی کے لیے سورت فاتحہ فرض ہونے پر) واضح دلیل ہے۔ جو مخالفین کے تمام شبہات کو کئی وجہ سے باطل کرتی ہے۔

مِنْهَا تَصْرِيْحُهُ بِالْجَهْرِيَّةِ وَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْجَهْرِيَّةِ فَالسِّرِّيَّةُ أَوْلٰى

ایک تو یہ کہ اس حدیث میں جہری قرآت کی تصریح و وضاحت موجود ہے۔ جب قرآت جہریہ کے موقع پر فاتحہ پڑھنے کے بارے میں آپ کا حکم ثابت ہے۔ تو سریہ میں بالاَولیٰ ہو گا۔

وَمِنْهَا تَصْرِيْحُهُ بِأَنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا وَهُوَ يَدُلُّ فِي هٰذَا السِّيَاقِ عَلَى الْقَطْعِ بِدُخُوْلِ الْمَامُوْمِ فِي ذٰلِكَ

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی سورت فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ اس کی نماز نہیں ہو گی۔ (چونکہ صبح کی نماز تھی۔ قرآت بلند آواز سے تھی۔ اس حال میں آپ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہے۔) یہ سیاق اس بات پر قطعی دلیل ہے۔ کہ سورت فاتحہ کی فرضیت میں مقتدی داخل ہے۔

فَالْقِيَاسُ عَلٰى جَمِيْعِ أَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَوَاجِبَاتِهَا لَا نُفَرِّقُ فِيْهِ بَيْنَ الْإِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فَلَمَّا لَا يَتَحَمَّلُ الْإِمَامُ قِيَامًا وَلَا قُعُوْدًا وَلَا رُكُوْعًا وَلَا سُجُوْدًا

یعنی نماز کے تمام ارکان اور واجبات کو لیجئے۔ تو اس میں امام اور مقتدی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے جس طرح۔ قیام، قعود رکوع۔ سجدہ۔ اور دیگر واجبات نماز میں امام مقتدی کے لیے

وَلَا غَيْرُهَا مِنْ وَاجِبَاتِ الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَتَحَمَّلُ الْفَاتِحَةَ فَاِذَا صَحَّ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا

کافی نہیں ہوسکتا ہے۔ (یعنی یہ چیزیں مقتدی کو لازماً خود ادا کرنی پڑتی ہیں۔) اسی طرح سورت فاتحہ میں بھی مقتدی کی طرف سے امام کافی نہیں ہوسکتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے۔ کہ جو شخص "سورت فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے"

قَامَ الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ الْاِتْيَانُ بِهَا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَلَمْ يَفْتَرِقِ الْحَالُ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ مَامُوْمًا اَوْ غَيْرَهٗ (فتاوٰی۔ السبکی) ص ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰

تو یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے۔ کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اس میں مقتدی اور غیر مقتدی کا کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۴۴۔ ۲۹ وَقَالَ الْعَلْقَمِيُّ قَالَ الدَّمِيْرِيْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ قِرَاءَةِ الْمَامُوْمِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَمَذْهَبُنَا

علامہ علقمیؒ نے فرمایا۔ کہ علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کے پڑھنے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ ہمارا

وُجُوبُهٗ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ عَلَى الْمَامُوْمِ فِي كُلِّ الرَّكْعَاتِ مِنَ الصَّلٰوتِ السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ وَبِهٖ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ

السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ صـ ۲۸۳ ج ۲

شرح جامع صغیر۔

مذہب یہ ہے کہ تمام نمازوں سری وجہری کی ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا مقتدی کے لیے فرض ہے اور اکثر علماء بھی فرماتے ہیں۔

امام غزالی رح

۲۴۵ نمبر ۳۰۔ امام غزالی نے نماز کے فرائض شمار کرتے ہوئے سورت فاتحہ کو بھی شمار کیا ہے۔ احیاء العلوم صـ ۱۴۱ ج ۱

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

۲۴۶۔ نمبر ۳۱ وَيَقْرَأُ الْمَامُوْمُ الْفَاتِحَةَ احیاء العلوم صـ ۱۳۹ ج ۱

یعنی مقتدی سورت فاتحہ پڑھے۔

حافظ ابن حجر رح فتح الباری صـ ۱۹۱ ج ۱ باب ما یقول بعد التکبیر میں لکھتے ہیں۔

۲۴۷۔ نمبر ۳۲ اِنَّ الْغَزَالِيَّ قَالَ فِي الْاِحْيَاءِ اِنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ۔

امام غزالی رح نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے۔ کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے۔

علامہ خطابی رح

۲۳ ۳۳ ۔ وَاَمَّا قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ مَامُوْرٌ بِهَا فِيْ كُلِّ حَالٍ اِنْ اَمْكَنَهُ اَنْ يَقْرَاَ فِي السَّكْتَتَيْنِ فَعَلَ وَاِلَّا قَرَاَ مَعَهٗ لَا مَحَالَةَ معالم السنن ص ۳۹۴ ج ۱

سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم ہر حال میں دیا گیا ہے۔ اگر ممکن ہو تو سکتوں میں پڑھ لے ورنہ امام کے ساتھ ہی ضروری طور پر پڑھ لے۔

حافظ ابن القیم فرماتے ہیں۔

۲۴ ۳۴ ۔ رَدُّ النُّصُوْصِ الْمُحْكَمَةِ الصَّرِيْحَةِ الصَّحِيْحَةِ فِيْ تَعْيِيْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَرْضًا بِالْمُتَشَابِهِ الخ اعلام الموقعین ص ۲۸۶ ج ۲ - الروضۃ المدینۃ ص ۸۸ ج ۱

کئی صریح صحیح صاف صاف محکم حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ہی فرض اور معین ہے۔ لیکن احناف متشابہ کہہ کر نہیں مانتے۔

بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے درخشاں و تاباں ستاروں۔ صحابہ کرام رض کے آثار اور زمانہ مشہود لہا بالخیر کے آئمہ تابعین۔ شاگردان صحابہ اکرام رض کے فتاویٰ آپ کے سامنے ہیں۔

اور آئمہ اسلام وجمہور سلف وخلف کے حوالے بھی آپ نے دیکھ لیئے۔ کہ ان سب حضرات کے نزدیک قرآت فاتحہ خلف الامام ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان مومنین سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین!

مزید تسلّی وتشفّی کے لیئے آئمہ حنفیہ۔ اور فقہاء۔ علماء احناف اور بزرگان دین کے حوالے پیش کیئے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی مومن کو حق سے انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

قرات فاتحہ خلف الامام کا ثبوت

امام ابو حنیفہ و امام محمد اور فقہاء و علماء حنفیہ سے

امام ابو حنیفہ کا مذہب

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ
(صحیح حدیث میرا مذہب ہے)

یہ تو مشہور ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کا حکم تینوں مذہبوں میں ہے۔ یعنی امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مقتدی کے لیے الحمد شریف پڑھنا ضروری ہے۔

(۱) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۲۲۹ ج ۱ طبع اوّل میں ہے:

اِتَّفَقَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ فِیْ جَمِیْعِ رَکَعَاتِ الصَّلٰوةِ

آئمہ ثلاثہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ) اس امر پر متفق ہیں۔ کہ نماز کی تمام رکعات

فَرْضٌ بِحَيْثُ لَوْ تَرَكَهَا الْمُصَلِّي عَامِدًا فِي رَكْعَةٍ مِنَ الرَّكْعَاتِ بَطَلَتِ الصَّلٰوةُ لَا فَرْقَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ الصَّلٰوةُ مَفْرُوْضَةً اَوْ غَيْرَ مَفْرُوْضَةٍ اَمَّا لَوْ تَرَكَهَا سَهْوًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَاْتِيَ بِالرَّكْعَةِ الَّتِيْ تَرَكَهَا فِيْهَا۔

میں سورت فاتحہ پڑھنا ایسا فرض ہے۔ کہ اگر نماز پڑھنے والا جان بوجھ کر نماز کی رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں بھی سورت فاتحہ چھوڑ دے۔ تو نماز باطل ہوجائے گی۔ اس حکم میں نماز فرضی۔ اور غیر فرضی برابر ہے۔ لیکن اگر بھول کر چھوڑ دے تو جس رکعت میں سورت فاتحہ چھوڑ دی ہے۔ اس کو دوبارہ پڑھے۔

(نیز ملاحظہ ہو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۲۴ ج ۳، تفسیر خازن ص ج ۱، ترمذی ص ۴۲ ج ۱ وغیرہا)؛۔

اور جمہور صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و تبع تابعین اور اکثر آئمہ سلف و خلف کا یہی مذہب ہے۔ (کمامر)۔ اب اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ امام ابوحنیفہؒ و امام محمدؒ اور بعض علمائے احناف و مشائخین حنفیہ و اولیائے عظام۔ اور جماعت صوفیہ کے نزدیک بھی مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔ تو ہر مومن فاتحت اور انصاف پسند آدمی کے نزدیک یہ مسئلہ بالکل طے ہوگیا۔ کیوں کہ جب قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق احادیث کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور جمہور صحابہ کرام

اور اکثر ائمہ اسلام کا یہی مسلک ہے (کما سبق) اور اگر آئمہ اربعہ اس مسئلہ پر متفق ہو جائیں۔ تو کسی مسلمان کو بھی انکار اور نزاع کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ

۲۵۶۔ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ مُحَمَّدٍ قَوْلَانِ اَحَدُھُمَا عَدَمُ وُجُوْبِھَا عَلَی الْمَاْمُوْمِ بَلْ وَلَا تُسَنُّ وَ ھٰذَا قَوْلُھُمَا الْقَدِیْمُ اَدْخَلَہٗ مُحَمَّدٌ فِیْ تَصَانِیْفِہِ الْقَدِیْمَۃِ وَ انْتَشَرَتِ النُّسَخُ اِلَی الْاَطْرَافِ وَ ثَانِیْھِمَا اِسْتِحْسَانُھَا عَلٰی سَبِیْلِ الْاِحْتِیَاطِ وَ عَدَمِ کَرَاھَتِھَا عِنْدَ الْمُخَافَۃِ لِلْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَقْرَءُوْا

یعنی امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے اس مسئلہ (قرآت فاتحہ خلف الامام) میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مقتدی کے لیئے الحمد شریف نہ واجب ہے۔ نہ سنت اور یہ اُن کا پہلا قول ہے۔ امام محمدؒ نے اپنی قدیم تصنیفات میں اسی قدیم قول کو داخل کیا۔ اور ان کے نسخے اطراف میں پھیل گئے۔ (اس لیئے یہ قول زیادہ مشہور ہو گیا)۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مقتدی کو اخفیاطاً امام کے پیچھے۔ سورت فاتحہ پڑھنا مستحسن و بہتر ہے۔ اور آہستہ

بِشَيْءٍ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ عَطَاءٌ كَانُوْا يَرَوْنَ عَلَى الْمَامُوْمِ الْقِرَاءَةَ فِيْمَا يَسِرُّ فَرَجَعَا مِنْ قَوْلِهِمَا الْاَوَّلِ اِلَى الثَّانِيْ اِحْتِيَاطًا۔

غیث الغمام حاشیہ امام الکلام ص ۱۵۶۔

نماز میں کوئی کراہت نہیں ہے (یہ قول اس لیئے اختیار کیا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرام مقتدیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ جب میں بلند آواز سے پڑھ رہا ہوں۔ تو سوائے سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

اور امام صاحب کے استاد حضرت عطا جلیل القدر تابعیؒ نے فرمایا۔ کہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نماز جہری و سری میں مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ (پس ان دلائل صحیحہ کی بنا پر امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ نے احتیاطاً اپنے پہلے قول سے رجوع کیا اور دوسرے قول کے قائل ہو گئے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔ آئمہ دین کا یہی شیوہ تھا۔ جب اپنے قول کے خلاف حدیث کو دیکھتے۔ تو اپنے قول کو چھوڑ دیتے اور صحیح حدیث کے مطابق فتوے صادر فرماتے۔ اسی لیئے امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا:

إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ إِنْ تَوَجَّهَ لَكُمْ دَلِيْلٌ فَقُوْلُوْا بِهٖ ..... در مختار صفحہ ۵۰ جلد ۱ مع رد المختار

یعنی حدیث میرا مذہب ہے۔ اگر تم کو کوئی دلیل قرآن وحدیث سے مل جائے۔ تو اس پر عمل کرو۔ اور اسی کے مطابق فتوے دیا کرو۔

امام صاحب کا یہ ارشاد بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَ كِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهٗ فَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قِيْلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُخَالِفُهٗ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيْلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهٗ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ۔
عقد الجید صفحہ ۵۳

یعنی جب میرا قول قرآن مجید کے خلاف ہو۔ تو میرا قول چھوڑ دو۔ کہا گیا۔ جب آپ کا قول حدیث کے خلاف ہو۔ تو ہم کیا کریں۔ امام صاحب نے فرمایا۔ میرے قول کو چھوڑ دو۔ کہا گیا کہ جب آپ کا قول صحابہ اکرامؓ کے قول کے مخالف ہو۔ فرمایا۔ اس وقت بھی میرے قول کو چھوڑ دو۔

چونکہ قرأت فاتحہ خلف الامام کی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہیں۔ لہٰذا آپ کی وصیت إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ کے

مطابق آپ کا اصل فتوے یہی ہے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر ہمیشہ آخری فتوے کا اعتبار ہوتا ہے امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ میزان کبرٰی صہ ۴۳ ج ۱ طبع دہلی میں فرماتے ہیں میں فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مَذْهَبَ الْاِمَامِ (اَبِیْ حَنِیْفَۃَ) حَقِیْقَۃُ هُوَ مَاقَالَهٗ. وَلَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ اِلٰی اَنْ مَاتَ در مختار صہ ۵۰ ج ۱

یعنی امام ابوحنیفہ کا حقیقی مذہب وہ ہے۔ جو آپ نے فرمایا۔ اور پھر اس سے وفات تک رجوع نہیں کیا۔

درمختار صہ ۵۰ ج ۱ میں ہے۔

وَ اِنَّ الْمَرْجُوْعَ عَنْهُ لَیْسَ قَوْلًا لَهٗ۔ در مختار صہ ۱۵۰ ج ۱

یعنی جس قول سے آپ نے رجوع فرما لیا۔ وہ آپ کا قول ہی نہیں ہے۔

وَ اِنَّ الْمَهْجُوْعَ عَنْهُ لَیْسَ قَوْلًا لَهٗ۔ در مختار صہ ۱۵۰ ج ۱

اِنَّ مَا رَجَعَ عَنْهُ الْمُجْتَهِدُ لَا یَجُوْزُ الْاَخْذُ بِهٖ

یعنی جس قول سے مجتہد وامام نے رجوع کر لیا ہو۔ اس قول کو لینا اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

چوں کہ امام صاحب نے پہلے قول (عدم جواز فاتحہ) سے رجوع کر لیا ہے۔ اور بعد میں قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہو گئے۔ لہذا اس مسئلہ میں آپ کا صحیح مذہب یہی ہے۔ کہ مقتدی امام کے پیچھے

سورۃ فاتحہ احتیاطاً ضرور پڑھا کرے۔

۲۵۲۔ امام نوویؒ شرح مہذب صفحہ ۲۲۷ ج ۳ مصری میں لکھتے ہیں۔

لٰکِنْ تَسْتَحِبُّ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ تَجِبُ — یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ واجب ہے۔

۲۵۳۔ کِتَابُ الْفِقْہِ عَلَی الْمَذَاہِبِ الْاَرْبَعَۃِ صفحہ ۲۲۹ ج ۱ طبع اول میں ہے۔

اِنَّمَا ھِیَ وَاجِبٌ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ — یعنی حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور سنت مؤکدہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

حنفی مذہب کے اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول شاشی صفحہ ۸ پر ہے

۲۵۴۔ وَ قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ وَاجِبَۃٌ بِحُکْمِ الْخَبَرِ — یعنی حدیث کی رو سے سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

اور حاشیہ نمبر ۶ پر ہے۔ وایجاب الفاتحۃ عملاً بالخبر

امام ربانی حضرت عبد القادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں۔

فَاِنْ تَرَکَ وَاجِبًا سَاھِیًا سَجَدَ بِسُجُوْدِ السَّھْوِ وَ اِنْ — یعنی اگر نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر چھوڑ

تَرَكَہٗ عَامِدًا بَطَلَتِ الصَّلٰوۃُ۔ | دے۔ تو سجدہ سہو کرے۔ اور اگر جان بوجھ کر چھوڑے گا۔ نماز باطل ہوجائے گی۔

عمدًا (جان بوجھ کر) نماز میں سورت فاتحہ چھوڑنے والے پر صاحب کا ارشاد غور سے پڑھ لیں۔

۲۵۵۔ ۶ جامع الرموز نماز ابو حنیفۃ و محمد لا باس بہ۔ آوردہ اند۔۔ مسک الختام | امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ سے قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق لا بأس بہ کا لفظ منقول ہے۔

شرح بلوغ المرام ص۲۱۹ ج۱۔ مطبع نظامی۔ جامع الرموز ص۵۶ | یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حنیفہ

۲۵۶۔ ۷ ور قولے از ابو حنیفہ در نماز سریہ بے کراہت جائز است مسک الختام ص۲۱۹ ج۱ | کے ایک قول میں نماز سری میں مقتدی کے لیے سورت فاتحہ بلا کراہت جائز ہے۔

۲۵۷۔ ۸۔ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ لَا بَأْسَ بِاَنْ یَّقْرَأَ الْفَاتِحَۃَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبِمَا شَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مفصل | امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مقتدی کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ ظہر وعصر میں (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ اور جو قرآن سے چاہے

الخطاب بر حاشیہ الکتاب پڑھ لے

المستطاب ص۲۹۸ ازانورشاہ کشمیری حنفی

انورشاہ صاحب کشمیری المقدمۃ الغزنویہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۵۸۔ ۹ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا الْقِرَاءَةَ لِلْمُقْتَدِیْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ صَلٰوۃِ الْمُخَافَتَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ الْاَوَّلِ فَصْلُ الْخِطَابِ ۔ ص۲۹۸

ہمارے بعض اصحاب نے مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سری نماز میں (سورۃ فاتحہ) پڑھنے کو پسند کیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول اوّل بھی یہی ہے۔

۲۵۹۔ نمبرا حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ ص۱۰۱ ج۱ میں ہے۔

وَیُسْتَحْسَنُ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِحْتِیَاطِ فِیْمَا یُرْوٰی عَنْ مُحَمَّدٍ

یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا مستحسن و بہتر ہے۔ جیسا کہ امام محمدؒ سے مروی ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی اس پر لکھتے ہیں۔

لِاحْتِمَالِ اَنْ یَکُوْنَ الْوَاقِعُ مَاقَالَ الشَّافِعِیُّ حَاشِیَہ ھَدَایَۃ ص۱۰۱ ج۱

یعنی ممکن ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کا فتویٰ صحیح ہو۔ اس لئے احتیاطاً امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لیناہی بہتر ہے یعنی امام محمدؒ و امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سری نماز میں مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لینا بہتر ہے جیسا کہ ہدایہ مجتبیٰ شرح مختصر قدوری وغیرہما میں اسکی تصریح ہے اور ہمارے

۲۶۰۔ وَیُرْوٰی عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ اسْتَحْسَنَ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ لِلْمُؤْتَمِّ فِی السِّرِّیَّۃِ وَرُوِیَ مِثْلُہٗ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ صَرَّحَ بِہٖ فِی الْھِدَایَۃِ وَالْمُجْتَبٰی شَرْحِ

مُختصرِ القدوری وَغیرِھِمَا وَھٰذا	(حنفیہ) کثیر مشایخ کا یہی مختار
ھُوَ مختارُ کثیرٍ مشایخنا وَعلیٰ ھٰذا لَا	مذہب ہے۔ اور جہری نمازوں
یُسْتَنْکَرُ اِسْتِحْسَانًا فِی الْجَھْرِیَۃِ	میں بھی استحساناً مقتدی کو امام
اَیْضًا اَثْنَاءَ سَکْتَاتِ الْاِمَامِ	کے سکتوں میں سورت فاتحہ پڑھ
بِشَرْطٍ اَنْ لَایُخِلَّ بِالْاِسْتِمَاعِ	لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ
عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ص۱۵۳ ج۱	استماع میں مخل نہ ہو۔

۲۶۱۔ ۱۲، حنفی مذہب کے بہت بڑے امام علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۲۹ ج۳ میں لکھتے ہیں۔

بعض اصحابنا استحسنوا	ہمارے بعض فقہاء حنفیہ تمام
ذلك علی سبیل الاحتیاط	نمازوں میں مقتدی کے لیے امام
فی جمیع الصلوات۔	کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو
	مستحسن (بہتر) جانتے ہیں۔

۲۶۲۔ ۱۳، ملاجیون حنفی استاد بادشاہ عالمگیر تفسیر احمدی ص۲۸۱ علیمی دہلی میں لکھتے ہیں۔

فَاِنْ رَاَیْتَ الطَّائِفَۃَ	یعنی صوفیہ کرام کی جماعت اور
الصُّوفِیَّۃَ وَالْمَشَائِخَ الْحَنَفِیَّۃَ	مشائخین حنفیہ (حنفی مذہب
تَرَاھُمْ یَسْتَحْسِنُوْنَ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ	کے بڑے بڑے بزرگ) کو دیکھو
لِلْمُؤْتَمِّ کَمَا اِسْتَحْسَنَہٗ	گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔
مُحَمَّدٌ اَیْضًا اِحْتِیَاطًا فِیْمَا	کہ یہ سب کے سب مقتدی

رُوِیَ عَنْہُ کے لئے سورت فاتحہ پڑھنے کو بہتر و مستحسن جانتے تھے۔

ابو حفص کبیر حنفیؒ

۲۶۳: ۱۴۷ھ ابو حفص کبیر حنفی مذہب کے بہت بڑے امام اور مشہور فقیہ ہیں اور امام محمدؒ کے تلامذہ سے ہیں۔ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ وہ در کفایہ از امام محمد و ابو حفص عدم کراہت قرأت فاتحہ خلف امام نقل کردہ۔ مسک الختام ص۲۱۹ ج۱ – امام الکلام ص۲۱

شیخ عبد الرحیم حنفی

۲۶۴۔ ۱۵ھ شیخ الاسلام عبد الرحیم حنفی مذہب کے مجتہد گذرے ہیں۔ باوجود حنفی المذہب ہونے کے امام ابو حنیفہؒ کے قول قدیم کو چھوڑ کر قول جدید کے مطابق امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کے قائل تھے۔ اور امام کے پیچھے خود بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔

لَوْ كَانَ فِيْ فَمِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمْرَةٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُقَالَ لَا صَلٰوةَ لَكَ۔ اِمَامُ

یعنی قیامت کے دن میرے منہ میں انگارہ ہو تو میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ مجھ سے کہا

الکلام ص۲۰	جائے۔ کہ تیری نماز ہی نہیں
رمسک الختام $\frac{۲۱۹}{ج-۱}$	ہوتی۔

حضرت عبد القادر جیلانیؒ

۲۶۵ ۔۱۴۔ فَاِنَّ قِرَاۃَ اَلْفَاتِحَۃِ وَھِیَ رُکْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوۃُ بِتَرْکِھَا ۔	یعنی سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض اور نماز کا رکن ہے۔ سورت فاتحہ کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

غنیۃ الطالبین ص۵۳ مطبع دہلی مترجم فارسی :۔

دوسری جگہ بھی نماز کے ارکان بیان کرتے ہوئے سورت فاتحہ کو نماز کا رکن قرار دیا ہے۔

۲۶۶ ۔۱۵۔ وَقِرَاۃُ الْفَاتِحَۃِ	یعنی نماز کے ارکان میں سے
غنیۃ الطالبین	سورت فاتحہ کا پڑھنا بھی ایک
ص۱۰	رکن ہے۔

واضح رہے کہ نماز کے رکن کی ادائیگی میں کوئی دوسرا آدمی متحمل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر شخص کو خود وہ رکن ادا کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔ جیسے رکوع اور سجدہ وغیرہ۔

اور ص۱۲ پر فرماتے ہیں۔

وَاِنْ تَرَکَ رُکْنًا عَامِدًا اَوْ	یعنی نماز پڑھنے والا اگر نماز کا

اَوْ سَاهِيًا بَطَلَتْ	کوئی رکن جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑ دے۔ تو وہ نماز باطل ہو جائے گی

* * * *

*

محمد بن احمد بن علی البخاری معروف بہ نظام الدین اولیاءؒ المتوفی ۷۲۵ھ

۲۶۷۔ نمبر ۱۸، سید عبدالحی حنفی ندوی نزھۃ الخواطر صفحہ ۱۲۶ ج ۲ میں نظام الدین اولیاء کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

قَالَ الْكِرْمَانِيُّ فِيْ سِيَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّهُ كَانَ حَنَفِيًّا وَ لٰكِنَّهُ يُجَوِّزُ الْقِرَاءَةَ بِالْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَ كَانَ يَقْرَأُهَا فِيْ نَفْسِهِ فَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ بَعْضُ اَصْحَابِهِ بِمَا يُنَافِيْ . اِنِّيْ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ فِيْهِ	علامہ کرمانی نے سیر العلماء میں لکھا ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاء باوجود حنفی ہونے کے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو تجویز کرتے تھے۔ یعنی اپنے معتقدین سے پڑھنے کی فہمائش کرتے تھے۔ اور خود بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

———*———

جَنَّۃٌ فَقَالَ صَحَّ عَنْہُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَالْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ مُشْعِرٌ بِالْوَعِیْدِ وَ الثَّانِیْ بِبُطْلَانِ الصَّلٰوۃِ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِالْفَاتِحَۃِ وَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَتَحَمَّلَ الْوَعِیْدَ وَلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ تُبْطَلَ صَلٰوتِیْ۔

کسی مرید نے پیش کیا۔ کہ مروی ہے۔ کہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اُس کے منہ میں انگارہ ہو گا۔ آپ نے جواباً فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں ہے۔ کہ جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں ہوتی پہلی میں وعید ہے۔ اور دوسری میں سورت فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز کا باطل ہونا ہے۔ لہذا میں وعید برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن اپنی نماز کا باطل ہونا برداشت نہیں کر سکتا۔"

۲۶۸۔ نمبر ۱۹ جلال الدین الحسین بن احمد البخاری معروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ المتوفی ۷۸۵ھ

سید عبدالحی حنفی ندوی نزہۃ الخواطر ص ۱۰۰ ج ۲ طبع ثانی میں ان کے ذکر میں لکھتے ہیں

وَ کَانَ یُجَوِّزُ الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ کَمَا فِیْ جَامِعِ الْعُلُوْمِ وَ کَانَ یُجَوِّزُ

یعنی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو جائز فرماتے تھے۔ اور نماز باجماعت

صَلٰوۃَ الْغَائِبِ مِنَ الْمَوْتٰی جنازہ بھی جائز فرماتے تھے
کَمَا فِی الْخِزَانَۃِ

۲۶۹- ہمزہ ۲ اللہ المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم ص۶۶۵ میں ہے۔
دعا گو اسی جہت سے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے۔۔۔۔۔۔ امام اگرچہ رکوع میں چلا جاتا ہے۔ میں جب تک فاتحہ کو تمام نہیں پڑھ لیتا ہوں رکوع نہیں کرتا ہوں۔

۲۷۰- ہمزہ ۲۱ ص۶۶۶-۶۶۷ پر ہے۔
جب تک میں فاتحہ پوری نہیں پڑھ لیتا ہوں۔ رکوع نہیں کرتا ہوں۔

وَقَالَ الشَّافِعِیُّ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ فِی الصَّلٰوۃِ فَرْضٌ لِلْمُقْتَدِیْ وَ لِلْمُقْتَدِیْ وَفِی رِوَایَۃٍ عِنْدَنَا قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ مُسْتَحَقٌّ کَمَا قَالَ فِی الْمُتَّفَقِ وَکُلُّ مَا وُجُوْبُہٗ مُخْتَلَفٌ فَفِعْلُہٗ اَوْلٰی وَلَا یَخْلُفُ۔ اللہ المنظوم	امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ فاتحہ الکتاب نماز میں فرض ہے امام و مقتدی دونوں پر اور ایک روایت میں نزدیک ہمارے پڑھنا فاتحہ کا پیچھے امام کے لائق ہے۔ جیسا کہ متفق میں کہا ہے ہر وہ چیز کہ اس کا وجوب مختلف فیہ ہے۔ اس کا کرنا بہتر ہے

ص۶۶۶ - ۶۶۷ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ
ج-۲

ص۶۶۶-۶۶۷ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ
ج-۲

۲۷۱ - ۲۲ شیخ محمد ارشد جونپوری متوفی ۱۱۱۳ھ

کان یقرأ الفاتحۃ فی صلوۃ السریۃ - نزھۃ الخواطر ص ۲۷۲ ج ۲

ص ۲۷۲ ج ۲ -

۲۷۲ - ۲۳ شیخ محمد رشید عثمانی جونپوری مصنف رشیدیہ

متوفی ۱۰۸۳ھ

ومن مختاراتہ انہ کان یقرأ الفاتحۃ خلف الامام فی صلوۃ

السریۃ نزھۃ الخواطر ص ۳۶۹ ج ۵

شمس الدین مرزا مظہر جان جاناں

۲۷۳ - ۲۴) ابجد العلوم ص ۹۰۰ میں ان کے ذکر میں لکھا ہے۔

ویقوی قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام یعنی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو قوی بتاتے تھے۔

نیز ملاحظہ ہو مسک الختام ص ۲۱۹ ج ۱

---

۲۷۴ - ۲۵ دست در نماز برابر سینہ می بست و فاتحہ خلف الامام می خواند و رفع سبابہ می کرد۔ تفہمات ص ۱۱۳ -

یعنی نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور (تشہد میں) رفع سبابہ کرتے تھے۔

۲۷۵ - ۲۶ شیخ احمد فیاض امیٹھوی
احد الفقہاء المشہورین فی عصرہ وکان
یقرأ الفاتحۃ خلف الامام فی الصلوات
نزھۃ الخواطر ص ۳۲ ج ۴

یعنی شیخ احمد فیاض تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے

شیخ حسن عجمی حنفی رح

۲۷۶۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ در انسان العین فی مشائخ الحرمین صہ ۲۷ از شیخ خود ابو طاہر مدنیؒ نقل کردہ اند، کہ مے گفت۔ شیخ حسن عجمی حنفی بود۔ اما در سفر جمع میکرد درمیان ظہر و عصر و مغرب و عشاء بود در حالت اقتدا و سورت فاتحہ مے خواند۔ مسک الختام صہ ۲۳۸ ج ۱ انفاس العارفین صہ ۱۸۹ طبع ملتان۔

یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے استاد شیخ ابوطاہر مدنیؒ نے فرمایا۔ کہ شیخ حسن عجمی باوجود حنفی ہونے کے سفر میں جمع بین الصلوٰتین کرتے تھے۔ یعنی سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

مرزا حسن علی حنفی رح

۲۷۷۔ صہ ۲۸ مرزا حسن علی محدث لکھنوی را دریں باب رسالہ مستقل است، در آں اثبات قرأت فاتحہ از کتب حنفیہ کردہ۔ مسک الختام شرح بلوغ المرام صہ ۲۱۹ ج ۱ یعنی مرزا حسن علی حنفی لکھنوی کے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں قرأت فاتحہ خلف الامام کو کتب حنفیہ سے ثابت کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ

۲۷،۸۲ - ۲۹۔ حضرت شاہ ولی اللہ اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کے متعلق انفاس العارفین ص۹۶ طبع ملتان میں لکھتے ہیں۔

کہ در اقتدا سورت فاتحہ می خواندند و در جنازہ نیز۔

یعنی شاہ عبدالرحیم امام کی اقتدا میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور نماز جنازہ میں بھی۔

شیخ عبدالاحد نے اس سلسلہ میں عرض کیا۔

کہ مشابہ آں است کہ جماعتے پیش بادشاہ بغرض احوال خود ایستادہ شوند۔ آں جا ادب آں است۔ کہ ہمہ کار عرض بیکے گذارند نہ ہریکے گوید

یعنی جب بادشاہ کی خدمت میں وفد حاضر ہو۔ تو مناسب و ادب یہ ہے کہ سب کی طرف سے ایک ہی شخص تمام وفد کے کام پیش کر دے۔ نہ کہ ہر شخص بولنا شروع کر دے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب نے جواب میں فرمایا۔

قیاس مع الفارق است اصل در صلوٰۃ مناجات و تہذیب نفس است بدماد خضوع چنانچہ حدیث لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتَابِ دلالت مے کند۔ خدائے تعالےٰ سمیع است یوجہ

اگر ہمہ عالم در یک میدان ایستادہ شوند۔ ہر یکے بہ لغتے چیزی گوید۔ استماع مناجات یک را مناجات دیگرے خلل نہ کند۔

یعنی یہ قیاس مع الفارق ہے۔ (جو درست نہیں کیوں کہ دونوں میں فرق ہے۔ نماز تو اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز ہے۔ اور دعا و عاجزی کے ذریعہ نفس کی اصلاح ہے۔ چنانچہ حدیث لَاصَلٰوۃَ لِمَن لَّمْ یَقْرَاْ بِاُمِّ الْکِتَابِ دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع (سننے والا) ہے۔ کہ اگر سارا جہان ایک میدان میں (ایک ہی وقت میں) اپنی مختلف زبانوں میں اپنی معروضات پیش کرے۔ تو اللہ تعالیٰ سب کی معروضات کو سن لے گا۔ اور کسی کی عرض کسی دوسرے کی عرض میں خلل پیدا نہیں کر سکے گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں ج ۲ ص ۲ میں اَلْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَا بُدَّ مِنْهَا فِی الصَّلٰوۃِ کے تحت ان امور کا۔ جن کے چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

۲۷۹۔ ۳۰ وَمَا ذَکَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَفْظِ الرُّکْنِیَّۃِ — یعنی اُس چیز کے چھوڑ دینے سے بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا

كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔	فرض ہے۔جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن قرار دیا ہے۔جیسا کہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔
۲۸۰۔ ۳۱۔ فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَأْ اِلَّا عِنْدَ اِسْكَاتَةٍ وَاِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخِيَرَةُ فَاِنْ قَرَءَ الْفَاتِحَةَ فَلْيَقْرَأِ الْفَاتِحَةَ قِرَاءَةً لَا يُشَوِّشُ عَلَى الْاِمَامِ وَهٰذَا اَوْلَى الْاَقْوَالِ عِنْدِيْ۔ حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ ص۹ ج۲	یعنی اگر امام جہر سے قرأت کر رہا ہو۔ تو مقتدی امام کے سکتوں میں پڑھے۔ اور اگر امام سری قرأت کرے۔تو مقتدی کو اختیار ہے۔جب چاہے پڑھے۔ مقتدی کو سورت فاتحہ پڑھنے میں یہ اختیار کرنا چاہیے کہ امام کو غلجان میں نہ ڈال دے

(یعنی آہستہ آہستہ پڑھے) اور پڑھنے کا مسلک میرے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کی فرضیت کو ترجیح دی ہے۔ آپ کا فتوٰے بزبان فارسی در بارہ قرأت فاتحہ خلف الامام مع ترجمہ من وعن ذکر کیا جاتا ہے

سوال

۲۸۱ ـ ۳۲ مقتدی را باقتدائے امام در نماز بلاحظہ حدیث لَا صَلوٰةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ و آیت کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا چہ حکم خواہد شدہ و از قول ابوحنیفہؒ چناں معلوم می شود کہ خواندن فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را ممنوع است۔ و نزد شافعیؒ بغیر خواندن فاتحہ عدم جواز الصلوٰة قرار یافتہ چہ باید کرد۔ و عمل برفتوائے کدام بزرگ دریں امر مستحسن است۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔ فقط

ترجمہ۔ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق بلحاظ حدیث لَا صَلوٰةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اور بہ لحاظ آیت کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ کیا حکم ہوگا۔ اور امام ابوحنیفہ کے قول سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا مقتدی کے لیئے منع ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔ کیا کرنا چاہیئے ۔ اور کس بزرگ کے فتوے پر عمل کرنا بہتر ہے؟

جواب

خواندن سورت فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را نزد امام ابوحنیفہؒ ممنوع است۔ و نزد محمدؒ ہر گاہ کہ امام حنفی بخواند جائز بلکہ اولیٰ۔ و نزد شافعیؒ بدون خواندن فاتحہ عدم جواز الصلوٰة و نزد فقیر ہم قول شافعیؒ

ارجح است واولیٰ۔ چراکہ بملاحظہ حدیث صحیح لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بطلان نماز ثابت می شود۔ وقول ابوحنیفہؒ جا بجا وارد است کہ جائیکہ حدیث صحیح وارد شود۔ وقول من خلافش افتد۔ قول مارا ترک باید نمود۔ وبہ حدیث عمل باید کرد۔ وحال آیہ کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الآیۃ این است کہ ہرگاہ امام سورت دیگر ضم کند۔ مقتدی خاموش گردیدہ سماعت کند نہ کہ برائے سورت فاتحہ کہ ام الکتاب است۔ مستثنیٰ است از مفہوم بعض احادیث صحیحہ وعلمائے محققین ومحدثین ومفسرین دریں باب بسیار گفتگو کردہ اند۔ منقح بریں معنی گردید کہ سورت فاتحہ دریں امام باید خواند بایں طور ہرگاہ امام لفظ الحمد بخواند۔ مقتدی بشنود وبگوید الحمد للہ تا آخر سورت۔ ہمیں طور باخفاء ضم کردہ باشد۔ وہرگاہ امام بآمین برسد۔ ہمہ مقتدیان بگویند با مد و بجہر آمین ودریں باب ہم در صحیح امام بخاری حدیثے دارد۔

الحال شان نزول موافق بیان وتحقیقات الشیخ الاکمل شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دریافت باید کرد کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد مدینہ نماز ادا می فرمودند وصحابہ نیز باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز می خواندند وہر سورت را کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بجہر ضم می فرمودند۔ ومقتدیان آن را بخفی می خواندند۔ ہرگاہ کہ امام تمام نمودہ شروع سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِي آیات فرمودند

صحابہؓ نیز بمتابعت شروع سورت مذکورہ نمودند۔ دریں اثنا ایں آیت نازل گردید۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الآیۃ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند وَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ از ایں جا صاف ثابت شد کہ آیت مذکورہ برائے ممانعت سورت دیگر وارد گردید، نہ کہ برائے فاتحہ۔ و باز ہمہ صحابہ بہ تبعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورت فاتحہ ہمیشہ ادا می نمودند، گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت نفرمود۔ ولہذا لازم است کہ ضم فاتحہ مقتدی بہ تبعیت امام نیز کردہ باشند داخل تابعان۔ مفسرین و محدثین خواہد شد۔ ودریں معنی از ترک فاتحہ خلاف حدیث صحیح عملش واقع خواہد شد۔ وچہ عجیب کہ صحت ایں حدیث بامام ابوحنیفہؒ نرسیدہ باشد۔ ہرگاہ الحال از صدہا و ہزارہا مردم علماء محققین مثل امام بخاریؒ و صاحب مسلمؒ وغیرہم صحت ایں ثابت شد۔ از ترکش ملام مطعون خواہد شد۔

ترجمہ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا منع ہے۔ اور امام محمدؒ (شاگرد امام صاحب) کے نزدیک جب امام آہستہ پڑھے۔ تو مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا جائز بلکہ اولی (بہتر) ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ فقیر (شاہ عبدالعزیز صاحبؒ) کے نزدیک بھی امام شافعیؒ کا قول زیادہ راجح اور بہتر ہے۔ کیوں کہ حدیث میں لَا صَلوٰةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (بغیر سورت فاتحہ کے

نماز نہیں ہوتی ۔) سے نماز کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد بجا وارد ہے کہ جس جگہ صحیح حدیث وارد ہو۔ اور میرا قول اس کے خلاف ہو تو میرا قول چھوڑ کر حدیث پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور آیت کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب امام سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد دوسری سورت ملاتے۔ تو مقتدی خاموش ہو کر سنے نہ کہ یہ خاموشی سورت فاتحہ کے لیئے ہو۔ کیوں کہ اُم الکتاب (سورت فاتحہ) بعض احادیث صحیحہ کی بنا پر عموم (آیت) سے مستثنیٰ ہے۔ اور علماء محققین ومحدثین ومفسرین نے اس مسئلہ کے بارہ میں مفصل گفتگو فرمائی ہے۔ تمام گفتگو کا نتیجہ وخلاصہ یہ ہے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح کہ جب امام لفظ الحمد پڑھے۔ تو مقتدی سن کر الحمد للہ کہے۔ پھر اسی طرح پوری سورت آہستہ پڑھ لے۔ جب امام آمین پر پہنچے۔ تو سب مقتدی بلند آواز سے آمین کہیں۔ اور اس بارہ میں بھی صحیح بخاری میں حدیث وارد ہے۔ اب اس آیت کا شانِ نزول موافق بیان و تحقیقات شیخ کامل شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے معلوم کرنا چاہیئے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد (نبویؐ) میں نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد

جب سورت کو بلند آواز سے پڑھتے۔ تو مقتدی۔ صحابہ کرامؓ بھی اس سورت کو آہستہ پڑھا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی الاٰیۃ شروع کی۔ تو صحابہ کرامؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اس سورت کو (آہستہ) پڑھنا شروع کر دیا۔ اسی اثنا میں یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الاٰیۃ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاءَۃٌ لَّہٗ یہاں سے صاف ثابت ہوا۔ کہ یہ آیت سورت فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھنے سے منع کے لیے نازل ہوئی ہے۔ نہ کہ سورت فاتحہ سے۔ اور پھر تمام صحابہ کرامؓ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ کو) کبھی منع نہیں فرمایا۔

پس لازم ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرے تاکہ مفسرین ومحدثین کے تابعداروں میں شامل ہو جائے۔ اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھنے سے اس کا عمل صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ اس حدیث کی صحت (یا حدیث ہی) امام ابوحنیفہؒ تک نہ پہنچی ہو۔ جب حال یہ ہو۔ کہ صدہا۔ سینکڑوں۔ بلکہ ہزاروں علماء محققین مثل

امام بخاریؒ و امام مسلمؒ وغیرہم کے نزدیک یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے "تو مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ چھوڑنے سے قابل ملامت اور مستوجب طعن ہوگا۔ نقلا۔

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

۲۸۲۔ ۳۳ اَلٰکِنُ یَظْهَرُ بَعْدَ التَّاَمُّلِ فِی الدَّلَائِلِ اِنَّ الْقِرَأَۃَ اَوْلٰی مِنْ تَرْکِهَا۔

تنویر العینین ص۲۹ لاہور ایضا

یعنی دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے سے پڑھنا بہتر ہے۔

۲۸۳۔ ۳۴ مولانا خرم علی بلھوری۔ نزھۃ الخواطر ص۵۸ ج ۷

ولہ رسالۃ فی قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام فی الصلوۃ =

نزھۃ الخواطر۔ ص۱۵۸ ج ۷

حضرت مولانا عبدالحی حنفیؒ

مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل کتاب امام الکلام کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے باوجود حنفی ہونے کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کو نماز سری میں الحمد شریف پڑھنا مستحسن و مستحب ہے۔ اور نماز جہری میں بھی سکتات امام میں پڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ امام الکلام ص۱۵۶ پر

لکھتے ہیں۔

۲۸۴۔ ۳۵۔ فَاِذَنْ ظَهَرَ حَقَّ الظُّهُوْرِ اَنَّ اَقْوَى الْمَسَالِكِ الَّتِيْ سَلَكَ عَلَيْهَا اَصْحَابُنَا

یعنی نہایت اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ جن مسلکوں کو ہمارے فقہاء حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ قوی یہی مسلک ہے۔

هُوَ مَسْلَكُ اِسْتِحْسَانِ الْقِرَاءَةِ فِي السِّرِّيَّةِ كَمَا هُوَ رِوَايَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَاخْتَارَهَا جَمْعٌ مِنْ فُقَهَاءِ الزَّمَنِ وَاَنَا اَرْجُوْا مِنْ جَاءٍ مُوْثِقًا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمَّا جَوَّزَ الْقِرَاءَةَ فِي السِّرِّيَّةِ وَاسْتَحْسَنَهَا لَا بُدَّ اَنْ يُجَوِّزَ الْقِرَاءَةَ فِي الْجَهْرِيَّةِ فِي السَّكَتَاتِ عِنْدَ وِجْدَانِهَا لِعَدَمِ الْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ۔

کہ مقتدی کے لیئے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا سری نماز میں مستحسن ہے جیسا کہ امام محمدؒ سے روایت ہے۔ اور اسی مسلک کو فقہائے زمانہ کی جماعت نے اختیار کیا ہے۔ اور میں امید واثق رکھتا ہوں۔ کہ امام محمدؒ نے جب سری نماز میں مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کو جائز و مستحسن کہا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ جہری نمازوں میں بھی سکتات امام میں سورت فاتحہ پڑھنے کو جائز و مستحسن کہتے ہوں گے۔ کیوں کہ جہری نمازوں

سکنات امام کے وقت پڑھنے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

۲۸۵-سمہ ۳۶ء۔ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ صفحہ ۱۶۳ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

وَيَشْهَدُ لِجَوَازِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي السِّرِّيَّةِ وَكَذَا فِي الْجَهْرِيَّةِ أَثْنَاءَ السَّكْتَةِ حَدِيثُ عُبَادَةَ رض صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِي وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي مُعْجَمِهِ الصَّغِيرِ وَغَيْرُهُمْ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے نماز سری ہیں۔ اور نماز جہری میں سکتات میں سورت فاتحہ پڑھنے پر حضرت عبادہ رض کی یہ حدیث شہادت دے رہی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ پر قرآت دشوار ہوگئی سلام کے بعد آپ نے صحابہ کرام رض سے فرمایا۔ کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا اے اللہ تعالے کے رسول ہاں۔ اللہ تعالے کی قسم (ہم آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ

کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیوں کہ جس شخص نے سورت فاتحہ نہیں
اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں۔

۲۸۶۔ نمبر ۳۷۔ الحاصل جب آپ کو قرآت میں منازعت
اور تقل ہوا۔ اور لوگوں کا پڑھنا معلوم ہوا۔ تو آپؐ نے
حکم فرمایا۔

لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ	یعنی اگر جلدی جلدی سکتات
فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ	امام میں ہی پڑھتے ہو۔ تاہم
الْکِتَابِ	مت پڑھو (سوائے سورت

فاتحہ کے۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے سوا نماز نہیں ہوتی۔)

قوسین کے درمیان والا ترجمہ مولانا گنگوہی نے نہیں کیا۔
معلوم نہیں کیوں اور کس مصلحت کے تحت ان الفاظ کا ترجمہ
چھوڑ گئے ہیں۔

پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے۔ تو اگر سکتات
میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے۔ اور یہ قدر قلیل آیات میں۔ محل
ثنا میں ختم بھی ہو سکتی ہیں۔ اور خلط قرآت امام کی نوبت نہیں آتی۔
سبیل الرشاد صفحہ ۲۰، ۲۱ ایک نسخہ میں صفحہ ۱۶ ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ

۲۸۷ - نمبر ۳۸ - مولانا انور شاہ کشمیری حنفی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں کئی مقامات پر مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کو مباح قرار دیا ہے۔

حُكْمُهَا هٰهُنَا اَىْ — یعنی سورت فاتحہ مقتدی کے

لِلْمُقْتَدِىْ هُوَ الْاِبَاحَةُ — لیے مباح ہے۔

لَا غَيْرُ۔ فصل الخطاب برحاشیہ الکتاب المستطاب

ص ۲۷۸-۹۸
۲۴۴-۵

مولانا ظفر احمد عثمانی حنفی

مولانا صاحب کا مضمون فاتحہ کے متعلق فاران کراچی ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۰ء میں دو قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ اسی سے یہ اقتباس ہے۔

۲۸۸ نمبر ۳۹ اور امام محمدؒ کے قول میں سری نمازوں کی قید صراحۃً مذکور ہے۔ اور اس میں کسی کو نزاع نہیں۔ بلکہ ہم (حنفیہ) تو جہری نمازوں میں بھی امام کی قراءت سے پہلے پیچھے مقتدی کو قراءت فاتحہ کی اجازت دیتے ہیں۔

۲۸۹ - نمبر ۴۰ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ حنفیہ . . . سب کو جمع کر کے یہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں امام کی قراءت کے ساتھ

قرآت کرنا منع ہے۔ اس سے پہلے یا پیچھے سکتات امام میں اور سری نمازوں میں قرآت خلف الامام جائز یا مستحسن ہے۔

۲۹۰۔ ص ۱۴۱، اور جگہ لکھتے ہیں۔ جو لوگ سکتات امام کی رعایت کرکے سورت فاتحہ خلف الامام پڑھ سکیں۔ اس کو کسی نے ناجائز اور حرام نہیں کہا اسی طرح سری نمازوں میں بھی قرآت فاتحہ خلف الامام آہستہ آہستہ جائز ہے۔ جب کہ امام سے منازعت اور تشویش نہ ہو۔ فاران کراچی ص ۱۱۶

ہم اہل حدیث بھی یہی کہتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد شریف آہستہ پڑھے تاکہ امام سے منازعت اور تشویش نہ ہو۔

احناف کے تمام دلائل کے

متعلق مولانا عبدالحی حنفی کا فیصلہ

۲۹۱۔ ص ۱، لَمْ يَرِدْ فِي حَدِيثٍ مَرْفُوعٍ صَحِيحٍ النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

یعنی کسی مرفوع صحیح حدیث میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کی نہی (منع) وارد نہیں ہوئی

خَلْفَ الْإِمَامِ وَكُلُّ مَا ذَكَرُوْهُ مَرْفُوْعًا فِيْهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهٗ وَإِمَّا لَا يَصِحُّ تعلیق المجد علی موطا امام محمد ص ۱۰۱	اور اس بارے میں علماء حنفیہ جس قدر دلائل ذکر کرتے ہیں۔ یا تو وہ بے اصل اور من گھڑت ہیں۔ یا وہ صحیح نہیں ہیں۔
۲۹۲-۷۳ تَظْهَرُ اَنَّهٗ لَا يُوْجَدُ مُعَارِضٌ لِأَحَادِيْثِ تَجْوِيْزِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔ مَرْفُوْعًا۔ التعلیق المجد ص ۱۰۱	یعنی امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھنے کی احادیث کے معارض و مخالف کوئی مرفوع حدیث نہیں نہیں پائی جاتی حنفیہ کے دلائل کے جواب ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔
۲۹۳-۷۴ وَبِالْجُمْلَةِ لَا يَظْهَرُ لِأَحَادِيْثِ تَجْوِيْزِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ مُعَارِضٌ يُسَاوِيْهَا فِي الدَّرَجَةِ وَيَدُلُّ عَلَى الْمَنْعِ تعلیق المجد ص ۱۰۱۔	یعنی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کی احادیث سے درجہ کی کوئی مخالف و معارض حدیث نہیں ہے۔ اور نہ ہی (امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے) منع ہونے پر کوئی حدیث دلالت کرتی ہے

مولانا انور شاہ دیوبندی کا فیصلہ

انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

۱۔۲۵۔ وَلَمْ يَجِئْ عَنْهُ
ىٌ عَنِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ
مَامِ بِعُنْوَانِ النَّهْيِ صَرِيحًا
مَا يَأْتِيْ بَلْ إِمَّا كَرَاهَةُ
رَاءَةِ لِلْمُنَازَعَةِ أَوْكَرَاهَةِ
نَازَعَةِ لِعَيْنِهَا فصل الخطاب
حَاشِيَةُ الْكِتَابِ الْمُسْتَطَابِ ص۹۶

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مقتدی) کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کی صراحتاً نہی ثابت نہیں ہے۔ ہاں منازعت کے لیے (بلند آواز سے) کراہت قرأت ہے۔ یا نفس منازعت کی کراہت ہے۔

۲۹۔۲۶۔ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ
الْفَاتِحَةِ صَرِيحًا
فصل الخطاب
ص۵

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صریحاً مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے سے نہیں روکا۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ

جس طرح دوسری نمازوں میں ہر شخص کے لیے سورت فاتحہ فرض ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ میں بھی ہر شخص کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت اور ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱) سابقہ احادیث چونکہ ہر نماز کو شامل ہیں۔ کسی نماز کو مستثنٰے نہیں کیا گیا۔ لہٰذا وہ احادیث نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے پر بھی چسپاں ہیں۔ یعنی سابقہ احادیث کی رو سے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ ضروری ہے۔

۲۹۶۔ ۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اِنَّهَا سُنَّةٌ بخاری شریف ص۱۷۸ ج۱ کتاب الام ص۲۳۹ ج۱ البیہقی ص۳۸-۳۹ ج۴ ابوداؤد ص۱۰۰ ج۱ ترمذی ص۱۲۲ ج۱۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے سورت فاتحہ پڑھی اور (نماز کے بعد) فرمایا کہ (میں نے سورت فاتحہ کو جنازہ میں اس لیے پڑھا ہے) تاکہ تم جان لو کہ (نماز جنازہ میں) سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے

۲۹۷۔ (۳) علامہ عینی حنفی لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ .... کے تحت عمدۃ القاری ص۱۷۰ ج۸ میں لکھتے ہیں۔

اَیْ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ سُنَّةٌ

یعنی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۲۹۸۔ ۴ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ ص۵۵ ج۴ طبع بمبئی میں لکھتے ہیں۔ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا اَیْ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ۔

۲۹۹-(۵) وَقَالَ الْقَسْطَلَانِيُّ إِنَّهَا أَيْ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِي الْجَنَازَةِ سُنَّةٌ (مرعاۃ ص۴۷۸ ج۲)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔ کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۳۰۰- (۶) نسائی شریف ص۲۲۲ ج۱ مطبع انصاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

فَقَرَءَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ

یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ اور کسی سورت کو بلند آواز سے پڑھا حتی کہ ہم کو سنایا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ہاتھ پکڑ کر سوال کیا تو آپ نے فرمایا سنت ہے اور حق ہے۔

۳۰۱-(۷) امام حاکمؒ نے حضرت جابرؓ سے باسناد روایت کیا ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر على جنائزنا اربعا ويقرأ بفاتحة الكتاب في التكبيرة الاولى

حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنازوں کی نماز پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اور پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

تحفۃ الاحوذی ص۱۴۲ ج۲ للمستدرک ص۳۵۸ ج۱
کتاب الام للامام الشافعی ص۲۳۹ ج۱
تعلیق المجد ص۱۶۹ طبع یوسفی البیہقی ص۳۹ ج۴

———۰———

۳۰۲- (۸) عَنْ اُمِّ عَفِيْفِ النَّهْدِيَّةِ قَالَتْ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى مَيِّتِنَا رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ كَذَا فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيْ- تحفۃ الاحوذی ص ۱۴۲ ج ۲ عمدۃ القاری ص ۱۴۰ ج ۸ مصری

ام عفیف نہدیہ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم میت پر (نماز جنازہ میں) سورت فاتحہ پڑھا کریں۔

۳۰۳- (۹) عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ابن ماجہ ص ۱۰۹ عمدۃ القاری ص ۱۴۰ ج ۸

ام شریک انصاریہ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کریں۔

۳۰۴ (۱۰) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ نسائی شریف ص ۱۰۲ ج ۱ مطبع انصاری

حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں۔ کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے والا پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ آہستہ پڑھے۔ پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر (کے بعد) سلام

عمدة القاري صفحہ ١٤٠ ج ٨

ہے۔

٣٠٥ (١١) اخرج عبد الرزاق و النسائي عن ابي امامة قال السنة في صلوة الجنازة ان يكبر ثم يقرأ بام القرآن ثم يصلي على النبي ثم يخلص الدعاء للميت ولا يقرأ الا في الاولى قال الحافظ ابن حجر في الفتح اسناده صحيح تعليق المجد صفحہ ١٦٩ طبع يوسفي عمدة الرعاية صفحہ ٢٥٣ ج ١ فتح الباري ١٥٨ ج ٣ لذا في كتاب الام

[illegible]

حضرت ابو امامہؓ نے فرمایا۔ کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ (نماز جنازہ پڑھنے والا) اللہ اکبر کہے۔ پھر سورت فاتحہ پڑھے پھر درود شریف پڑھے۔ پھر میت کیلئے دعا کرے۔ (اور سورت فاتحہ) پہلی تکبیر میں پڑھے۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے۔ کہ اس کی سند صحیح ہے۔

—— ⁂ ——

٣٠٦ (١٢) عن ابن عباس من السنة القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب ٥ ترمذی صفحہ ١٢٢ ج ١ قول الصحابي من السنة حكمه حكم المرفوع على القول الصحيح

[illegible]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

یعنی صحابیؓ کا من السنۃ کہنا مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتا ہے۔

امام شافعی کتاب الام صفحہ ٢٤٠ ج ١ میں فرماتے ہیں۔

واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا يقولون بالسنة والحق الا لسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ٥

یعنی صحابہ کرامؓ سنت اور حق کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بولتے ہیں۔

٣٠٧ (١٣) عن الضحاك بن قيس

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے

اَنَّہٗ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَۃَ کِتَابُ	بارہ میں حضرت ضحاک بن قیس کا قول
الْاُمُّ لِلْاِمَامِ الشَّافعی ص۲۴۰ ج۱	حضرت ابی امامہ کے قول کی طرح ہے
قَالَ الْحَاکِمُ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ قَوْلَ	یعنی امام حاکمؒ نے فرمایا۔ کہ تمام
الصَّحَابِیِّ مِنَ السُّنَّۃِ حَدِیْثٌ مُسْنَدٌ	محدثین کا اس امر پر اجماع ہے کہ صحابی
حاشیہ بلوغ المرام ص۱۱۳ حامد	کا من السنۃ (یعنی کام سنت ہے)
فقی۔ المستدرک ص۳۵۸ ج۱	کہنا حدیث مرفوع ہوتا ہے
وَھٰکَذَا قَوْلُ الصَّحَابِیِّ مِنَ السُّنَّۃِ	یعنی صحابہ کا من السنۃ کہنا علی
کَذَا فَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مُسْنَدٌ	الاصح مرفوع حدیث ہے

مَرْفُوْعٌ مقدمہ ابن الصلاح ص۴۵۔ الکفایہ ص۴۲۱

٭

۳۰۸ (۱۴) عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ اَبِیْ	حضرت فضالہ بن ابی اُمیہ کہتے ہیں کہ جس
اُمَیَّۃَ قَالَ قَرَأَ الَّذِیْ صَلّٰی عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ	نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی
وَعُمَرَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ رواہ البخاری	نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اُس نے (نماز جنازہ
فِیْ تَارِیْخِہٖ المنتقی مع شرح نیل	میں) سورت فاتحہ پڑھی تھی۔
الاوتار ص۶۵ ج۴ عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۸	

٭

وَصَلّٰی عَلَیْہِ عُمَرُ صفوۃ الصَّفْوَۃ	یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نماز جنازہ
ص۱۰۱ ج۱	حضرت عمرؓ نے پڑھائی تھی۔
وَصَلّٰی عَلَیْہِ صُھَیْبٌ صفوۃ الصفوۃ	حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ
ص۱۱۲ ج۱	نے پڑھائی تھی۔
۳۰۹ (۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو	حضرت عبداللہ بن عمرو نماز جنازہ میں پہلی

...العاص انہ کان یقرأ بأم القرآن بعد التکبیرۃ الاولی علی الجنازۃ وبلغنا ذلک عن ابی بکر الصدیق وسہل بن حنیف وغیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور یہی بات ہمیں ابوبکر صدیقؓ و سہل بن حنیفؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے پہنچی ہے کہ وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

کتاب الام شافعی ص ۲۷۰ ج ۱

۳۱۰ (۱۶) عن ابی عبید السباق قال صلی بنا سہل بن حنیف علی جنازۃ فلما کبر التکبیرۃ الاولی قرأ بأم القرآن حتی اسمع من خلفہ الحدیث البیہقی ص ۳۹ ج ۴ دارقطنی ص ۱۵۱ ج ۱

عبداللہ بن سباق کہتے ہیں۔ کہ ایک جنازہ پر سہل بن حنیفؓ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھی حتیٰ کہ مقتدیوں کو سنائی یعنی بلند آواز سے پڑھی۔

❁

۳۱۱ (۱۷) وروی سعید بن منصور وابن المنذر کان عبد اللہ بن مسعود یقرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب

التعلیق الممجد ص ۱۶۹ الطبع یوسفی محمد القاری کراچی

سعید بن منصور اور ابن المنذر نے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

❁

۳۱۲ - (۱۸) ورویناہ عن ابن مسعود وعبد اللہ بن عمرو بن العاص فی قراءۃ الفاتحۃ فی صلوۃ الجنازۃ البیہقی ص ۳۹ ج ۴ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

❁

۳۱۳ (۱۹) عن مجاہد قال سألت

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ صحابہ

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ صَحَابِيًّا فَقَالُوا يَقْرَأُ
رواه الاثرم۔ تعليق المجد ص۱۶۹۔

کرامؓ سے (نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق) سوال کیا تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ نماز جنازہ پڑھنے والا سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔

۳۱۴ (۲۰) وَفِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ لِلْمُزَنِيِّ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَغَيْرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوا يَقْرَؤُنَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ عَلَيْهَا
عمدۃ القاری۔ ص۱۴۱ ج۔ ۸

امام مزنیؒ کی ایک کتاب الجنائز میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ کہ وہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۵ (۲۱) وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقْرَآنِ عَلَيْهَا بِالْفَاتِحَةِ عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۸

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور عثمان بن حنیفؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۶ (۲۲) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَؤُنَ بِالْفَاتِحَةِ عمدۃ القاری ص۱۴۲ ج۸

حضرت ابوالدرداءؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۷ (۲۳) وَرُوِيَ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْعُرْيَانِ الْمُجَذَّرِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى جَنَازَةٍ فَقُلْتُ كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۸۔

ابوالعریان المجذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؓ بن علیؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ (نماز جنازہ کے بعد) میں نے کہا آپ نے کیا کیا۔ یعنی آپ نے کیا پڑھا حضرت حسنؓ بن علی نے فرمایا۔ کہ میں نے سورت فاتحہ کو پڑھا

۳۱۸ (۲۴) عن محمد بن عمرو بن

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں۔ کہ مسور بن

عطاءٍ أن المسور بن مخرمة صلى على جنازة فقرأ في التكبيرة الأولى بفاتحة الكتاب وسورة قصيرة رفع بهما صوته محلى ابن حزم ص ۱۲۹ ج ۵ حاشیہ بخاری ص ۱۷۸ ج ۱ حاشیہ

مخرمہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھی اور ان کے ساتھ آواز بلند کی۔

۳۱۹ (۲۵) وقال الحسن يقرأ على الطفل بفاتحة الكتاب بخاری شریف ص ۱۷۸ ج ۱

حسن بصریؒ نے فرمایا۔ کہ بچہ پر بھی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھی جاتے۔

۳۲۰ (۲۶) وعند مكحول والشافعي واحمد يقرأ الفاتحة في الأولى حاشیہ بخاری ص ۱۷۸ ج ۱ از مولانا احمد علی سہارنپوریؒ

امام مکحولؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ کے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے والا سورۃ فاتحہ پہلی میں پڑھے۔

۳۲۱ (۲۷) وقال ابن حزم يقرأ بها في كل تكبيرة وهو قول شهر بن حوشب حاشیہ بخاری ص ۱۷۸ ج ۱

ابن حزم اور شہر بن حوشب نے کہا۔ کہ سورت فاتحہ ہر تکبیر میں پڑھے۔

۳۲۲ (۲۸) وقد حكى ابن المنذر ذلك عن ابن مسعود والحسن بن علي وابن الزبير والمسور بن مخرمة وبه قال الشافعي واحمد واسحٰق مرعاۃ ص ۴۷۷ ج ۲ حاشیہ بخاری ص ۱۷۸ ج ۱

ابن المنذر نے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے کو عبداللہ بن مسعودؓ حسن بن علیؓ عبداللہ بن زبیرؓ مسور بن مخرمہؓ۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحاق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۳ (۲۹) وممن كان يقرأ أيضا من الصحابة أبو هريرة وأبو الدرداء

صحابہ کرام میں سے حضرت ابوہریرہؓ جعفرؓ ابوالدرداءؓ اور حضرت انس بن مالکؓ

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَالزُّهْرِيُّ مرعاة ص۳۷۴ ج۲ ۔

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ اور تابعین سے سعید بن مسیبؒ حسن بصریؒ مجاہد زہری نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۲۴ (۳۰) شاہ ولی اللہ اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ کے متعلق انفاس العارفین طبع ملتان ص۶۹ میں لکھتے ہیں کہ در اقتدائے سورۃ فاتحہ می خوانند در جنازہ نیز۔ یعنی شاہ عبدالرحیم امام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز جنازہ میں بھی سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۲۵ (۳۱) شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ ص۳۶ ج۲ میں لکھتے ہیں۔

وَمِنَ السُّنَّةِ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ لِأَنَّهَا خَيْرُ الْأَدْعِيَةِ وَأَجْمَعُهَا عَلَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِبَادَهُ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ

یعنی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے کیونکہ یہ بہترین اور جامع دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے بندوں کو سکھائی ہے

حنفی حضرات نماز جنازہ میں سورت فاتحہ کو نہ واجب کہتے ہیں۔ اور نہ مکروہ جانتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی سورت فاتحہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ حاشیہ نصب الرایہ ص۲۷۱ ج۲ المجلس العلمی میں ہے۔

۳۲۶ (۳۲) ومذهب الحنفية ان القراءة في الصلوة على الجنازة لا تجب ولا تكره ذكره القدوری فی التجرید ۔

یعنی حنفی مذہب میں نماز جنازہ میں (سورہ فاتحہ) پڑھنا نہ واجب ہے نہ مکروہ۔

۳۲۷ (۳۳) علامہ ابوالحسن سندھی حنفی لکھتے ہیں۔

ينبغي ان تكون الفاتحة اولى واحسن

یعنی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا دیگر ادعیہ

مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الْأَدْعِيَةِ وَلَا وَجْهَ لِلْمَنْعِ عَنْهَا وَعَلَى هٰذَا كَثِيْرٌ مِنْ مُحَقِّقِيْ عُلَمَائِنَا إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوْا يَقْرَأُ بِنِيَّةِ الدُّعَاءِ وَالثَّنَاءِ لَا بِنِيَّةِ الْقِرَاءَةِ حاشیہ سندھی نسائی مجتبائی ج ۱ ص ۲۸۲ مطبع انصاری کذا فی حاشیہ ابی داؤد بین السطور

کی بہ نسبت بہتر اور احسن ہے۔ اور اس سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور اسی پر ہمارے بیشتر علماء محققین حنفیہ ہیں۔ اور کہا کہ بہ نیت دعا و ثنا پڑھے۔ نہ بہ نیت قرأت۔

علماء حنفیہ کے بہ نیت دعا و ثنا سورت فاتحہ پڑھنے کی اجازت دینے اور بہ نیت قرأت روکنے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے آتا ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی عمدہ الرعایہ ص ۲۵۳ ج ۱ میں امام شافعیؒ کا مسلک بیان کرتے ہیں۔

فَإِنَّ عِنْدَهٗ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى۔

یعنی امام شافعیؒ کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔

۳۲۸ (۳۴) وھو الاقوی دلیلا

یعنی امام شافعیؒ کا مسلک دلیل کے لحاظ سے قوی ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی نے اس امر میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جو انکی کتاب امام الکلام کا آخری جز ہے آپ اس میں ص ۲۳۳ پر فرماتے ہیں۔

۳۲۹ (۳۵) الْمُرَجَّحُ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ الْقِرَاءَةُ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِحْبَابِ أَوِ السُّنِّيَّةِ لِثُبُوْتِ ذٰلِكَ بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَارِدَةِ

یعنی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ مستحب یا سنت سمجھ کر پڑھنا راجح ہے۔ کیوں کہ اس کا ثبوت بہت سی احادیث میں وارد ہے۔

اور جن علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے یا بہ نیت ثنا نہ بہ نیت قرأۃ پڑھنا لکھا ہے اس کے جواب میں فرماتے ہیں

۳۳۰ (۳۶) وَالْقَوْلُ بِالْكَرَاهَةِ بِنِيَّةِ

یعنی جنہوں نے اسے مطلقاً مکروہ یا بہ نیت قرأت

الثناء لا يدل عليه دليل باحد الوجوه الثالثة إمام الكلام ص۲۳	نہ بہ نیت ثنا پڑھنا مکروہ کہا ہے۔ ان کے پاس ایک دلیل بھی نہیں ہے جو اسکے مکروہ ہونے پر دلالت

مولانا عبدالحی حنفی نے اسی رسالہ میں ایک اور حنفی بزرگ کا حوالہ دیا ہے

۳۳۱ (۳۷) وقد صنف الشرنبلالی في هذه المسألة رسالة سماها بالنظم المستطاب لحكم القراءة في صلوة الجنازة بام الكتاب وحقق فيه ان القراءة اولى من ترك القراءة ولا دليل على الكراهة ص۲۳	یعنی علامہ حسن شرنبلالی حنفی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور اس میں ثابت کیا ہے۔ کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کے مکروہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۳۳۲ (۳۸) التعلیق الممجد ص۱۶۹ میں لکھا ہے۔

ورد فيها على من ذكر الكراهة بدلائل شافية وهذا هو الاولى بثبوت ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه	یعنی علامہ حسن شرنبلالی حنفی نے اس رسالہ کو مکروہ کہنے والوں کا پُرزور دلائل سے رد کیا ہے اور یہی بہتر ہے۔ کیونکہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی۔ ما لابد منہ ص۸۲ حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

۳۳۳ (۳۹) واکثر علما برآنند کہ فاتحہ ہم بخوانند۔ یعنی اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھے

۳۳۴ (۴۰) قاضی ثناء اللہ حنفی اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں۔

و نماز جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیر اولیٰ سورۃ فاتحہ ہم خوانند وصیت نامہ ملحق ما لابد منہ ص۱۶۱

یعنی نماز جنازہ جماعت کثیر کے ساتھ ادا کی جاتے۔ اور امام صالح مثل محمد علی۔ یا حکیم سکھوا۔ یا حافظ پیر محمد بجالائیں۔ اور پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھیں۔

مُدرک رکوع کی رکعت

(۱) احادیث صحیحہ مرفوعہ کی رد سے رکوع میں ملنے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔ سابقہ تمام احادیث عموم کے لحاظ سے اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیوں کہ مدرک رکوع خلف الامام ہوتا ہے۔ اور جو خلف الامام (امام کے پیچھے) ہو۔ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۳۵ (۲) لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ مع۲ ص۲ دہلی

جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

۳۳۶ (۳) مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جامع صغیر ص۱۷۹ ج۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ وہ سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔

یہ دونوں حدیثیں صریح اور واضح نص ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رکوع میں ملنے والے کو کسی صحیح حدیث سے اس حکم سے مستثنیٰ نہیں کیا۔

۳۳۷ (۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا جزء القراۃ ص۲۴ بخاری ص۸۸ ج۱ مسلم ص۲۲۰ ج۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر نماز امام کے ساتھ پالو۔ وہ پڑھ لو۔ اور جو رہ جائے اس کا حصہ رہ جائے۔ وہ امام کے سلام کے بعد پورا کرلو

۳۳۸۔(۵) وَاسْتَدَلَّ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى اَنَّ مُدْرِكَ الرُّكُوْعِ لَا يَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ

اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ رکوع میں ملنے والا اس رکعت کو شمار نہ کرے۔ کیونکہ اسے

لِلْأَمْرِ بِإِتْمَامِ مَا فَاتَهُ لِأَنَّهُ فَاتَهُ الْقِيَامُ وَالْقِرَاءَةُ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَمَاعَةٍ بَلْ حَكَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عَنْ كُلِّ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَاخْتَارَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالضُّبَعِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ مُحَدِّثِي الشَّافِعِيَّةِ وَقَوَّاهُ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مرعاۃ ص ۲۴۹ ج ۱

فوت شدہ کے پورا کرنے کا حکم ہے اس سے قیام اور قرأت (دو رکن) فوت ہو گئے ہیں حضرت ابوہریرہ اور ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ امام بخاریؒ نے اس بات کو ہر اس شخص سے حکایت کیا ہے جو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو واجب جانتا ہے۔ امام ابن خزیمہؒ۔ امام ابوبکر ضبعی محدثین شافعیہ اور تقی الدین سبکی نے اسی کو اختیار کیا ہے

رکوع میں ملنے والے سے نماز کے دو رکن اور فرض چھوٹ جاتے ہیں۔ قیام اور قرأت سورۃ فاتحہ یا قیام اور مطلق قرأت یا اس سے بھی کم قیام جو تمام کے نزدیک بالاتفاق نماز کا رکن ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ رکن کے چھوٹ جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جس آدمی سے نماز کے دو رکن فرض قیام اور قرأت فاتحہ چھوٹ جائیں۔ اس کی نماز کیسے ہو گی۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ جو رہ جائے۔ وہ بعد میں پورا کرو۔ لیکن بعض پھر بھی کہتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی رکعت ہو جائے گی (العیاذ باللہ)

امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

۲۳۹ (۶) فَمَنْ فَاتَهُ فَرْضُ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ فَعَلَيْهِ إِتْمَامُهُ كَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جزء القراءۃ ص، کتاب القراءۃ ص ۱۵۷

یعنی جس شخص سے دو فرض قرأت اور قیام فوت ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس پر اس چیز (قرأت و قیام) کا پورا کرنا لازم ہے۔

علامہ زرقانی شرح موطا امام مالکؒ ص ۱۳۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

۳۴۰ (۷) وَاسْتُدِلَّ بِهٖ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ رَاكِعًا لَمْ تُحْسَبْ لَهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ لِلْاَمْرِ بِاِتْمَامِ مَا فَاتَهٗ وَقَدْ فَاتَهُ الْوُقُوْفُ وَالْقِرَاءَةُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَمَاعَةٍ وَاخْتَارَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهٗ وَقَوَّاهُ التَّقِيُّ السُّبْكِيُّ شرح الزرقاني ص۱۲۷ ج۱ وكذا في فتح الباري عون المعبود ص۳۳۳ ج۱، نيل الاوطار ص۲۳۸ ج۲

اور اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ مدرک رکوع کو (رکوع پانے والے) کی یہ رکعت نہیں ہوگی کیونکہ اسے فوت شدہ کے پورا کرنے کا حکم ہے اور اس سے قیام اور قرأت (دو فرض) فوت ہوگئے ہیں۔ (لہذا اس کی یہ رکعت نہیں ہوگی) حضرت ابو ہریرہؓ اور جماعت اور محدث ابن خزیمہ اور اس کے غیر اور تقی الدین سبکیؒ کا یہی مسلک ہے

علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲ میں فرماتے ہیں۔

۳۴۱ (۸) وَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْبَعْضُ اَهْلِ الظَّاهِرِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاَبُوْبَكْرِ الضُّبَعِيُّ

بعض اہل الظاہرؒ، محدث ابن خزیمہؒ، ابو بکر ضبعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی۔

۳۴۲ (۹) قَالَ الْعِرَاقِيُّ فِيْ شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ بَعْدَ اَنْ حَكٰى عَنْ شَيْخِهِ السُّبْكِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَخْتَارُ اَنَّهٗ لَا يَعْتَدُّ بِالرَّكْعَةِ مَنْ لَا يُدْرِكُ الْفَاتِحَةَ مَا لَفْظُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ نَخْتَارُهٗ۔ نيل الاوطار ص۲۲۷ ج۲

یعنی علامہ تقی الدین سبکیؒ اور علامہ عراقیؒ فرماتے ہیں جب تک آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھ لے اس وقت تک رکعت شمار نہ کرے

امام بیہقیؒ کتاب القرأت ص۱۵۷ میں فرماتے ہیں:۔

۳۴۳ (۱۰) سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ اَبَا بَكْرٍ

کہ میں نے حافظ ابو عبد اللہؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابو بکر احمد بن اسحٰق ضبعی کو فتوی دیتے

احمد بن اسحق بن ایوب الضبعی یفتی فی ذلک بانہ لا یصیر مدرکا للرکعۃ بادراک الرکوع۔

ہوئے سنا کہ مدرک رکوع۔ مدرک رکعت نہیں ہو سکتا

۳۴۴۔ (۱۱) وقال ابن حزم فی المحلی لابد فی الاعتداد بالرکعۃ من ادراک القیام والقراءۃ بحدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا ثم جزم بانہ لا فرق بین فوت الرکعۃ والرکن والذکر المفروض لان الکل فرض لا تتم الصلوٰۃ الا بہ فھو مامور بقضاء ما سبقہ بہ الامام واتمامہ فلا یجوز تخصیص شیء من ذلک بغیر نص آخر ولا سبیل الی وجودہ نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۲۷، ج ۲ ص ۲۲۸

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ بہ لحاظ حدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا رکعت کے شمار کیلئے قیام اور قرآت کا پانا ضروری ہے۔ کسی رکعت اور رکن اور ذکر مفروض کے فوت ہو جانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیوں کہ ان میں سے ہر ایک فرض ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس (رکوع میں ملنے والے مسبوق) کو حکم ہے۔ کہ جو کچھ امام اس سے پہلے ادا کر چکا ہے۔ وہ اسے پورا کرے۔ پس ان میں سے کسی امر کی تخصیص بغیر نص شرعی کے جائز نہیں ہے۔ جس کے موجود ہونے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

۳۴۵ (۱۲) فان جاء والامام راکع فلیرکع معہ ولا یعتد بتلک الرکعۃ لانہ لم یدرک القیام والقراءۃ ولکن یقضیھا اذا سلم الامام
محلی بن حزم ص ۲۴۳

اگر نمازی آئے اور امام رکوع میں ہو تو نماز رکوع امام کے ساتھ کرے۔ اور اس کو رکعت شمار نہ کرے۔ کیونکہ اس نے قیام اور قرآت کو نہیں پایا۔ لیکن جب امام سلام پھیرے تو رکعت کی قضا کرے۔

۳۴۶ (۱۳) ورُوی القضاء ایضا عن زید بن وھب نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۲۸

زید بن وہب سے بھی یہی مروی ہے کہ رکوع میں ملنے والا رکعت کی قضا کرے۔

٣٤٧ (١٤) عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صل ما ادرکت واقض ما فاتك جزء القراءة ص ٢٢

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (نماز کا حصہ) امام کے ساتھ پالے پڑھ لے۔ اور جو رہ جائے اسکی قضا کرے

٣٤٨ (١٥) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلوٰة الصبح فسمع نفسا شدیدا او جهرا من خلفه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة قال لابی بکرة انت صاحب هذا النفس قال نعم جعلنی الله فداك خشیت ان تفوتنی رکعة معك فاسرعت المشی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم زادك الله حرصا ولا تعد صل ما ادرکت واقض ما سبق جزء القراءة ص ٢٢ تفسیر القرطبی ص ١٩٩ ج ١

حضرت ابو بکرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھانے وقت اپنے پیچھے لمبے لمبے سانس اور ہانپنے کی آواز سنی آپ نے نماز پوری کرنے کے بعد حضرت ابو بکرہ رض سے فرمایا۔ کہ تو ہانپنے والا تھا حضرت ابو بکرہ رض نے کہا جی ہاں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ کے ساتھ ایک رکعت رہ جانے کا خطرہ تھا اسلئے میں جلدی چل کر ملا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری حرص زیادہ کرے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا جتنی نماز جماعت کے ساتھ تجھ کو پالے وہ پڑھ لے اور جو رہ جائے۔ اسکو بعد میں پورا کرے۔

٣٤٩ (١٦) عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم فلیصل ما ادرك ولیقض ما سبقه۔ جزء القراءت ص ٥ المکتبة السلفیة لاهور

حضرت انس رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو نماز کا حصہ امام کے ساتھ پالے پڑھ لے۔ اور جو رہ جائے۔ وہ امام کے سلام کے بعد پورا کرلے۔

۳۵۰ (۱۷) الأعرج قال سمعت أبا هريرة يقول لا يجزئك إلا أن تدرك الإمام قائما قبل أن يركع جزء القراءت ص

اعرج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جب تک تو امام کو قیام کی حالت میں رکوع سے پہلے نہ پالے تیری رکعت نہیں ہوگی۔

۳۵۱ (۱۸) عن أبي هريرة قال إذا أدركت القوم ركوعا لم تعتد بتلك الركعة جزء القراءة ص ۳ نيل الأوطار ج ۲ ص ۲۲۷

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ کہ جب تو قوم کو رکوع میں پائے۔ تو اس رکوع کو رکعت مت شمار کر۔

۳۵۲ (۱۹) وقال أبو سعيد وعائشة لا يركع أحدكم حتى يقرأ بأم القرآن جزء القراءت ص ۱۴-۱۷

حضرت ابو سعیدؓ خدری اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر کوئی آدمی رکوع نہ کرے۔ یعنی صرف رکوع میں ملنے سے رکعت شمار نہ کرے

۳۵۳-(۲۰) نواب صدیق الحسنؒ فرماتے ہیں۔

وکذا یک جمعی از اہل علم و دین در مسائل بسیار رجوع کردہ اند و بر آں آگاہ ساختہ چنانکہ علامہ شوکانی در مسئلہ خلع اولاً قائل بود باینکہ خلع طلاق است سپس او را از نظر او ظاہر شد کہ طلاق نیست۔ بلکہ فسخ است ہمچنیں مدرک رکوع را مدرک رکعت میگفت سپس در تحقیق ظاہر شد کہ مدرک رکعت نیست۔

یعنی اہل علم کی جماعت نے بہت سے مسئلوں میں رجوع کیا ہے۔ اور اس پر لوگوں کو آگاہ کیا علامہ شوکانیؒ پہلے خلع کو طلاق سمجھتے تھے۔ اس کے بعد دلائل پر نظر فکر کرنے سے ظاہر ہوا کہ خلع طلاق نہیں ہے۔ بلکہ فسخ نکاح ہے۔ اسی طرح (پہلے) مدرک رکوع کی رکعت کے قائل تھے۔ اس کے بعد تحقیق کرنے سے ظاہر ہوا کہ مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہے۔

المقالة الفصيحة في الوصية والنصيحة ص ۵

۲۵۴۔ (۲۱) نواب صدیق الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ دلیل الطالب علی ارجح المطالب ص۴۶۵ مطبع شاہجہانی بھوپال ۱۲۹۵ھ لکھتے ہیں۔

بخاری در جزء القرآت خلف الامام گفتہ ہے انہ ذھب الی ذلک کل من ذھب الی وجوب القراءۃ خلف الامام بریں تقدیر جمہور اہل علم بسوتے آں رفتہ اند چہ قائلین وجوب قرأت فاتحہ خلف الامام جمہور اند جزء القرأت ص۹،

یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء القرآت خلف الامام میں فرمایا ہے۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔ ہر اس شخص کا مذہب ہے جو قرأت خلف الامام کو فرض سمجھتا ہے۔ جمہور قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں۔ اس بنا پر رکوع میں ملنے سے رکعت کا نہ ہونا جمہور کا مسلک ہے۔

۲۵۵۔ (۲۲) علامہ محمد بن علی الشوکانی المتوفی ۱۲۵۰ھ نے نیل الاوطار ص۲۲۶ ج۲ میں یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔

۲۵۶۔ (۲۳) علامہ صالح بن مہدی المقبلی فرماتے ہیں۔

قد بحثت ھذہ المسئلۃ و احطتھا فی جمیع بحثی فقھا و حدیثا فلم احصل منھا علی غیر ما ذکرت یعنی من عدم الاعتداد بذاک الرکوع فقط نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲

یعنی میں نے فقہ اور حدیث کی رو سے تمام دلائل کا احاطہ کرکے بحث کی۔ تو مجھے اسکے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔

۲۵۷۔ (۲۴) مولانا عبیداللہ محدث مبارکپوری، علامہ مقبلی کی یہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

وَهُوَ الْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِي فَلَا يَكُوْنُ مُدْرِكُ الرُّكُوْعِ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ لِمَا فَاتَهُ مِنَ الْقِيَامِ وَقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُمَا مِنْ فُرُوْضِ الصَّلٰوةِ وَأَرْكَانِهَا

مرعاة ص۹۸ ج۲

یعنی میرے نزدیک علامہ مقبلی کا قول راجح ہے کہ مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ اس سے قیام اور اور سورت فاتحہ کا پڑھنا فوت ہو گیا ہے اور یہ دونوں چیزیں فرض اور نماز کا رکن ہیں۔ فرض اور رکن چھوٹنے سے رکعت کیسے ہو جاتے گی!!

نواب صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ الروضۃ الندیہ ص۱۲۶ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

۳۵۸ (۲۵) وَالْحَقُّ عَدَمُ .... الْاِعْتِدَادِ بِهَا بِمُجَرَّدِ اِدْرَاكِ رُكُوْعِهَا مِنْ دُوْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ الروضة الندية ص۱۲۶ ج۱

یعنی حق یہ ہے کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر صرف رکوع پا لینے سے رکعت نہیں ہوگی

شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رح

۳۵۹ ص۲۶ عون المعبود شرح ابی داؤد ص۳۳۴ میں ہے۔

وَهٰذَا أَيْ عَدَمُ الْاِعْتِدَادِ هُوَ قَوْلُ شَيْخِنَا الْعَلَّامَةِ السَّيِّدِ مُحَمَّدْ نَذِيْرِ حُسَيْنِ الدِّهْلَوِيّ

یعنی شیخنا العلامہ سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے نزدیک مدرک رکوع رکعت شمار نہ کرے۔

۳۶۰ (۲۷) **الجواب:**۔ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ فتاوٰے نذیریہ ص۲۸۶ ج۲ ۔

۳۶۱ (۲۸) شارح عون المعبود مولانا شمس الحق محدث عظیم آبادی المتوفی ۱۳۲۹ھ کے نزدیک مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہے۔ عون المعبود ص ۳۳۴ ج ۱۔

۳۶۲ (۲۹) مولانا محمد عبد الرحمن رحمہ اللہ مبارک پوری المتوفی ۱۳۵۳ھ تحفۃ الاحوذی ص ۲۰۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

قُلْتُ : اَلْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِیْ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ مَنْ اَدْرَکَ الْاِمَامَ رَاکِعًا لَمْ یَحْتَسِبْ لَہٗ تِلْکَ الرَّکْعَۃَ

یعنی میرے نزدیک انہی کا قول راجح ہے جو کہتے ہیں۔ کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے۔ وہ رکعت شمار نہ کرے۔

۳۶۳ (۳۰) شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری المتوفی ۱۹۴۸ء

۳۶۴ - (۳۱) مولانا ابوسعید شرف الدین الدہلوی رحمہ اللہ۔ المتوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء

س :۔ رکوع میں ملنے سے رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔

ج اختلافی ہے۔ دوبارہ پڑھنی اچھی سمجھتا ہوں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر) ۱۰ شعبان ۱۳۶۴ھ

صرف اچھی ہی نہیں۔ سورت فاتحہ مقتدی کو بھی پڑھنی فرض ہے۔ ایسے ہی قیام فرض ہے۔ پس جب دو رکن فوت ہو گئے۔ تو رکعت قطعًا نہ ہو گی۔ ابوسعید شرف الدین دہلوی

۳۶۵ ۳۲ جواب دیگر :۔ قدیم الایام سے یہ مسئلہ اختلافیہ چلا آرہا ہے۔ خاکسار رکوع میں مل کر رکعت دہرایا کرتا ہے۔ کیوں کہ دو رکن قیام اور قرأت فاتحہ کے فوت ہو جانے سے شک ہوتا ہے۔ کہ رکعت نہیں ہو گی۔

جس قوی دلیل سے ان دو کاموں کی رکنیت ثابت ہے۔ اس قوت سے رکوع میں رکعت پورا ہونا ثابت نہیں۔ کسی کے پاس ثبوت ہو تو اطلاع دیں۔ مگر یاد رہے کہ دو رکنوں کے ثبوت میں قرآن مجید بھی ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ

۳۶۶ بمر ۳۳ شرفیہ۔ شک نہیں کرنا چاہیئے۔ قطعاً رکعت نہیں ہوتی۔ اس لیئے کہ دو فرض قیام ورکن فوت ہو جاتے ہیں۔ ابو سعید شرف الدین دہلوی (فتاوی ثنائیہ۔ ج ۱ صفحہ ۳۶۹)

مولانا محمد یونس صاحب دہلوی المتوفی نومبر ۱۹۶۶ء

۳۶۷ - (۳۴) ہر نمازی پر خواہ وہ امام ہو یا مقتدی۔ منفرد ہو۔ یا مدرک رکوع نماز فرض ہو یا سنت یا نفل سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہے۔ اس کے بغیر پڑھے کسی کی کسی صورت میں بھی نماز نہ ہوگی۔ احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے۔

مولانا محمد یونس نے ایک پمفلٹ بھی شائع کیا تھا۔ کہ مدرک رکوع۔ مدرک رکعت نہیں ہے۔ فتاویٰ علمائے حدیث حصہ دوم ج ۳ ص ۲۴ المؤتمر کراچی شعبان۔ ۱۳۷۴ھ اپریل ۱۹۵۵ء

حضرت العلامہ شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب محدث گوندلوی

۳۶۸ (۳۵) رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ رکعت نہیں ہوتی۔ اور یہی صحیح ہے۔ حدیث میں ہے۔ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ الحدیث۔

(الاعتصام ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء صفحہ ۹)

٭٭٭٭٭

علامہ محمد یوسفؒ کلکتہ والے

المتوفی سنہ ۱۹۷۰ء
۱۳۹۰ھ

۳۶۹
(۳۶) الجواب آج تک تو صحیح حدیث ہم کو ملی نہیں۔ کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے کہنے والے بخاری کی احادیث سے ناواقف ہیں۔ جہاں فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہونے کا ذکر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ۶۹-۷-۱۸

مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہوتا

۔ نے لہٰذا نمبر ۳۷ اس لیے کہ اس کی دلیل واضح نہیں ہے۔ ابی بکرہ رضی کی حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔ اس لیے کہ یہ حدیث رکعت ہونے یا نہ ہونے سے ساکت ہے۔ تو اسکو پیش کرنا غلط ہے۔ ہماری دلیل دیگر احادیث صحیحہ ہیں۔ جو قیام اور قرأت فاتحہ کی فرضیت ثابت کرتی ہیں۔ ان کو سامنے رکھ کر حضور کا فرمان وما فاتکم فاتموا کی رو سے کہتے ہیں۔ کہ رکوع میں ملنے والے سے قیام اور قرأت فاتحہ یا کم از کم قیام اور مطلق قرأت اس سے بھی کم قیام جو حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے۔ ترک ہو گیا۔ پس اس پر قیام و قرأت فاتحہ یا قیام و مطلق قرأت یا محض قیام کو پورا کرنے کے لیے دوسری رکعت پڑھنی لازم ہوگی۔ اس میں کوئی تاویل یا تکلیف نہیں ہے۔ اس روایت کے بعد جو بھی

روائیت ہے کمزور ہے۔ یا اقوال صحابہؓ ہیں۔ بعض بے اصل ہیں۔ کوئی جرح سے خالی نہیں۔ جو ان مرفوع احادیث کا مقابلہ کرسکیں۔ جن سے قیام اور قرأت فاتحہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

(مولانا عبد الجبار جھلمی مدرس دار الحدیث رحمانیہ کراچی)

۴۷/۴۸ مولنا ابو مسعود صاحب قمر بنارسی

رکوع میں شامل ہونیوالے کی رکعت نہیں ہوتی

۵ جون ۱۹۶۲ء کے اخبار اہلحدیث دہلی میں مفتی جماعت اہلحدیث حضرت مولنا عبد السلام صاحب بستوی کا ایک فتوے شائع ہوا تھا۔ کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔

اس فتوے پر یکم جولائی ۱۹۶۲ء کے اخبار الہدیٰ درعبنگہ میں مولوی کتاب اللہ صاحب ہرہٹوی۔ گونڈوی نے ایک "استدراک" شائع کرایا ہے۔ ان کی باتوں کا مفصل جواب تو مولانا عبد السلام صاحب بستوی ہی دیں گے۔ پھر بھی میں اپنی تحقیق اس مسئلہ پر پیش کرتا ہوں۔ یہ تو مسلم ہے کہ شرعی حکم کا ثبوت چار طرح سے ہوتا ہے۔ قرآن شریف کی صریح آیت سے یا حدیث صحیح صریح سے یا اجماع مجتہدین سے ان اصول ثلٰثہ کے نصوص پر قیاس صحیح سے (حسامی)

قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ رکوع میں شامل ہوجانے والے کی رکعت ہوجاتی ہے۔ حدیث صحیح صریح میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت ہوجاتی ہے۔

اس مسئلہ پر اجماع بھی نہیں ہے۔ امام بیہقی تحریر فرماتے ہیں۔

ولا یدخل علی قولہ اذا ادرک امامہ راکعا فان عندہ لا یصیر بادراکہ مدرکا للرکعۃ حتی یدرکہ القیام ویاتی بالقراءۃ ورواہ عن ابی ھریرۃ لا یجزیہ حتی یدرک الامام قائما وفی روایۃ اخری عن ابی ھریرۃ اذا ادرکت القوم رکوعا لم تعتد بتلک الرکعۃ قال البخاری وقال ابو سعید وعائشۃ لا یرکع احدکم حتی یقرأ بام القرآن قال البخاری وقال ابو قتادۃ وانس وابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الصلوۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فمن فاتہ فرض القراءۃ والقیام فعلیہ اتمامہ کما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم - کتاب القراءۃ ص ۱۵۷

یعنی اور آپ کے قول اذا ادرک امامہ راکعا پر یہ بات وارد نہیں ہوتی کیونکہ آپ کے نزدیک رکوع کے پالینے سے رکعت کا پالینے والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قیام بھی نہ پائے۔ اور قرأت فاتحہ بھی نہ کرے۔ اور روایت کیا۔ اسے ابو ہریرہ رض سے کہ مسبوق کی نماز کفایت نہیں کرتی۔ حتی کہ امام کو قیام میں نہ پائے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رض نے کہا۔ کہ جب تو قوم کو رکوع میں پائے۔ تو اس رکعت کو شمار نہ کرنا۔ امام بخاری نے کہا کہ ابو سعید خدری رض اور حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ تم میں کوئی بھی سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے اور کہا امام بخاری نے کہ حضرت ابو قتادہ رض اور حضرت انس رض اور حضرت ابو ہریرہ رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ جب تم نماز کو آؤ۔ تو جو پاؤ اسے پڑھو۔ اور جو رہ جائے۔ اسے (پیچھے) پورا کرو۔ پس جس کے دو فرائض یعنی قرأت اور قیام فوت ہو گئے۔ اس پر نماز کا پورا کرنا لازم ہے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا۔

علامہ ابن حجرؒ نے حدیث ما ادرکتم فصلوا کے ذیل میں کہا۔ کہ اس سے یہ جو استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جس نے امام کو رکوع میں پایا۔ اُس کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔ کیوں کہ ما فات کے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور مسبوق سے قیام اور قرأت فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہی قول ہے۔ ابوہریرہؓ کا۔ اور ایک جماعت کا بلکہ امام بخاریؒ نے قرأت فاتحہ خلف الامام میں ہر اُس امام سے جو وجوب قرأت خلف الامام کا قائل ہے۔ یہی حکایت کیا ہے۔

پس اعتداد رکعت پر اجماع نہ ہوا۔

باقی رہ گیا قیاس۔ تو اس سے بھی دیکھ لیجیے۔ کہ ادراک رکوع سے رکعت ہو جاتی ہے یہ نہیں۔ سو واضح ہو کہ قیام (عبادت نہ اضطراری) اور قرأت بالاتفاق ارکان نماز سے ہیں۔ رکوع پانے والے سے یہ دونوں فوت ہو گئے۔ دو رکن فوت ہو جانے سے رکعت کس طرح ہو جائیگی۔ اسی لیئے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ جو کچھ تم کو امام کے ساتھ مل جائے۔ پڑھ لو۔ اور جو کچھ نہ ملے اُسے بعد میں پورا کر لو۔ پس قیام و قرأت دو فرض جو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود تنہا پورا کرنا پڑے گا۔ اور جن کے نزدیک مقتدی پر قرأت فرض نہیں ہے۔ تو قیام تو فرض ہے۔ تو یہ کس طرح ساقط ہو گیا اور یہ حنفیہ کا مذہب ہے۔ کہ فعل ارکان میں امام متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ یہاں قیام سے مراد قیام عبادت ہے۔ نہ کہ قیام اضطراری۔ چنانچہ امام بیہقی فرماتے ہیں۔

ولان القیام یسقط عنہ بادراک الرکوع والقدر الذی یاتی بہ من القیام للتکبیر لیس ھو بالقیام الذی ھو محل القراءۃ الخ صہ۔

یعنی اور اس لیئے بھی کہ رکوع سے ملنے کی حالت میں مقتدی سے قیام رہ جاتا ہے۔

اور مقدار قیام جس میں تکبیر تحریمہ کہنا ہے۔ وہ قیام نہیں ہے۔ جو بحکم شرع محل قرآن ہے (کیونکہ وہ تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہے فافہم) حاصل کلام یہ کہ رکوع میں ملنے رکعت کا ہوجانا نہ قرآن سے ثابت ہے۔ نہ صحیح وصریح حدیث سے نہ اجماع سے اور نہ قیاس سے۔

نیز یہ کہ کلام شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکعت کا لفظ قیام، رکوع اور سجود اور ان کے درمیانی امور کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے۔ اور یہ اس کی حقیقت شرعی ہے۔ اور اصولیین کے نزدیک بالاتفاق مسلم ہے۔ کہ حقیقت شرعی حقیقت لغوی پر مقدم ہوتی ہے۔ پس رکعت کے معنی رکوع لینا اس مفہوم کے خلاف ہے۔ جو عرف شرع میں متعارف ہے۔ بخاری شریف میں یہ حدیث ہے۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ادرک الصبح رکعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر (بخاری شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے صبح کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پیشتر پالی۔ تو اس نے صبح کی نماز پالی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پالی۔ تو اس نے عصر کی نماز پالی۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوگیا۔ کہ لفظ رکعت قیام، رکوع اور سجود اور ان کے درمیانی امور کے مجموعہ پر بولا گیا ہے پس جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود رکعت کے معنی ثابت ہوگئے۔ تو اب کسی بھی امتی کو حق نہیں پہنچتا کہ آں حضرت صلعم کی تصریحات کے خلاف لفظ رکعت کے معنی کرے۔ اور اس سے غلط مسئلہ استنباط کرے۔ آخر میں ایک صحیح اور صریح حدیث

اس مسئلہ پر اور سن لیجئے۔

امام بخاریؒ نے اپنی جزء القرأت میں یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ

عن ابی بکرۃ انہ دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذٰلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد واقض ما فات (اوکما قال)

یعنی حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئے مسجد میں اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ پس رکوع کیا۔ انہوں نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی۔ پھر اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تیرا شوق زیادہ کرے۔ پھر ایسا نہ کرنا۔ اور جو رکعت فوت ہوگئی ہے۔ اُسے پورا کر دو۔

امام بخاری اس حدیث کو بخاری شریف میں بھی لائے ہیں۔ مگر پوری حدیث نہیں ہے پوری حدیث ان کی جزء القرأت میں ہے۔ اس حدیث نے صاف بتلا دیا کہ رکوع میں شریک ہونے کی رکعت نہیں ہوتی۔ اور اسے اپنی اس رکعت کو بعد میں پوری کرنی چاہیئے۔ ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اس روایت کے بعد جو بھی روایت اس بارے میں ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ اور اگر کوئی جرح سے خالی تسلیم بھی کر لی جائے تو وہ موقوف ہونے کی وجہ سے ان مرفوع حدیثوں کے مقابل پیش نہیں کی جاسکتیں۔

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار

مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ

الہدی۔ دربھنگہ ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ و ۱۶ اگست ۱۹۶۲ء

مولنا محمد داؤد راز دہلوی

۲۷۴ (۳۹) حضرت صاحب عون المعبود فرماتے ہیں۔

فهذا محمد بن اسمٰعيل البخاری احد المجتهدين وواحد من اركان الدين قد ذهب الى ان مدركا للركوع لا يكون مدركا للركعة حتى يقرا فاتحة الكتاب فمن دخل مع الامام فى الركوع فله ان يقضى تلك الركعة بعد سلام الامام بل حكى البخارى هذا المذهب عن كل من ذهب الى وجوب القراءة خلف الامام الخ عون المعبود ص ۳۳۴ ج ۱

یعنی حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو مجتہدین میں سے ایک زبردست مجتہد بلکہ ملت اسلام کے اہم ترین رکن ہیں۔ انہوں نے رکوع پانے والے کی رکعت کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ان کا فتوٰی یہ ہے۔ کہ ایسے شخص کو امام کے سلام کے بعد یہ رکعت پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ حضرت امام بخاریؒ نے یہ ہر اُس شخص کا مذہب نقل و بیان ہے۔ جس کے نزدیک امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنی واجب ہے۔ اور ہمارے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فتوٰی ہے (حوالہ مذکور)

اس تفصیل کے بعد یہ امر بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ جو حضرات بلا تعصب محض اپنی تحقیق کی بنا پر رکوع کی رکعت کے قائل ہیں۔ وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ رکوع کی رکعت نہ ماننے والوں کے خلاف زبان کو تعریض سے روکیں۔ اور ایسے مخالف

فیہ فروعی مسائل میں وسعت سے کام لے کر اتفاق باہمی کو ضرب نہ لگائیں۔ کہ سلف صالحین کا یہی طریقہ یہی طرز عمل رہا ہے۔ ایسے امور میں قائلین و منکرین میں سے حدیث الاعمال بالنیات کے تحت ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پائے گا۔ اسی لیے المجتہد قد یخطی و یصیب کا اصول وضع کیا گیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ یرجع المآب دلائل کی رو سے صحیح یہی ہے۔ کہ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کا لوٹانا ضروری ہے۔ ماہنامہ نور الایمان دہلی۔ محرم ۱۳۸۹ھ۔ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۰

محدث کبیر محمد بشیر سہسوانی المتوفی ۱۳۲۶ھ

۳۷۳: نمبر ۴ سوال :۔ رکوع میں ملنے سے رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔؟ اور امام رکوع کی حالت میں ہو۔ اور مقتدی الحمد پڑھ کر مل جاوے۔ اس صورت میں رکعت ہوگی یا نہیں؟ کیا حکم ہے۔

جواب رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔

لحدیث عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔

اور اگر امام رکوع میں ہے۔ اور مقتدی الحمد پڑھ کر مل جاوے۔ تو یہ فعل مخالف ہے حدیث علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل کے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام۔

...... رواہ الترمذی ..... اور مخالف ہے حدیث ابن ابی لیلےٰ کے وفیہ حتی جاء معاذ قال لا اراہ علی حال الا کنت علیہا قال

فقال ان معاذا قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا۔۔۔۔۔۔

رواہ ابوداؤد۔

کتبہ محمد بشیر سہسوانی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ احمد عفی عنہ

الجواب صحیح۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ

الجواب صحیح خلافہ قبیح، خلیل الرحمٰن عفی عنہ

وماذا بعد الحق الا الضلال۔ حررہ السید محمد عبد الحفیظ۔

ہذا الجواب صحیح: سید ابوالحسن

الجواب صحیح: سید عبدالسلام

الجواب صحیح: ابومحمد عبدالستار حسن العمرفوری

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

ابوالبشار امیر احمد سہسوانی عفا اللہ عنہ

محدث شہیر حافظ محمد عبداللہ غازی پوری المتوفی ۱۳۳۷ھ

۳۷۴:۔ نمبر ۱: رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی۔ بوجہ فوت ہونے قرأت فاتحہ کے جو ہر رکعت میں فرض ہے۔ اور جو نماز کی ایسی رکن اعظم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو نماز ہی فرما دیا ہے۔ عبادہ بن صامت سے مروی ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔

اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے

قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول .... قال اللہ تعالیٰ .... قسمت الصلوٰۃ بینی
وبین عبدی نصفین ۔ الحدیث۔ رواہ مسلم، مشکوٰۃ منہ
کتبہ محمد عبداللہ غازی پوری

مولانا محمد عبدالجبار عمرپوریؒ المتوفی ۱۳۳۴ھ

۳۲ ۔ ۳۷۵ سوال کے مطابق خوب تحریر ہوا ہے ۔ بے شک مدرک رکوع کے لئے اعادہ رکعت ضروری ہے صرف رکوع میں شامل ہونا کافی نہیں ہو سکتا یہی مسلک تاج المحدثین امام بخاری اور امام ابن خزیمہؒ اور امام ابن حزمؒ صاحب محلی وغیرہم کا ہے ۔ الراقم محمد عبدالجبار عمرپوری کان اللہ لہ وصلح عملہ ۔ مقیم شہر دہلی ۔ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۳۰۳ : ۳۰۴ ۔ رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے پر جس قدر دلیلیں پیش کی جاتی ہیں ۔ یا تو ان سے رکعت کا ہونا ثابت نہیں ہوتا ۔ یا وہ سب کی سب ضعیف اور کمزور ہیں ۔ جو احادیث صحیحہ کے مقابلے میں قطعاً حجت نہیں ہو سکتیں ۔ تحقیق حق کے لئے جزء القرأت الامام البخاری ۔ نیل الاوطار ص ۲۲۸، ۲۲۹ دلیل الطالب ص ۳۲۹، ۳۴۵ فتاویٰ نذیریہ ص ۲۸۶ ج ۱ دہلی ۔ عون المعبود ص ۳۳۲ تا ۳۳۶ ج ۱ ۔ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۲۲۳ حصہ دوم

مدرکِ رکوع کی احادیث اور ان کی حقیقت

دلیل اول عن ابی بکرۃ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصاً ولا تعد

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک دن دوڑ کر رکوع کرتے ہوئے صف میں جا ملے بعد سلام آپ نے فرمایا کہ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے اور مت لوٹا تو (یعنی نماز کو) ، فتاویٰ ستاریہ ص ۵۲

مدرک رکوع کی رکعت کے نافین کہتے ہیں: (۱) اگر ابوبکرہؓ مدرکِ رکوع کو مدرکِ رکعت نہ جانتے تو پھر دوڑنے کی کیا ضرورت تھی (۲) اور لا تعد مت لوٹا تو اپنی نماز کو- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، حالانکہ استدلالاً وتحقیقاً یہ دونوں باتیں غلط اور غیر صحیح ہیں۔ قال ابن المنیر صوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ابی بکرۃ من الجہۃ العامۃ وھی الحرص علی ادراک فضیلۃ الجماعۃ وخطأہ من الجہۃ الخاصۃ۔ فتح الباری ص۱۸۸ باب اذا رکع دون الصف۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہت سے ابوبکرہ کے فعل جماعت کی فضیلت کے پالینے کی حرص کو درست قرار دیا اور دوسری جہت (طرف) سے خطا دار ٹھہرایا۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ ابوبکرہ سے کونسی خطاء اور غلطی ہوئی جس سے رسول نے روکا اور اس ابوبکرہؓ کے دوڑنے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی (۱) نمازیں وہ دوڑ کر ملے تھے جیسا کہ مترجم حدیث مذکور کے ترجمے سے ظاہر ہے۔ اور ابن السکن کے الفاظ ہیں فانطلقت اسعی حتی دخلت فی الصف۔ مرعاۃ ص۹۷ ج ۲ میں دوڑتا ہوا صف میں داخل ہوا۔ یہ ابوبکرہ کی غلطی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ان کو روکا جیسے کہ دوسری حدیث میں آتا ہے، اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ وعلیکم السکینۃ والوقار ولا تسرعوا۔ متفق علیہ بلوغ المرام ص۳ یعنی نماز کیطرف دوڑ کر مت آؤ۔ (۲) صف کے برابر کھڑا ہونے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہکر رکوع کیا اور پھر اسی حالت میں ہی چل کر صف میں ملے جیسا کہ حدیث کے ترجمے سے بھی ظاہر ہے۔ اور بخاری شریف کے الفاظ فرکع قبل ان یصل الی الصف اور ابو داؤد کے الفاظ فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف اور مصنف حماد بن سلمہ کے الفاظ فرکع ثم دخل الصف وھو راکع۔ مرعاۃ ص۹۷ ج۲ بھی اسی بات پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ ابوبکرہ کی غلطی تھی یعنی خارج از صف تکبیر کہنا اور رکوع کرنا اور پھر اسی حال میں چل کر صف میں ملنا منع ہے روی الطحاوی باسناد حسن عن ابی ھریرۃ مرفوعاً۔ اذا اتی احدکم الصلوۃ فلا یرکع دون الصف حتی یاخذ مکانہ من الصف۔ مرعاۃ ص۹۷ ج۲۔ یعنی جب کوئی نماز کے لئے آئے تو صف کے پیچھے رکوع نہ کرے یہاں تک کہ صف میں اپنی جگہ پکڑ لے۔ ابوبکرہ سے خطا ہوئی اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تعد کہہ کر منع فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ شراح حدیث نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص الحبیر ص۱۲۰ میں لکھتے ہیں (۱) فقیل نھاہ عن العود الی الاحرام خارج الصف یعنی خارج از صف آئندہ تکبیر کہنے سے منع فرمایا (۲) لا تعد فی ابطاء المجیء الی الصلوۃ یعنی نماز کیطرف تاخیر سے آنے کی طرف مت لوٹ (۳) لا تعد الی دخولک فی الصف وانت راکع۔ یعنی صف میں رکوع کی حالت میں داخل ہونیکی طرف مت لوٹ (۴) لا تعد الی اتیان الصلوۃ مسرعاً۔ مرعاۃ ص۹۷ ج۲ یعنی نماز کی طرف دوڑ کر آنے کی طرف مت لوٹ۔

امام بخاریؒ نے خود اس کا معنی بیان فرما دیا ہے۔ قال البخاری فلیس لاحد ان یعود لما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ، یعنی کسی کے لئے کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کردہ کام کو دوبارہ کرے۔ جزء القراءۃ ص۔ اور لفظ لا تعد کے بارہ میں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں لا تعد ضبطناہ فی جمیع الروایات بفتح اولہ وضم العین من العود ای لا تعد الی ما صنعت من السعی الشدید ثم من الرکوع دون الصف ثم من المشی الی الصف۔ فتح الباری ص۲۱۱-۲۱۲ ج۲۔

یعنی لفظ لاتعد تمام روایات میں ت کی زبر اور عین کے ضمہ (پیش) کے ساتھ ہے عود سے بنا ہے۔ معنی یہ ہے کہ تیز دوڑنے پھر صف کے دورے رکوع کرنے پھر صف کی طرف چلنے کی طرف مت لوٹ فلا یعوز العود الی ما نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح الباری ص۲۱۳ ج۲۔ وقال الجزری لَا تَعُدُ بفتح التاء وضم العین واسکان الدال من العود ای لا تعد ثانیاً مثل ذلک الفعل وھو المشی الی الصف فی الصلوٰۃ ویحتمل ان یکون نہاہ عن اقتداء لا منفرد او یحتمل ان یکون عن رکوعہ قبل الوصول الی الصف والظاھر انہ نہی عن ذلک کلہ۔ مرعاۃ ص۹۸ ج۲ یعنی لَا تَعُدُ ت کی زبر عین کے ضمہ اور دال کے سکون کے ساتھ عود سے ہے یعنی اس قسم کا فعل (رکوع کی حالت میں چلنا) آئندہ نہ کرنا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اکیلے اقتداء کرنے سے منع فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کرنے سے منع فرمایا اور ظاہر یہی ہے کہ سب سے منع فرمایا ہے۔ محمد ابن اسمٰعیل یمانی فرماتے ہیں والاقرب روایۃ انہ لا تعد من العود ای لا تعد ساعیاً الی الدخول قبل وصولک من الصف، سبل السلام ص۳۲ ج۲ یعنی روایت کے اعتبار سے لا تعُد عود سے ہے۔ یعنی صف تک پہنچنے سے پہلے دوڑ کر صف میں مت داخل ہو۔ امام جزری فرماتے ہیں وقد ابعد من قال ولا تعد بضم التاء وکسر العین من الاعادۃ ای لا تعد الصلوٰۃ التی صلیتھا۔ وابعد منہ من قال انہ باسکان العین وضم الدال من العدو ای لا تسرع وکلاھما لم یأت بہ روایۃ۔ مرعاۃ ص۹۸ ج۲ یعنی جس نے لَا تُعِدْ کہا ہے اس نے بہت بعید بات کہی ہے اور جس نے لَا تَعْدُ کہا ہے اس نے اس سے بھی زیادہ بعید بات کہی ہے اور دونوں کے لئے کوئی روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو اس چیز سے آئندہ کیلئے روکا جس میں اس سے خطا ہوئی تھی۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ رکعت ہوئی یا نہیں تو بخاری شریف کی اس روایت میں قطعاً اس کا ذکر بلکہ احتمال تک نہیں ہے اور نہ حدیث کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں، اسی لئے علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔ فلیس فیہ ما یدل علی ما ذھبوا الیہ لانہ کما لم یأمرہ بالاعادۃ لم ینقل الینا انہ اعتد بھا۔ نیل الاوطار ص۲۲ ج۲ یعنی اس میں ان کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جیسے رکعت کے لوٹانے کا حکم نہیں یا تو رکعت کو شمار کرنا بھی منقول نہیں ہے۔ اور فیصلہ کن امر یہ ہے کہ دیگر کتب میں اسی حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لئے موجود ہے صَلِّ مَا اَدْرَکْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَکَ طبرانی بحوالہ مرعاۃ ص۹۷ ج۲ یعنی جو نماز پالی وہ پڑھ لو اور جو رہ گئی اسکو پورا کر لو۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی رکوع میں ملنے والی رکعت نہیں ہوئی اور پھر اگر لَا تُعِدْ پڑھا بھی جائے تو اس کا معنی یہ ہے کہ تو اپنے فعل (صف سے پیچھے رکوع کرنے، دوڑ کر ملنے اور رکوع کی حالت میں چلنے) کو آئندہ مت لوٹا۔ نماز کے نہ لوٹانے کا ذکر کہاں سے نکالا گیا اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور ہمارا بیان کردہ معنی حدیثوں سے ثابت ہے جیسے گذر چکا۔

دوسری دلیل:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَةَ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوةَ، رواہ ابوداؤد والدارقطنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سجدہ کی حالت میں آ کر ملو تو اس وقت اس رکعت کو شمار نہ کرو الا جو کوئی رکوع میں آ کر ملے اسنے نماز پالی۔ اس حدیث سے رکوع میں ملنے والے کی رکعت شمار کرنے پر استدلال کرنا کئی وجہ

مخدوش اور غلط ہے۔

(۱) یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے اس لئے قابل حجت نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ابی سلیمان ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں منکر الحدیث۔ قال ابو حاتم یکتب حدیثه لیس هو بالقوی۔ میزان۔ فتاوی ستاریہ ص۵۵ جلد اول میں ہے۔ اگرچہ اس حدیث کو بوجہ راویوں کے منکر ہونے کے ضعیف کہا گیا ہے جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اقرار کے باوجود پھر یہ حدیث کیوں پیش کیجاتی ہے۔

(۲) یحییٰ نے یہ روایت زید اور ابن المقبری سے نہیں سنی ہے لہذا سند کے منقطع ہونے کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے ولم یتبین سماعه من زید ولا من ابن المقبری ولا یقوم به الحجة۔

(جزء القراءۃ للبخاری ص۱۰ طبع گوجرانوالہ، عون المعبود ص۳۳۴ ج اول)

(۳) اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ کا فتویٰ اس کے خلاف ہے۔ فرماتے ہیں لا یجزیک الا ان یدرک الامام قائما قبل الرکوع۔ جزء القراءۃ ص۷ یعنی جبتک امام کو کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے نہ پاؤ تو رکعت نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں هذا هو المعروف من ابی هریرة رض موقوفا واما المرفوع فلا اصل له (نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲)

(۴) اس حدیث میں لفظ رکعت ہے نہ کہ رکوع۔ اور رکعت کا اطلاق، قیام، رکوع، سجدتین اور ارکان واذکار پر حقیقت شرعیہ ہے اور رکعت بمعنی رکوع مراد لینا مجازی ہے۔ حقیقت شرعیہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی لینا تمام اصولیین کے نزدیک غلط ہے۔ لان الرکعة حقیقة لجمیعها (من القیام والرکوع والسجود وغیر ذلك) واطلاقها علی الرکوع وما بعده مجاز لا یصار الیه الا لقرینة ..... وههنا لیست قرینة تصرف عن حقیقة الرکعة فلیس فیه دلیل علی ان مدرک الامام راکعا مدرک لتلك الرکعة عون المعبود ص۳۳۲ ج۱

یعنی حقیقت میں رکعت تمام چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس کا رکوع پر اطلاق مجاز ہے اور بغیر قرینہ صارفہ کے مجازی معنی نہیں لیا جا سکتا اور حقیقت رکعت سے پھیرنے کے لئے یہاں کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ لہذا اس میں کوئی دلیل نہیں ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جائے گی۔ نیز اس میں دو مجاز کا ارتکاب بلا دلیل کرنا پڑتا ہے ایک رکعت بمعنی رکوع اور دوسرا الصلوٰۃ بمعنی رکعت، کیونکہ اس کے بغیر ان کا مطلب حل نہیں ہو سکتا کیونکہ رکوع میں ملنے سے پوری نماز کے ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

(۵) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو مجبوری کی وجہ سے (کافر مسلمان ہوا، نابالغ بالغ ہوا، حیض والی پاک ہوگئی وغیرہ) صرف ایک رکعت پڑھنے کا وقت اصلی ملا تو دوسری رکعت

باررکعات بعد میں پوری کرے تو نماز ہو جائے گی انه ادرك الوقت فاذا صلی رکعة اخری فقد کملت صلوته وهذا قول الجمهور، مرعاۃ ص۱۱۶ ج۲ طبع ثانی میں۔ جمہور محدثین نے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ اس نے وقت کو پا لیا دوسری رکعت پڑھ لے گا تو اس کی نماز پوری ہو جائے گی۔

(۶) بعض کے قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ایک رکعت جماعت سے پالی اس نے نماز با جماعت کا ثواب پالیا۔

(۷) نسائی کی روایت میں ہے من ادرك ركعة من الصلوٰة فقد ادرك الصلوٰة كلها الا انه يقضي مافاته، مرعاۃ ص۲۱ ج۲ طبع ثانی۔ یعنی جس نے ایک رکعت کو نماز سے پالیا اس نے پوری نماز کو پالیا مگر جو چیز رہ گئی ہو اس کو پورا کرے۔ چونکہ قیام، فاتحہ رہ گئے لہٰذا ان کو پورا کرے۔ اس حدیث نے پیش کردہ حدیث کے مطلب کو واضح کر دیا۔

تیسری دلیل: عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ادرك ركعة مع الامام قبل ان يقيم صلبه فقد ادركها۔ فتاویٰ ستاریہ ص۵۵ بحوالہ التلخیص الحبیر۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے رکوع میں آملے اس کی رکعت ہو گئی

اس حدیث سے استدلال کئی وجوہ سے درست نہیں ہے۔

(۱) اس کی سند میں یحییٰ بن حمید راوی ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں۔ واما يحيى بن حميد فمجهول لا يعتمد على حديثه غير معروف بصحة خبره مرفوع وليس هذا مما يحتج به اهل العلم۔ جزء القراءۃ ص۹۸ یعنی یحییٰ بن حمید مجہول ہے اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور مرفوعاً اس کی حدیث صحیح نہیں ہے اور یہ راوی اہل علم کے نزدیک قابل حجت نہیں ہے۔ وضعفه الدارقطنی۔ میزان ص۲۸۵ ج۔۳

(۲) قرۃ بن عبدالرحمٰن راوی اس کی سند میں ضعیف ہے وقال الجوزجانی سمعت احمد يقول منكر الحديث جدا وقال يحيى ضعيف الحديث وقال ابوحاتم ليس بقوى (میزان ص۲۹ ج۔۳) لہٰذا اس کی منفرد روایت اصالۃً کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

(۳) قبل ان يقيم الامام صلبه کے لفظ صرف یہی یحییٰ بن حمید نقل کرتا ہے اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہ لفظ نقل نہیں کرتا ہے۔ وقد تفرد بقوله قبل ان يقيم الامام صلبه۔ قال العقيلي وقد رواه مالك وغيره من الحفاظ اصحاب الزهري ولم يذكر وهذه الزيادة الاخيرة۔ (مرعاۃ ص۹۷ ج۲) امام بخاریؒ فرماتے ہیں وهو خبر مستفيض عند اهل العلم بالحجاز وغيرها۔ وقوله قبل ان يقيم صلبه لا معنى له ولا وجه لزيادته (جزء القراءۃ ص۹۹) لہٰذا یہ خود ساختہ زیادتی کیسے صحیح اور قبول کی جا سکتی ہے۔

چوتھی دلیل۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. من اَدْرَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَلْیُضِفْ اِلَیْهَا اُخْرٰى۔ رواہ الدارقطنی ص۱۶۷ طبع ہند۔ سنداً یہ روایت بھی ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں ہو سکتی۔

اِنَّ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ اَیْضًا ضَعِیْفَةٌ فَاِنَّ فِیْهَا سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ دَاوٗدَ الْحَرَّانِیْ ضَعَّفَهٗ اَبُوْ حَاتِمٍ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ، مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اِبْنُ حِبَّانَ لَا یُحْتَجُّ بِهٖ = مرعاۃ ص۳۱۶ ج۲ طبع اول = میزان ص۴۱۴ ج۱ = اگرچہ اس حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے جو ہمیں بھی مسلم ہے۔ فتاوی ستاریہ ص۵۶ جلد اول۔ وایضاً التعلیق المغنی ص۱۶۷ ج۱

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:= وَقَدْ وَرَدَ حَدِیْثُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِاَلْفَاظٍ لَا تَخْلُوْ طُرُقُهَا عن مَقَالٍ حَتّٰى قَالَ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِی الْعِلَلِ عَنْ اَبِیْهِ = لَا اَصْلَ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ ۔ نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲

یعنی یہ حدیث مختلف سندوں سے مروی ہے لیکن کوئی ایک سند بھی ضعف سے خالی نہیں ہے بلکہ ابو حاتم فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا کوئی اصل اور ثبوت نہیں ہے۔ اور پھر یہاں تو خاص جمعہ کا ذکر ہے لہذا یہ جمعہ کے ساتھ خاص ہے۔ عام نمازوں کے لئے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان دلائل سے معلوم ہو گیا کہ مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے پر کوئی صحیح اور مضبوط و واضح دلیل نہیں ہے

تبصرہ ماہنامہ "محدث" لاہور

"اس موضوع پر اردو زبان میں چلتی کتابیں تالیف کی گئی ہیں زیر تبصرہ کتاب ان سب سے جامع اور محققانہ ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت، احادیث مرفوعہ، قول اور فعل، پھر آثارِ موقوفہ، تعامل آئمہ (کہ اپنے اپنے عہد میں انھوں نے کس طرح ایک دوسرے کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی) اور بعض احادیث کی تشریح و توضیح، اقوال آئمہ اور بعض روایات کے ذریعے پیش کیا گیا ہے جو خاصہ دلچسپ اور محققانہ ہے۔

بالخصوص اس سلسلہ میں مؤلف نے تاریخی شہادتوں کا انبار لگا دیا ہے جن کی تعداد (۱۴۳) بنتی ہے جن میں علمائے شافعیہ، حنابلہ، مالکیہ اور حنفیہ سب کا تعامل آجاتا ہے!"

محرم الحرام ۱۳۹۷ھ


حرمت متعہ
ایک غیرت مند مسلمان
متعہ جیسا قبیح فعل ہرگز
برداشت نہیں کر سکتا۔
مزید تفصیل کیلئے رسالہ ہذا ملاحظہ فرمائیں
بہترین آفسٹ پیپر پر۔ قیمت صرف / روپے
مولانا ملک عبدالعزیز صاحب مناظر ملتانی
مجموعہ رسائل (رد شیعہ)
(نیا ایڈیشن)
باغ فدک۔ نکاح ام کلثومؓ
حدیث قرطاس، بنات رسولؐ
جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خلافت حقہ۔ قتل امام حسینؓ کے علاوہ فضائل
خلفاء راشدینؓ کے عنوانات پر معتبر شیعی کتب کے
حوالے سے اہل سنت کے موقف کا ثبوت۔ قیمت مجلد
فاروقی کتب خانہ
ناشران و تاجران
بیرون بوہڑ گیٹ
ملتان